

مجیدہ فیض کھنیر
 شریفی صاحبہ قادیان
 رسالہ شجاعت
 حضرت غالبہ مری و میری
 خدیوہی صاحبہ قادیان
 بہ سنیہ اولاد احمد خیر و مال
 رامپور عاصمی بارادری احمدی
 بنگالہ
 مطبع نورالانوار



UNPUBLISHED

(APR)

1915/1920

1924

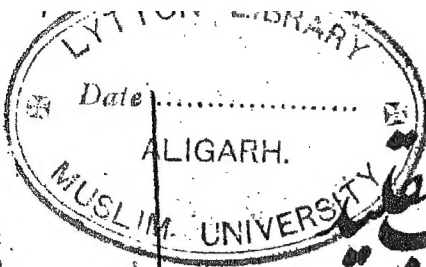
2/7/3

16.8.262

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13346



بسم الرحمن الرحیم

وضع شہادت در باب لفظ

روایت و مناقب کی وضاحت ہو کہ بعض لوگوں کو شعری حال مثل بحر + اسیر + رند صبا +
برق + رشک + وغیرہ کی مثال میں تامل ہو تا ہی اور یہ لفظ کی سند ناسخ آتش سے
ہے + اور یہ سنیں سمجھو کہ سند اہل زبان اردو کی نامیت تذکرہ محاورات میں لکھا ہے
وہیں توڑی توڑی زمانہ کے بعد تغیر و تبدل ہو تا ہی ناچار یہ نسبت باضی کی حال کے
کی سند زیادہ بھی جاتی ہے + اگر یہ سارہ اس بحث کا پسینہ مگر میں نے یہ ذکر اسکا فضل و کم
کی لکھ دیا اور کچھ تصریح سارہ ارمغان صغیر کے دیباچہ میں جو محاورات اردو میں لکھا
اور انش و انتہا کے اسکے بعد بھی لکھی گئی ہے اور ایک سارہ خاص موسم پر تحقیق
بہن لکھا گیا ہے جو حصہ ششم فیض صغیر کا ہے اور مختصر ذکر بیان ہی کیا جاتا
ہے + اور چونکہ انزل میں اس سارہ کا سند بھی ہے جسے خذ اقوال میراث اردو
کی جو در بالطف میں اپنی بحث دہلی دکن جوڑ کر سند کے لئے لکھی جاتی ہیں
ہم اور تعلیم زبان اردو اسکو سمجھیں (اردو) میراث اللہ خان
بہن + محاورہ اردو عبارت از گویائی اہل سہل و آسان لیکن درین صفت
خلاف بسیاری تمام ہر افسانہ بیان گفت اما انقدر است کہ بازاران
مطالعہ و در حرف رند بہ از اعزہ و شرفای بلا دو گیر اند + تہو + اس طالع
ہو اور دہلی کے ہاں اسی اور محافل کے لوگوں نے زبان میں حاصل ہیں + (الح)

از اردو تنها الفاظ اردو مقصود نیست هیچ هم در آن شرکت که آن است
اردو باشد در مصورت هر که لفظ و لجه اردو هر دو درست داشته باشد از اشعار کامل
تعریف لجه (و لجه عبارت از آواز متکلم است وقت تکلم کردن
زبان او) (و هندی) بالحد و لالان شاه جهان آباد با اینهمه
خرابی در هندوستان از هندوان شهرهای دیگر بلکه از مسلمانان هم فصیح تر اند
از لجه شان بود و باش شاه جهان آباد تراوش می نماید + اما مکانی که
در آن مجمع مضی است قلع مبارک بادشاهی و بنک سید فیروز و کابلی دروازه
و تکیه شاه خدا بار و حویلی ملکه آفاق و خلی قبر و ترکان دروازه و دلی دروازه
و جک سعد الله خان و غیره + انهم اسنان کوزرا طول تمایلی مختصر گردید فقط
(لکهنو) جوانان لکهنو را گو در یک دو لفظ معایرت با دلیو بیان
دارند لیکن در دیگر صفات و قابلیت برابر اند + و این معایرت هم از عدم
توجه و بعضی جوانان یافته میشود همه را این حالت بلکه درین شهر سر محمد محمد
مضیحات انهم + کیفیت لکهنو کی فصل ناسخ که ان الله فان تک نمی اور
اب تمام نصحت و بافت یکان بگوئی + **(فاضلون)** پیرزبانانیک
(اطلاق همین) بعضی گمان دارند که فضلا شر را موجبستی باید
خود دانسته متوجه نمی شوند و الا در اندک توجه هر چه خواهند گویند یقینی است
که به از شعر گفته شود + و چند شعر نامر لوط که مثل قصیده مولوی محمد علی سندیل

رسول حق کا محمد نبی خیر انام و ای فخر کون و مکان بجا و پروردگار سلام
 امر حکموی صلوات الله علیہم و علیٰ اٰلہم و علیٰ اصحابہم و علیٰ اٰلہم و علیٰ اصحابہم و علیٰ اٰلہم و علیٰ اصحابہم
 بزرگان بشنوند آئینا محیط معنی و گنج بدایع تصور کنند و نمیدانند که شاعری فی
 اصلی شخص باروح القدس متصف است برز ارفع امی باشد و ثریا بن قصا و بلا
 بگوید و صاف صید باین فیت و شخص علمی چنین یافته و راه رو و حاجت است
 (سند اردو کس سے لینا چاہئے) مختصر ایک سند از گفتگو
 ملوک امراد و اشی و حضارشان چنین قیامت کفیه و شاعر و مهندس و محاسب
 و طبیب و سخن و صوفی و زنان پری چہ در مجلس حاضر می باشند و اصطلاح
 ہر ذوق را در گوش دارند و در ہر غلطیہ اصطلاح جاری میکنند بزرگ و کوچک را
 از قبول آن گزیر نمی باشد و در مزاج خود (سند عوام سے لینا چاہئے)
 زبان اشخاص قابل صاحب میشود و در بارش و گویائی زبان پری بیک
 و کلام اہل حرفہ از مسلمانان و گفتگو شہید و الفاظ خدم و تہج
 از قبیل گرد پیشہ امر است تا خاکروب ہم داخل ہن جماعت باشد
 تمام شد چند اقوال میرانشاہ
 از دریای لطافت

سواف کتا ہے کہ ان قولوں سے ظاہر ہے اور ہر ایک ماہر کی زبان اردو کی سند
 دہلی و لکھنؤ سے لی جاتی ہے اور یہاں کے عوام تک قابل سند میں پس شراوی حال کی سند
 نقلین کو شک ہونا محال ہے + نقلوں کو چاہئے کہ بیان کے تمام باشندہ
 کلام کو مستند سمجھیں مگر اسی حساب سے جو حساب اس سارا مفضل دوم میں لکھا ہے
 کہ مخصوص محاورات اور ثابت و تذکیر میں اہل دہلی و لکھنؤ کی تقلید لازم ہے دوسرے
 مقاموں کی اشخاص زبان اردو میں کس طرح اپنے فانی ہو سکتے + اور جو اختلاف ان دونوں
 مقاموں میں ہو وہ کچھ ایسا ہے کہ اس بارہ کو دیکھنے سے معلوم ہو گا اور سطح محاورہ کی
 کتاب سے + اور جبکہ قول ثانی سے بیان تک ثابت ہو کہ خاکروٹ کی کلام کی سند ہو سکتی
 پس شراوی نامی اور غیر نامی کی تقلید میں کیا عذر ہے + کہ شراوی زبان کے لئے خواص و عوام غیر شراوی
 افضل ہیں + پس شراوی سابق و حال میں فرق فقط قبل و بعد کا ہے ورنہ از رو و دستور دہلی
 زبان بہرہ والے مایل بہ فوقیت ہو سکتے ہیں + کیونکہ یہی زبان اردو میں شراوی و لکھنوی گرائی
 نے کہا اور کجا محاورہ سخن مونی مینی سن سن سستی رنگ رنگ تین تین زبان و غیرہ
 یہ اول طبقہ شمار کیا جاتا طبقہ دوم میر و مرزا کا ہوا انہوں نے سخن کو منہ مونی کو تین بنا با اور
 جابجا محاورات میں اصلاح دی طبقہ سوم میں مانج ہوئی انہوں اس زبان کو قواعد و ضوابط
 عربی و فارسی و ہندی اچھی طرح دیکھ کر اور آتش ہی شریک کا عذر انکے اردو کی تہذیب و تالیف
 اور میر و مرزا کی باتیں عجب سی متروک ہوئی + طبقہ چہارم میں شاگردان مانج و آتش نے جو باتیں کہ
 تین آئین و نقل دیا + اور مت اور مودے اور تکیہ و غیرہ محاورات سے نکال کر اس میں
 تقلید ہوئی چاکر کیونکہ جس قاعدہ کی تین طبقہ میں اصلاح ہوئی قاعدہ بیان ہی کہ بلکہ اختراع جدید
 لکھنؤ و شراوی و انصار اب فقط

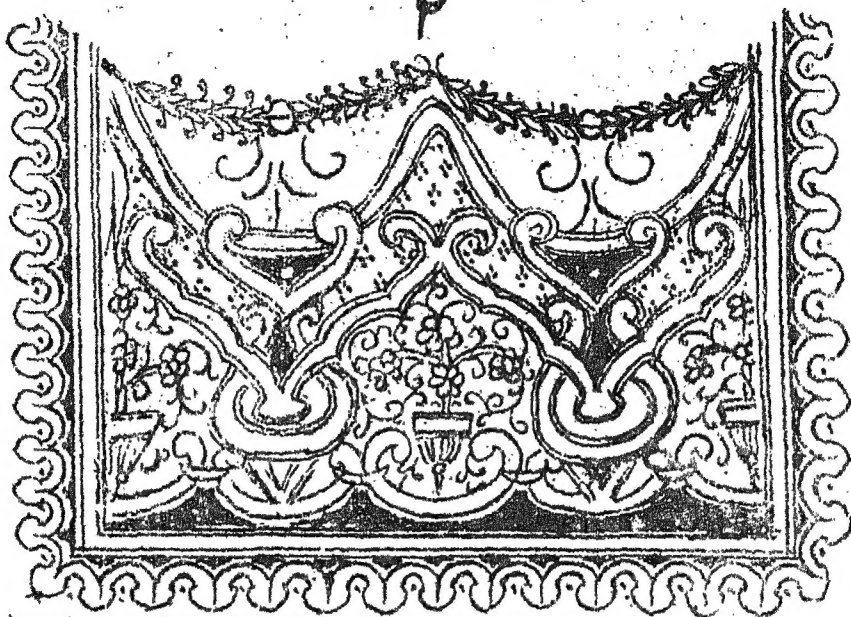
مؤلفه
مقدمه
۱۲۹۳
مجموعه فیه

تجربہ و سبیل و اشغال و لذت و تندرستی

رسالہ سخا و صبر

(۱۸۶۶ء)

طبع
در بازار آریه
سید محمد باقر



لغات و اصطلاحات

یہ تقریبیں اور قطعات اس وقت کے مرتب شدہ ہیں جب یہ سالہ
 آغاز ہوا تھا اور انجام کو پہنچ کر مطبع میں چھاپنے کے لئے دیا گیا
 تھا۔ اصطلاح ناظرین بآئین اور لطف مذاق شائقین و ناظرین
 کے واسطے مندرج ہوئے ہیں

مؤلفہ

صد گوہ درین چین عبارت
 نقشہ زمانہ بادگار است

این نسخہ کہ کامل عبارت
 گفتیم ضمیر سال آغاز

تقریظ

فرمودہ انامہ عنایت شوالہ و فتح طبع و قلم
فکر نقاد حضرت عالیہ نعت نجم الدولہ و
نواب اسد اللہ خان صاحب نظام غبات
عرف مرزا نوشہ غالب مخلص علیہ الرحمۃ

سیدی سندھی نور بصیرت جگر قرۃ العین اسد مولوی سید فرزند محمد
کے طویل عمر و دوام دولت و بقای اقبال کی دعا مانگتا ہوں + جنکو
سید و فیاض سے اس رسالہ کے لکھنے کے توفیق عطا ہوئی ہے +
سبحان اللہ تفرقہ تذکرہ اور تانیث کی تقریر کردہ اور مطالب کی توضیح
بھی شمل ہے کس لطف سے ادا ہوئی ہے + ہر چند اس راہ سے
کہ سید صاحب دانا اور دقیقہ رس اور مصنف ہیں + قواعد تذکرہ و تانیث
کے منقبط ہونے کے خود معترف ہیں + لیکن قوت علم اور حسن قلم

اور لطف طبع سے وہ مضبوط ضوابط ہم پہنچاتے ہیں + کہ تجھے دل سے
 پسند آئے ہیں + دعا یہ ہے اور یقین بھی یہی ہے کہ یہ رسالہ صفحہ دہر پر
 یادگار اور ہمیشہ منظور اظہار اولوالعبار رہے گا جو صاحب اسکو
 سلطانہ فرمائے گی + نفع بھی پائے گی اور لطف بھی اونٹاٹے گی + مولف صاحب
 جو کہ سیاب اپنے ذہن رسا سے ہیں + رئیس جلیل القدر آ رہے اور حضرت
 ملک رفعت مولوی صاحب عالم صاحب مارہروی کے نواسے ہیں +
 سید واسطی بلگرامی ہیں + جہان کے سادات علم و فضل میں نامی اور
 قدردار و منزلت میں گرامی ہیں + ان حضرات کا ماحول گویا اپنا شاخو ان
 جیسے کہ مولوی سعوی رحمہ علیہ الرحمۃ کا بیان ہے

ماوراء خورشید مداح خودست کہ مراد و چشم سر نام مدست

۱۲۳۸ھ
 ۱۲۳۸ھ

۱۲۳۸ھ

تقریباً
 مولیٰ پیل شاو + مہدی اہل اعتقاد و بلاغت
 تاب فصاحت انتساب حضرت نانا چھاب
 قبلہ مولیٰ شاہ سید صاحب عالم صاحب سجادہ

قصہ مار سہ ضلع ایٹہ + جنت آرام گاہ

یہ رسالہ شیریں مقالہ موسومہ فیض صدفیں مبین و موضع فرق تائیت و
 تذکرہ زبان اردو و لپیڈیر صغیر و کبیر کا لبع وافر و کوشش میکاشر بر خودار +
 قرۃ العیون والابصار + لبع و سخن مستند + سید زدا احمد مخلص لبع صفاہ
 القوی القدر کہ مرتب و تالیف پایا + اور انظار ارباب فن و قد شاسان
 سندیہ و کملایا + مبتدی و انتہی سبایل طالب اور اسطوطع اس کہ رسالہ مطبوع
 شایق و راعب ہو + ملک الشعراء سندوستان استاد ہمنان دفاتی فارسی
 ہندی زبان نواب محمد اسد اللہ خاں صاحب غالب مخلص نے تقریظ اور سپری
 فرامی + قدر و منزلت مولف و تالیف بڑائی + بعد تحریر خدمت موصوف کے
 حاجت و ضرورت دوسری تحریر کی کہ ہے + کہ خوبی و حسن تقریظ جو کہ جاتے
 اوہین سے + مگر عجیب اثر بر طبق فرمایش بر جود اور مقبول زمین سید
 برکات حسن کہ ہمیں دو سال مر خودار صغیر و سخن فہم و نکته شناس نظر
 میں + راقم الحروف بندہ صا عالم حسینی واسطی ملگرامی ثم المارودی کو
 لکنا چند حرف کا منظور ضرور ہوا + لیکن جبکہ مر خودار مولف نور لبع و سخن
 میرا ہے تو یہ مولف و تالیف میں تطویل و اطنا ہے قطع نظر کر کے لہرین
 ایجاز و اختصار و شعر فارسی ارشاد اساتذہ اور ایک تاریخ طبع و ادبی
 التف کی جاتی ہے اور سلسلہ سخن کو انتہائی جاتی ہے + شعر اول شامیہ ہے
 نظر بصاحت الفاظ و بلاغت معنی زیادہ رنگین ہر از رنگ لار

لفظ خوش و معنی طاهر در رو + آب لال است و جوهر در رو + شعرانی دعا است
 بامید قبول نامه عین شامه + این نام برای آفرین باد + الشارح المبین
 اور تاریخ به + که در تحریر خوش نامه صغیر + قابل مدح و مناقح است
 زورتم خانه صاحب تاریخ + نامه بس تحفه و زیاده شگفت + ۱۲۸۳ هـ

نیمه طبع سید اولاد علی صاحب مخلص بلگرامی

مخلص این نسخه بعد از نظر	راه تحقیق بر صغیر است و کبر
استاد من جو یافت توفیق زحق	نام تاریخش شد فیض صغیر

از فکر صاحب سید محمد سحان حیدر صاحب اندر عظیم آبادی

درین نسخه باشد سند از استاد	چه غالب چه موافق چه ناسخ چه اثر
تذکر این زمان به تاریخ طبعش	بگرسال به نسخه عقل و دلاش

از ارشاد سید آل محمد صاحب مار پروی

چرا آل محمد شده نکته سنج	بنایخ این نسخه دلپذیر
بیه سر کلام کرده رفتم	تألیف فرزند احمد صغیر

از فکر جمیل جناب چودھری راجہ الدین صاحب آرزو آردی

لبر سود فرزند احمد صغیر	تحقیق ثابت و تذکیر کہ
بگفت آرزو از سر آرزو	کہ نامش بود نسخه مستند

اینک سید است تاریخین عین + طول فضل کے خیال سے نہیں لکھی
 فقط

نصف

کتابت سید ابوالکلام

طهارت اصلا و صحت النسابی

دلیل تحمیل و صداقت اخلاق است که این خاندان کاتبه نظر آگاهی و لکها

ذات مار از سید عیسیٰ انکار کس که نسب یانه ما ستر نبوت دارد

سید جمیل علامه سید عبد الجلیل قلی نسب ابوالکلام

۱ ما نیم نخل سبز ریاض پیمبر می
 ۲ تخلیکه اصل ثبات او ختم انبیاست
 ۳ آن ختم انبیا که قبول است و خیرش
 ۴ آن دختر بنی که بود شوهرش علی
 ۵ فرزند اوست خاسر آل عباسین
 ۶ سجاد آنکه آدم آل حسنین بود
 ۷ زید شهید مصحف اسرار الهییت
 ۸ عیسی که شد بموتم اشبال شتر
 ۹ سید محمد آنکه جان از خلق او
 ۱۰ سید علی که منظر آثار رضی است
 ۱۱ سید حسین شمسه الیوان مکرمت
 ۱۲ سید علی عراقی ذوالمجد والاعلا
 ۱۳ سید حسین اختر اوج سعادت
 ۱۴ سید علی که دشمن رید بخت را

دارد بهار ما ستر فیض کسری
 فرعش گذشته از سر این چرخ خبری
 آرایش سقنه پاکیزه گوهری
 در باغ فیض و ساقی صبا گوهری
 این در نصیب شمع او کرد انبری
 این ششجبت ز طلعت او بازوری
 پیدا است از مناقب او شان جدیدی
 کردی شکار شیر ز روے دلاوری
 پیچیده در دماغ نسیم معطری
 کردی لجز دولت دین پس تو انگی
 روح القدس کند به رویش کتوری
 خاک عراق از قدش یافت بتری
 کسب است از لظرش کرد شتری
 سازد کباب لاش خورشید محشری

عجبت از این
جمله و سحر

زرد دوم بهایکستان حسن خلق
 سید عمر که سرور دلهامقام بود
 زید سوم که خسر و اقلیم فخر بود
 یحیی که در رباض صفات کمال او
 سید حسین فتیح دوده شرف
 داود آنکه دشمن فولاد حبیب را
 والا که ابو الفرح واسطی که شست
 سید ابو الفراس که هنگام کارزار
 یحیی ابو الفرح که باین جد خویش
 سید حسین صاحب شمشیر خوجکان
 سید علی که چهاریم خاار اسکاف
 جد کلان محمد صغری که تنیم
 مفتوح گشت در زر شاه الیمش
 و رسال شصت و چهل و پنج فوت کرد
 در شبته از مه شعبان و چارده
 باشد به بلگرام هزار مبارکش
 سید عمر که طبعه نور محمدی است
 سید حسین که نظر اتفات او

میکرد در تحفظ جانها صنوبری
 در نرم او همیشه فلک کرد مجری
 کردی ز روی آینه دل سکندری
 یک شهر حشیم حیرت یان کرد عمری
 باشد چراغ انجمن افروز مهتری
 چون موسم نرم زد دست بهادری
 از آب و الفقار لبه نقش کافی
 آمد ز دست او همه کار غضفری
 میکرد و روز معرکه بس حله حدیدی
 با قلب دشمنان نگمش کرد خجری
 چون ذوالفقار دم زده از فتح خبری
 بر لگام یافته فتح و منطفری
 تاریخ او زلفظ خدا و او بشری
 زد تکیه بر ناری سربز عفری
 کرد از جهان ملک تقدس فری
 بر دور او کنند ملا یک مجاوری
 بر آسان عز و شرف کرد اختری
 میان مردمی کند و سنگ گوری

سید نصیر آنگه بمصدق نام خود
 سید حسین کان سخا سعدن صفا
 سالار کز فروغ جمال منبر او
 لطف الله آنکه شاه سر بر دلاش
 داد آن که نام اوست خدا و او از پر
 جد القبیل سید محمود دین شاه
 عالیجناب سید نوح آنکه عرف او
 سید حسین خلق مجسم که ذات او
 محمود در فضایل کسی و سوسهی
 عبد اللطیف آنکه ز انبیا روزگار
 احمد که صاحب قلم و سیف چارم
 عبد الله آن برادر عبد اللطیف کو
 عبد الجلیل از پس احمد نیم که
 دارم چنان بهارت قرآن که بکند
 آنجا که من جوار الفاظ سفته ام
 عاشاکه نخر از نهر شاعری کنم
 مقصود من تقصیر طبع است از سخن
 در کینه زار و کصده یک این مقصیده

باز مره ستمزدگان کرد یاری
 از گوهرش حال شرف یافت زور
 در یوزه شعاع کند مهر خاوری
 مردان راه را سجده کرده بری
 صاحب ارادت ز تعریف مابری
 کردند جن و انس بکیش منجری
 باشد پیاره سر و گلستان سروری
 خورشید سان مثل شده دزد بروری
 همنام او نه زاد از ارحام عنبری
 ممتاز بود در عمل فیض گستری
 بهرام و تبر برادر او کرده چاکری
 احمد پسر گرفته ز لطف برادری
 یک جوهرم فصاحت سخا و جبری
 شاگردی ضمیر منم ز محشری
 گردید سردگرمی باز از جوی
 نقصان فضل است کمال شوری
 ورنه سزا رتبه من نیست شای
 برادر صغیر کز منم ملک عمری

الحاق نسب از امامی بکرامی بابام سید محمود

حاتم بسبک اینهمه در یاد آورم
 آب عقیق از لب کلکم می چکد
 الحاق میکند نسب خویش را در آن
 جد القبیل سید محمود است
 سرسوم بد به جان محمد که فیض او
 را القاسم آنکه قسمت او بود حسن خلق
 عبد الحکیم آنکه سرور کس و علم
 یک نفس چو محمد فاضل ندیده است
 محمود بود سید محمود عا قبت
 کلزار بر زم را ز محب الله آب و رنگ
 کان نهای محمدی محی دین
 خورشید جداست جوگرند با علی
 شعرش مرتبه که پیش کلام او
 خورشیدی نمود تخلص شعر خود
 انبای او چار بود چو چهار کین
 بودت افتخار علی فخر خاندان
 در دهن آسمان طلوع شمس علم

لولوی حید در خوار اکیل سروری
 دامان صفحه ام شده دکان جری
 کین اصلاست سعدن پزیره گوئی
 جز توح ناخدای دگر بر سر بری
 مانند روح بودی جسم عنصری
 طبعش نام نسخه اخلاق ناصری
 جنس عزیز حکمت از ویافت شتری
 تا بهت کلک صنع بکار مصوری
 میزان عدل بر سر بازار دوری
 نادیده دشت رزم چو او سرور جری
 دستش لغز خسته دلان کرد فشری
 نورش جهان گرفت چو خورشید جری
 مرکز گزاشت دایره طبع عنصری
 بالا گرفت از مدش کار شاعری
 سسود چون خورده و ناهید و مشتری
 مهر شیر شمس ایوان برتری
 در طبع نردبان عروج غنوری

تقریر او صد او کشاد در مراد
 هر چند در سخن متخلص ذره است
 چون عسکری اندیخه ز کتبه پرده
 عالم گرفت شعله مر افکش
 از لبی رود سپاه سخن در کابل
 مثل بادی علی آسمان جناب
 تحریر است بجل و تفصیل در کنار
 و تشبیه بر قاسم انداق چون سما
 بنده علی که بنده مخصوص صید است
 دست سخاوتش با پشه خرگه مراد
 نوشت نامه که نباشد در او برآ
 در راه نشر نشر شاری سلم است
 عزیز ذره ام که اما **حی** **سنت** **تایم**
 ماتیم این ذره اما **حی** که **سنت** **تایم**
 نام دیگر **سنت** **تایم** **سنت** **تایم**
 از او که شاعرانه بود تنگ چشم
 کمال آردم ز غار ولی صیت **سنت** **تایم**
 زبان **سنت** **تایم** **سنت** **تایم**

تدبیر او **سنت** **تایم** **سنت** **تایم** **سنت** **تایم**
 انوار او ام کرده از روح انوری
 تا هست فیض او سبب کتبه پردی
 قندیل کعبه است و لش از ریاری
 خود را از آن کند متخلص عسکری
 یک اختری نیامده در برج شهری
 تدبیر او و شاح گلو تو اگر
 رایش ملک نائب سد سکندی
 خاقان نشسته بر در چاه **سنت** **تایم**
 فکشش کند گنگه چرخ خبری
 کاکشش بستان کرم کرده عمر
 گلست به بیل طبع دهد و او شاعری
 دایم از آن گرسند پاک گوهری
 افکند گاه در علف **سنت** **تایم**
 سال ولادت هم چو باعد او **سنت** **تایم**
 خبر ز برای خود **سنت** **تایم** **سنت** **تایم**
 نو گوئیم شاره ولی کیت جبری
 اندر نبل سوانی سن از شادوری

تا تیر بر نشانه نشاندم بقادری
زین فن بر فور بازوی طبع غضنفری
کردم ز بس به بحر بلاغت نشاوری
مالیدگو شش مایه در آن بکسری
دیدم عدد و شوق کمالات ماری
بندی است شوق او که بدام آورد پری
بگذشت از سر اسرارین صغیر سری

عمری بقیق شعر شستیم استخوان
یک قلعه ماند که نکشود فکرسن
مانند لفظ و سوسه غرق فار غم
فکریم بعد مقام زرد سوا لهما
لیکن دل است سرو از کین عروسی
دامی است شغل از که زهر سوخته بخور
در الف و د و صد و جل و شش یک خانم

السلام اشعار صغیر لکامی بعد میرا دای علیہ الرحمہ

کل کے کندید امن پاکت برابری
بر خود اگر بغلت ز پاکیزه گوهری
بوشش نمود کار نسیم معطری
همچون دو گل بکن سرکشانه همی
زید اگر کنی چه عبادل نوکری
کوس علو جاہ چو خورشید خاوری
عالم فروز چارم با صباگری
مخبر کنند زور که او کشت عری
هستند در دو بیوه باغ همی
بعد از جلیل شرح نسب از سروری

آن ای صغیر بلبل گل از جدی
زید تر که گوهر بجز شرافتی
گلدسته که است آما می پس اقبال
هستی گلی از آنهمه گلها دیر مان
ز گلین توانی تو دل از دست می برد
خورشید آنکه بر سر چایم فلک زده
زان نو نهای گلشن امید را و بخت
اول بر افتی علی ناز کرد علم
باب آما می است و وزیر علی بدیر
نقاد فن آما می والا خود که کرد

سید صغیر بلبل گل از جدی
سازگار از گلشن آفتاب
در روزگار از گلشن آفتاب
نور شمس ۱۲۵

زینبیه دات بگدا

نخستین کلام حسین و عقیل
 این دوم وزیر علی را دوتا سپهر
 اول بود محمد جعفر که ذات او
 تدبیر است صائب و تقریر استین
 از لجه اش دو گوهر نایاب بر زده
 سید محمد آن ثمر دوحه پدر
 آل نبی برادر ثانی جعفر است
 دارد دین توجه باطن زرباط خاص
 دارد یکی سپهر نقیض میر حیدر است
 ثان بعد افتخار علی جانی ارشاد
 بتیش شد از مثلت زیبا جهان فروز
 اول بود محمد مهدی با خبر
 عمومی من بزرگ من و او ساد من
 زو هم عقیق نماید بجز شرف و عز
 دوم بود محمد مهدی پس از خبر
 شد گوهری ضیای دو چشمش نازد که
 سوم بود محمد حافظ که در سلوک
 بنگر فروغ ثالث خورشید چرخ اوج
 انقلاب او بحار عناصر بر ابراهیم
 آن مصطفی علی که بود او دین سپهر

رحمت بروح پاکتی از لطف داری
 بخشید از مشیت حق چرخ خبری
 شایع گشت بخلق جهان خلق خبری
 تحریر او سبیل مهر سپهری
 موسوم گشت اول آنال عسکری
 علش نصیب باد بفرخنده اثری
 در عقل میکند لفظا طوبی بری
 باشد ضیاء تخلص از ضیاء گری
 با شیدت هم سبق از روی مهری
 باشد فروغ خانه خورشید عسکری
 بر سر عرش نمود به پروین براری
 باشد تخلصش خبر از عقل مردی
 در علم و شعر آوّل اعلام شاعری
 تحت جگر به پور نماید برابری
 با طلعت جوانی و با صورت جری
 اعیای نام او شده زاولاد خبری
 مدوح خلق است زخیل برادری
 باشد بهادر علی از نیک اختری
 از خشم ارتباط از نیک بگری
 به نام عطف شده باشد از نیک

محمد علی از نیک

محمد علی از نیک

گزاشت است چاه سپرد میان طینی
 ترمین بنیم از دست که کرد و قرار است
 و دوم که بود از کسبش رضا علی
 یوم که هست محمد رضی لقب
 و یوم که هست طعنه بر تقی
 اول که شد شهیر جهان ابن مرتضی
 نام او زمان دوم آل حسین شد
 ثانی ابوعلی زبهار علی باند
 عالمی نظر جهان مرثیه و فایرت
 گنذاشت او دو تا سپرد نامه در را
 تخلص تخلصی که با خاص بنو شتر
 او هم دو نور یافت و فضل جدا پاک
 و قدم بود محمد آریست که در لقا
 آل حسن که گوهر ثانی ابوعلی است
 یوم سوم بود زبهار علی حسن
 بهت وری که به شیران جو در او
 نام دراز و شده زنده محسن طینی
 فضل چشم دو تا سپرد یک نام داد

زان ارتضا علی سبکی با سپردی
 تمکین او به بحر شرف که لکری
 اورا قضا بکام عدم کرد و سپردی
 دارد و بعقل و بهوش عطر خود وری
 دارد دو گوهر از حد نیک گوهری
 نازد و بعقل و بهوش وی آثار وری
 حق داد این لقب پیش از ارث وری
 ابر سطر اوج ساسه توانگری
 بالو کسے نکرد بهمت برابری
 اولاد با علی سبکی از زیاری
 یکر بود جو آمده بانیک منظری
 شد زین عابدین یکی از لطف وری
 از حسن کرد بامه کنعان برابری
 مثل برادر است با خلاق بر وری
 زانو که انعام حسن شد بعکری
 با دور بهر ماه نماید برابری
 مدوح در گشت با خلاق گسری
 این احوال به سبکی سپرد خنده وری

ملکی است افتخار حسن فخر و دودمان
 شد در افتخار حسن آل مصطفی
 رابع بود محمد سجی که بعد او
 از پیران بهادر علی
 او مانده جوان ز جفای ریخ
 باشد فروغ چارم خورشید لایزال
 اعتقاد دوتا که یکی است جد من
 عالی عم بشار کرم دوحه مراد
 پیدا برای او شد ناز و برادر او
 نایم سایه پرور نخل نعیم او
 پوشش کرم است والد و آلا من بدید
 ظاهر وضع او همه اخلاق احمدی
 مستقیم شد تا برادر و ارواح حسیم
 فرزند احمد که دو فرزند داد حق
 باد نصیب علم و فروغ و جاه
 بد نور حیدر آن پسر نایم شد
 باشد برادر دوم اولاد احمد
 خورشید احمد اختر ثالث جهان فروز
 پوشش فروغ دیده که محمود احمد است
 این علی برادر ثانی جد من

نازد به الشمس و اقبال و برتری
 سرور باطن و نوکل باغ پیری
 بجای علی که بود پیر یا پسر و بی
 در زیر خاک خفت ز آغوش او
 آن بنده علی است ملک لاوری
 ضم میکنی غلام به بجای چو بگری
 کیست بخلق و قدر شناس بر او
 عالمی که هست رطوبه و جاذبه
 طبعی خجل پیش وی از سیه
 شد سید احمدش لقب از نیکو
 روشن ز روی او همه انوار چندی
 اول منم صغیر پاکیزه گوهری
 زان نوا احمد است یکی ز کانی
 و از عمر خویش بر خرد از فضل
 آرام جان خاک ز آغوش او
 با شیر متوج پخته کند از دلاوری
 جان برادران بود از نیکو
 باشد ضیای دیده ام از نیکو
 جانش شده ملک و کن از حسد

<p>فرزند با علی است یکی مهر خاوری بعثت بدار خلد با یام اصغری نامش محمد و علی با بند وری</p>	<p>را عقاب دو تا پسر آید بیان هر پورش یکی محمد فاضل بده گرفت مانده که بعد از علی دومی پسر</p>
---	---

احوال جد بادی صغیر غنی عنه که خضر صاحب است

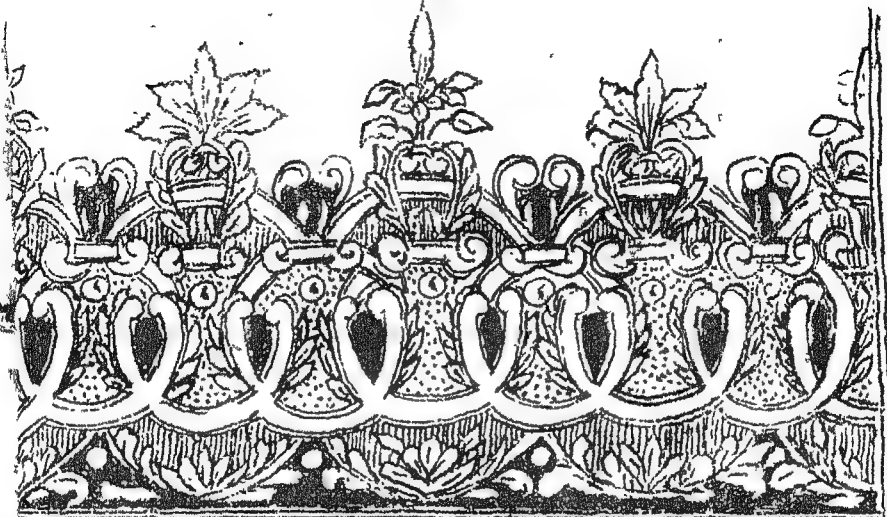
<p>از صدق بکنار روز گذشت بیا ببری صاحب کند تخلص خود بهر شاعری حشمش فراغ ده که چشمش ز داوری مکتوب اردوش کند از احوال جو بگری مستند و فروغ جو از اوزار خاوری جای بدر یافت ز خلق بمبری دارد میان دهر فروغ سکنه ری از علم بهره یافت بفرخنده اختری طبعش دقیقه سنج نقالات انوری</p>	<p>احوال جد بادی خود عیان کنم باش بد بر حسب عالم بود علم علمش فرغ بخش و جهان عقل و سن بطی که داشت حضرت غالب اعتقاد ز اعتقاد سه خال نکو فال برین اول که نیست سید عالم بیان خلق دوم شهیر خلق جهان شاه عالم سوم خلیف دهر که مقبول عالم است مقبول شد تخلص و مقبول عالم است</p>
---	--

باز رجوع بگذره خود

<p>وا از سلسله سلسل نسل بمبری کوه نا کجا رساند ز پاکیزه گویری یعنی حسینی حسینی و حیدری مشرب که حیدری شد و زینت مایه است نو کوه پاکیزه زینت</p>	<p>هستم خضر گو بجزین عقل و دین زید را که ناز کنم بر عطای حق ز اولاد پاک زید شهید زینت از سر و آینه اثنا عشر سنم شمس انصاری که سال ولادت بود</p>
--	---

شکر خدا که موطن من بگدام شد
آره اگشت مسکن من باقیم بدل
اناموز مبدع فیاض یافتیم
الکن اگر شدیم چه غم این کلک دوزبان
سحری که کفر باشد ازین قول دور باد
اوستاد من شیوه اردو بود سحر
در عرقیه دبیر بود اوستاد من
غالب بود شعر و شرم بسیاری
دارم بدل ذخیره ازین صنف علم
عمرم که از چهل متجاوز شده بچار
از شردیم ز نظم بے قسم قسم را
اما چه سود ز این همه سود اخام من
الکون بهند قدر زبان عرب نماند
اردو که بود چال این سر و پا کرد
خامش ای صحرای نالی ز دست
فخر تو شعری نبود مان زبان میزد
ذکر می که حق پسند دو با حق پسند
در آلف و دود صد و نود و شصت هر طک

درهند اوست مطلع سخن من در
یوسف نهانست در چه کنعان مشنری
تانیض من چه مهر کند زره پروی
دار و یکی زمین دگر از خود لباسری
سحر حلال دارم اگر نیک بنگری
کز ناسخ ست یافته تنهای شری
مقبول کبریا شده از مدح حدیدی
کو هست در زمانه علم با سهروری
چون ابر مخزن گزینکه پروی
کردم بسی سیاحت اقلیم شری
دارم ز خاک خویش نگاشتن بزیوری
آیا چه بهره ز این همه علم و سهروری
در کار فارسی شده سید ابتری
اقتاد در تذلل و شد از صفای
آخر بد بر هیچ نازد چو سنگری
کام تو ذکر باشد اگر نیک سهروری
مانی به دهری تن جهان تادیوری
بنمود سوی گوش مقام زانگری



صغیر الشیخ

بسم الله الرحمن الرحیم

تالیف

ہم سب اوس خالق کیتا کے بندے ہیں جو ہزاروں نام سے اجنیفہ
 پکارا جاتا ہے ۛ بنام آنکا اونا می ندارد ۛ بہر نامی کہ خوانی سر آرد
 نہ وہ کسی سے شوق ہے اور نہ کوئی اوس سے مگر اوس کے اسماء و صفات
 مصدر فیوض میں ۛ ہر اسم اوسکا افعال متنوعہ پر دلالت کرتا ہے
 اور دو حرف کن سے سارے مشتقات کا رابطہ ۛ اور ہم اوس پر
 برحق کی امت ہیں جبکہ نام احمد و محمد ہے اور یہ احمد و محمد کا جلوہ دکھاتا
 ہے ۛ اور ہم اوس نام تمام کے پیرو ہیں جو باب مدنیہ معلوم ہے مذکور
 ہوتا ہے ۛ ہر دو جمع سب کا حال اوس سے معلوم ہے ۛ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ

التماثل ضروری

مولف اس رسالہ کا باوجود سچائی و خامی سید فرزند احمد صغیر بلگرامی ہے + اس گہنامہ سمجھنے کے روشناس بہت اعزہ والا اسکا ہن اور اکثر اہل علم جانتے ہیں + خالق بے ہمتانے قصبہ مارہرہ ضلع کولہ میں مجھے خلعت سیلا دیا + جو میرے نانا حضرت شاہ سید صالح صاحب علیہ الرحمہ سجادہ نشین مارہرہ کا سکین ہے جنکو حضرت غالب دہلوی نے پنج آہنگ اور اردو سلعے وغیرہ میں پرومشد کر کے یاد کیا اور قصبہ بلگرام کو میرا وطن کیا جو صوبہ اودھ میں نام برآوردہ اور معدن ارباب علم و فن ہوتا آیا ہے + اور شیخ امان علی سحر لکنوی اور میرزا اسد اللہ دیر لکنوی اور مرزا فوشہ اسد اللہ خان غالب دہلوی کا شاگرد اور شیخ امداد علی سحر لکنوی کا مقلد اور میرزا مظفر علی اسیر لکنوی کا مستفاد مگر آب و دانہ مانج برس کی عمر میں مجھے قصبہ آردہ ضلع شاہ آباد قریب عظیم آباد اپنے گھر لایا + اور شوقی علم نے ہمیشہ اس زاویہ نشین نادانی کا اثر آباد و امصار میں صورت پر کار بہرایا + بارہا لکنوی کی سیر کی دہلی گیا + اسانڈہ سابق سے سابقہ رہا + تجربات نے روز بروز ترقی کی + اپنی مگر اسم اگر چہ ادب میں مدت سے بود و باش رکھتے ہیں + مگر ان بخت و خشنون نے اب تک اپنے ملک کی زبان و وضع میں فرق نہیں ڈالا اس میں ممتاز ہیں اور اہل شغل و وقوف اس کے سرف + اور میں تو

اسی دین میں ہمیشہ سرگردان رہا۔ افسوس جس فن کو بڑی محنت و
 مشقت سے حاصل کیا اب اسکا چل چلاؤ نظر آتا ہے خیر کبھی
 محنت رائیگان نہیں جاتی ۵ ہر رنگ کی خواہی جلوہ کن + کہ میں آن
 قدموزون می شناسم + پورب میں تائیت و تذکیر الفاظ کا جگر ہمیشہ
 سوا کرتا تھا + جہیں آیا کہ ایک رسالہ ترتیب دیا جائے کہ لوگوں کے
 کام آئے + ہندو ہنس کے زمانے میں اساتذہ کے دیدان کی لفظاً
 لفظاً سیر کی گئی اور اسکا مادہ جمع کیا گیا + ہر چند انتہام ہوا کہ شعرا کی دلی و
 مضمرات لکھ کر کلام مطبوعہ اور مشہورہ کے سوا اور کسی مقام کے شاعر کا ایک
 مصرع ہی مثالین نہ پایا جا بلکہ ہر ہی ترتیب کی پہلے استادنا حضرت غالب علیہ الرحمۃ
 ملکہ خطہ کو ملی لیکنا حضرت نے چشم غنایت دیکر کچھ بنایا اور بہت کچھ زبان فرمایا
 جو ترتیب کی وقت داخل کتاب ہوا اور اتناک محفوظ حافظہ + ہر دلی کا نثر آیا
 عبد الرحمن صاحب کی نظر اس سے بڑی ہو گئی اور چار مستعد ہوئے بعد تیرہ کا وعدہ کیا
 آرہا کہ سال بہر میں مرتب کیا + اتنے زمانے میں خالص صاحب موصوف کے
 سو قطعہ خطوط سے کہ نہ آئے ہونگے + مگر تقدیر کو ایسی کتاب معینا نام
 تجملہ میں ڈالتا تھا + نئی سنت پر شاہ صاحب کا مطبع آ رہا میں قائم ہوا
 پیر حیدر انون نے پہلے مجھے اس کتاب کو طلب کیا تھا + مگر میں نے
 خالص صاحب کو خیال سے انکار کیا + آخر بعض بزرگ امداد غرہ کی مستند
 سے ناچار ہوا + اگرچہ خالص صاحب کا تقاضا کمال اور دو سو جلد میں تھا لیکن

دینے کا وعدہ سنا رہا ہوا + لیکن اس سماع گران بیا کی کچھ دنوں کی سادہائی
 لکھی ہوئی تھی + تقدیر سر بھراتی ہے گردش نصیب کا + ہمارے
 لوگوں نے نمانا اور وہ کتاب نایاب مطبع مین داخل کر دی + وہی اصل
 وہی نقل وہی نمونہ وہی پونجی تھی + مین ہی آرہ مین مقیم تاکہ اسکا
 خیال نہوا کہ اسکا انجام کیا ہوگا + غرض وہ کتاب چینی شروع ہوئی
 شترہ سو جلدین بار اول لگائی گئیں + خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کوئی
 پانچ برس مین پانچ جزو چھپے + او مین ہی بعض فرمان کی پشت فایا
 اور بعض کا رو + ترقی و کد و لعنت بردو + اتنے مین مجھے آب و دانہ نصیب
 مستطفر ہوئے ضلعت کی طرف لیگیا + دو تین برس کے بعد جو دمان سے
 آکر دیکھا + آن قدح شکست و آن ساقی نماند + یعنی مطبع برہم کا خانہ
 درہم + کارکن مفقود مالک موجود + مینے کتاب کی خبر پوچھی + ابتدائی
 بکری تھی جملہ خبریہ کی طرح مین الصدق و الکذب اور باضی کی طرح نا تمام
 نظر آئی + اصل کتاب مانگی گئی + تلاش پر حوالہ ہوا + آخر کمالا تو یہ کمالا کہ
 کتاب یا تو گم ہے کارخانے کے ساتھ اتر ہو گئی + یا پسند طبعی او سکھو گرتے
 باہر نکلنے نہیں دیتی + غرض مجھے نہیں ملی + جسکا آج تک تقاضا اور سہیشہ
 مان نہیں امرزد فرما ہے + خدا یا اسمین اسرار کیا ہے + یہ صدیہ تھوڑا
 نہیں + جسکو تالیف و تصنیف سے واسطہ رہتا ہے وہ اس پانچ مین
 میرے شریک ہونگے + پندزہ برس کی محنت اور کسم محنت جس مین

وقت نفع خاص کی امید پر صرف کیا گیا ہو + اور کیا نفع
 خاص عام جس کا ایک جزو لانا دو مجلد حق تالیف کا + اور دیوان ^{صنعت}
 کے فائدہ میں اس کا انتشار دیا گیا تھا اور کو دیکھ کر حیم بخش تاجر کتب خانہ
 مجھے خط لکھا کہ جتنی جلدیں طیار ہوں سب کا خریدار میں ہوں + اور
 احباب تنزاد + دیکھتے یہ اونٹ کس کل بیٹا ہے + اور وہ کتاب کس طرح
 اور کب ملتی ہے + بہر حال مجھے اپنے وقت کے ضائع ہوئے اور لوگوں کے
 محروم رہ جانے کا برا افسوس ہوا + اور تالیف و تصنیف سے دل سرد کر گیا
 پر دو تین برس کے بعد میری سبھی بھائی غریزہ باوقیر سید اولاد احمد صاحب سید
 شریک کی اور بعد ہو کر رائے ستودی جو حضرت غالب کی نظر سے گزری ہوئی ہو
 کچھ اجراء ابتر جو چھپے ہوئے تھے وہ بھی دیکھے گئے + تقسیم ابواب اصول کا
 ترجمہ چھاپا ہی تھا + آگے لکھی صفحے اور سفید نظر آئے + آگے مین خون
 اور آریا + کاش باب اول ہی پورا کیا جاتا + غرض اس کی ابتری دیکھ کر
 جو اس خسہ ابتر نظر آئے + مینے ماتہ کھینچا تھا + مگر اور غریزے دامن
 اسعد کو بچھڑا + اور خود مستعد ہو کر مجھے آمادہ رکھا + آخر دو تین سال
 میں اور شفقت مایطاق کر کے یہ بیار سالہ ہر مرتب کیا + مجموعہ یہ ہے
 کہ کوئی تین ہزار سے زیادہ الفاظ سماعی کا ذخیرہ مینے جمع کیا تھا اب
 دیکھتا ہوں تو بیت کمی ہو گئی ہے + اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنا مینے
 مینے مینے وہی شی وہی نقل اول ہی اور بعد نقل کے حاشیہ پر مثالیں

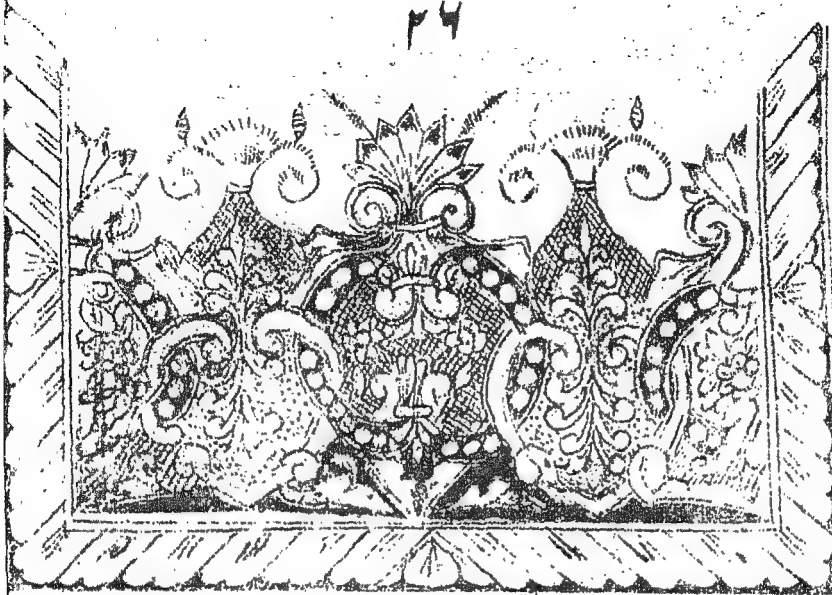
سندین لکھی گئی تھیں + وہ مثالیں اب پر دو اویں اور تیسری جابجائی
 مگر ایک کام لینے کر لیا تھا یعنی اوسکے الفاظ کی قدرت جمع کر کے
 ایک رسالہ موسوم بہ خلاصہ فیض صغیر مطبع حشمہ علم پٹنہ سہہ جری
 چھپوا دیا تھا بارے اوس سے اون الفاظ کا نکالنا ملتا ہے کہ مثالیں
 کہاں + بہر کیف اب ہر حقد رکھ شش موسکی + اوسہن کوتاہی
 معنی + اور جتنے الفاظ کی مثالیں نکلین اونی نہرت باعتماد رسالہ
 مفقودہ + نہرت موجودہ سے چکر خاتمہ کتاب میں لکھ دی گئی تاکہ
 اون الفاظ کی مثالیں جب کلام اہل زبان میں نظر آئیں تو لوگ لکھ لیں
 اگرچہ میرا دعویٰ صاحب مطبع محدودہ پر موجود ہے + اور اوس رسالے کے
 بیان کی امید ہے + جب اتہ آگیا تو اوسکی چیریں سے مثالوں کے ڈاڑھ
 مندرج کردی جائیگی + بالفعل اسقدر پر اکتفا کر کے گو یا دوسری کتاب
 اوسی طریق اور مطلب سے تیار کر دی گئی + وہ کتاب موسوم فیض صغیر تھی
 اور یہ کتاب سہی بہ رشحات صغیر + اور اب فیض صغیر
 ایک مجموعہ فن شعر کا نام رکھا گیا جو بیت سے حصوں پر تقسیم ہے اور
 ہر سال ساتواں حصہ ہے + انشاء اللہ تعالیٰ وہ حصہ ہی
 فروقا شہتر کئی جائیگے + کہ اونی بنا ہی ایسی ہی بکا آمد باتوں پر
 غرض یہ رسالہ رشحات صغیر اب تین فصلوں پر نام کیا گیا + اور ہر
 اور خاتمہ اوسکے علاوہ ہے دو فصلیں قواعد تذکرہ و تالیف میں اور دوسری

فصل الفاظ اور مشاؤون میں + اور غامہ میں انگریزی الفاظ مرصع کیا رہا
 اردو کی تذکیر و مانیت راج کر دی گئی + کہ یہ زبان اردو میں اشیائے مسمی
 سے + اور خدا کا نام لیکر ختم کیا + مگر آگاہی خاص عام کے اوسے برائے
 دیا چہ سے جو چھپا ہوا ہے شروع کیا + اور عقیدہ یاسین جو اوس میں
 موجود ہیں لکھ لی گئیں + اور یہ رسالہ اپنے برابر عزیز کو سپرد کیا کہ
 جی جا چھو الین اور میں اسے عمدے سے باہر آیا + مگر اوس میں یہ آرزو تھی
 کہ جو ان کا قصد کیا + اور مطیع نور اللہ نور آرد + سید محمد باقر علیہ السلام میں
 بیٹے کہا خدا خیر کرے کہ لفظ دو شد + باقی چھٹی بری کسی طرح حسب تمام
 انبیا طریقی سے التماس کی کہ نقش اول و نقش ثانی کا فوق سمجھ کر اس بیان کو نظر
 غور و ملاحظہ کریں + کہ اس سالہ میں بہت وقت صرف ہوا + اور دوبارہ بارہ بحث
 کی گئی ہے مگر مرتبہ ترتیب میں ایک نئی طرح کی سیرانی واقع ہوئی ہے اس سبب
 اگر کوئی بات رہ گئی ہو + یا کسی امر میں ابہام واقع ہو تو ارباب خبرت سے
 امید ہے کہ اس سالہ کے عیب کو دامن عطا سے چھپائیں + امید ہے کہ اس شخص
 اور اس جمیل کا رسالہ دوسرا دیکھنے میں نہ آیا ہوگا + اور اب جو کوئی
 اس کا خاکہ اور اسے تو اور بات ہے + نگاہ والوں کی کچھ چھپائیں +
 اور عاصی تو ایک بچہ پان اور چھکارہ ہے + کہ قبول افتد زیر غور و
 و بالتوفیق **ماتمسک فرزند احمد صغیر** **بلکہ اعظم**

رِسَالَةُ تَحْقِيقِ نَيْشَانِ تَذَكُّرِ حَصَّةِ هَقْمِ صَفِيرِ بِلَکَنِی



در مطبع نوال اکو آره با همام سید محمد طبع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد پر اوس خالقِ احد کو جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور جس نے ہر چیز کو
 زود زود یا باعتبار مسئلہ امتناع نظیر کے ازواج کو فرو فرود پیدا کیا اور جو
 الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ رجال کو اثبات پر تفوق دیا اور
 لغت لا ینقطع اوس شافع یوم لا ینقطع محبت جماعیوں کو رابع کی نسبت
 اور زینت فقر سے جس کی شریعت ناسخ شریعت اور جس کے اخبار عطا ہوئے
 عین آردینا قیام کی سعادت دیا اور شیر لبریا آتش سے پوریا
 صبا داس + مذکر عصر بار جاع شمس بان شین صاحب قاسم
 قاسم آوادنی + مقصود قل لا اسئلكم علیه اجرا
 الا المودة فی القربى کے لئے مزارع کے گیارہ فرزند مذکر

احد عشر کوفیا اور اصدق آیه تطہیر انا و آبا + صلوات اللہ
وسلامہ علیہم موجب بقای ارض و دافع سقم و مرقن اور باعث قوام جسم و
عرض من اللہ صلی علی محمد و آلہ و بارک وسلم کثیر ادا و ادا

مختلف

چشم بدور یہ رسالہ الفاظ موش و مذکر کے بیان میں ہے اور سبب تالیف
یہ ہے کہ اس زلہ ربای مایہ خوشگامی سید فرزند احمد صفیر
ابن سید عبدالحی عرف میر سید احمد بن حکیم حاجی مولوی سید غلام سنجی
حسینی واسطی بلگرامی نے بعد سیاحت بلاد و امصار اور اختلاف اصناف
کبار کے دیکھا + کہ خلائق کو تائیت و تذکیر الفاظ میں اختلاف کثیر واقع ہے
شاعری کانیک و بد المیظرف آجکل مذکور موش کے لائے پڑے ہیں
لکھنؤ اور دہلی سے جتنا ادھر ادھر شریہ ہر لفظ چہ ۶ ہینے نرجہ ۶ ہینے مادہ
نظر آتا ہے + گستاخی سبب اس اختلاف کو بند کرنے تین قسم ہر
ایک قسم ان الفاظ کی جو خود حضرات شعرا میں چشم بدور مختلف
یا مشترک ہیں جیسے بلبل نقاب زمار مزہج
معرفت پیکان و بڑہ قسم دوم وہ الفاظ کہ سوا
شعرا کے اکثر خلوت میں مختلف فیہ ہیں جیسے مازار گاہ مذکر گاہ

بولاجاتا ہے اور عوام نوراجا کی بازار کھلا گئی بولتے ہیں + یا اسپتال
 دفعہ رپورٹ کہ حضرات علمین مختلف فیہ سے اور قسم قسم تودہ
 بلاویں درمان ہے جسکا لطف بلا و بعیدہ بین ملتا ہے کہ حنیفہ انڈر
 انکے سامنے لیجائے وہ اسکو بھی لباس تانیت پہنا کر آپ کو
 ہنادینگے خصوصاً حج کے وقت کہ فرانسنگے (بادشاہین عالم کے
 حالانکہ مفرد بادشاہ کو مذکر ہی بولینگے + یا کہینگے (شکرا آئی تھی) (اوسین
 کل ایک ہمتھی تھی) (اور دو ہمتھا تھا) یا زمانگے (ہم آج ہوئے میں
 بیٹھے دوئے کو لگاتے تھے کہ چڑھنے نے دغے سے ندے میں
 گدیا +) چوہ قصہ ہی آوے ہوا + بہر حال انہیں حضرات کی خاطر یہ
 رسالہ لکھی گئی + انہیں سنیں لکھا گیا + خدا کرے کہ شہرا ان حضرات کے اس سالہ
 تسلیم اور بند و بست مونس و مذکر کو بہر ترسیم فرمائیں +

اور تقسیم ابواب و فصول کی اس رسالہ میں کیونکر ہو کہ قواعد کلیہ الیہین
 پائے جاتے جنکے رو سے مذکر کو مونس کر لینیکا اختیار ہو + اگر میں تو بہت
 قلیل او میں بھی اختلاف اور اشتراک + بلکہ مدار کار متبع اہل زبان پر ہے
 جیسے فکر مونس ذکر مذکر + قسم مونس جسم مذکر + قدر مونس بدر مذکر +
 اب اس کا فائدہ کوئی کیا بیان کرے مگر مان کہہ کہ مونس اور سبب
 یا خبثت و مذکر کے کہیں کہیں لائق بیان ہیں + اور واحد و جمع کا فائدہ بھی
 قابل اصرار ہے + اور باقی مطلق بہ تنہا و ساعت ہو + اور ماخذ اسکا

کلام فصحا اور اہل زبان کا ہے + اور فصحا اور اہل زبان ہندوستانی
اہل دہلی و لکھنؤ سے مراد ہے جنہیں خواص اور عمائد کے اجماع سے درستی
زبان ہوا کرتی ہے اور وہ عوام تک میں برتی جاتی ہے + اور پھر تمام ہندوستانی
انہیں دونوں مقاموں کا مفرد ہے +

اس لئے اس رسالے کی تین فصلیں کی گئیں + **فصل اول خاص**

جاندار یعنی انسان و حیوان کی تائید و تذکیر و مفرد و جمع کے بیان میں

فصل دوم کائنات اور جادات کی بیان میں **فصل سوم**

میں تمام جہان کا رنگ و یا کس خشک و تر + نرم و آدہ + کھان و کبابہ

یعنی سب لغات عربی فارسی ترکی ہندی وغیرہ جو کلام اساتذہ اور

فصحا و سابق و حال دہلی و لکھنؤ میں پائے او کو سہ ایک ایک سند کے

جس میں ضمیر تذکیر یا تائید کی کہلی ہوئی ہو ترتیب حروف تہجی ایک جدول میں

لکھا + جدول تین خانوں کی + پہلا خانہ مربع تحت کیواستے + دوسرا

خانہ مستطیل سند کے لئے نظم ہو خواہ نشر + تیسرا خانہ پیر مربع نام کے

واسطی اور بعد ترتیب کے جو دیکھا ایک تذکرہ نظر ثرا مفید و دیدہ مستفید

کہ جی ہی لگے اور میرا سہل کوہ فایده بھی ہو اب آگے کیا چاہئے + اور

رازم کے لئے اس کلام میں اگر کچھ ثواب مانگوگا تو غالب ہی عذاب ہی ہو

کیونکہ یہ بھی ایک طور کا فیض عام ہے اور رفاہ ظاہری + لیکن آرزو ہے

کہ خداوند تعالیٰ میرے باپیں برس کے ریاض متواتر کو حسن قبول ہے

ممتاز اور طراز شہرت سے سرفراز ہے + اور نام اس سوال کا پہلے
سند الہام اور کھانا + لیکن برادر عزیز گرامی شان سراپا تیسرے نمبر
 زکی و عالی طبیب میر اولاد علی صاحب نخلص بلگرامی نے تاجی نام اسکا
فیض صغیر باعتبار آغاز تسوید کے مقرر کیا + مگر ایک ترتیب آخر میں
 فیض صغیر ایک مجموعہ فن شاعری کا نام قرار پایا + اور اسکی ساتویں حصہ کا
 نام **رشتات صغیر** ہوا اور وہ ہی یہاں ہے + اور یہ رسالہ اکثر
 عمائد اور محققین کے نظر سے گزرا ہوا ہے + انہیں سے حضرت فلک مرتبت
 نجم الدولہ دبیر الملک خواب اسد اللہ خاں صاحب بہادر نظام جنگ عرت
 مرزا نوشہ + غالب نخلص + اور فلک جاہ عالی پانچواں صاحب خاندان شہزاد
 محدوح و مرجع برناؤ صغیر و کبیر جناب مرزا سلامت علی صاحب دبیر لکھنؤ کا
 اور نوزعی زمان المعی دوران نقاد فن معیار نو کوکن نکتہ + جاب نمر حجاب
 اور شناس فراست اسامی والا گرامی سرحد و پیر عالی دو زبان ستالی
 خاندان واسطی الاصل بلگرام مقام جناب سید ابن حسن خاں صاحب
 ابن سید نیاز حسن خان بلگرامی ہیں + خاندان بزرگواروں کو اپنے حواری
 رحمت میں جگہ دی + صغیر زولیدہ تقریر ایسے ہی اور انہیں لوگوں کا
 تعلیم کردہ اور محبت یافتہ ہے + جو فیوض کہ سالہا سال کی ہر اسی اور
 ہر گزت میں بکے پہنچے ہیں اور نکاشکر یہ کس زبان سے اور کون + فیض
 ایسے لوگوں کو اب آج کل میں وہ مرقع ہی برہم ہو گیا خداوند

مستظم دوران محقق زمان باوگار گز شمعان جناب شیخ امداد علی صاحب
 بحر الکنوی مدظلہ اور کتبی عصر کامل و ہر صاحب علم و فن جناب میر مظفر علی
 اسیر مدظلہ لکنوی کو سلامت و کرامت رکھے + اور بارگاہ فلک جاہ
 کامل شاہ ماسن اہل فن و لطائف ارباب سخن چشم بدور عشرت گدہ نواب
 عالی تبار منتخب روزگار عطار و نظیر آفتاب خیر نوح سفینہ سخن کلیم طوسی
 جناب نواب کلب علیخان بہادر و اہم اقبالہ و اجلالہ والی راسپور کو
 آباد رکھے کہ وہ مقام آجکل ارباب کمال کے لئے جذب کمر بانی اور
 شمس طیبی رکشا ہے **۷** آنا کہ خاک را بنظر کیمیا کنند +
 آیا بود کہ گوشہ چشمی با کنند + غرض اس رسالے شہرت نام ہندین
 ہٹ ہے خدا پتر کے آئینہ میں یہ صورت دکھائے اور مطبوع ہو کر

مطبوع ہو جاوے واللہ العالی
فہرست اون چیزوں کی جن سے سنیدی

دواوین دیوان میر + دیوان سودا + دیوان جرات + دیوان سحر
 دیوان درد + دیوان صحفی + دیوان بیدار + دیوان انشا + دیوان طغی +
 دیوان خسرو شاہ + دیوان ناسخ + دیوان آتش + دیوان برق + دیوان
 وزیر + دیوان رشک + دیوان سحر + دیوان بحر + دیوان صبا + دیوان زہر
 دیوان تلق + دیوان اسیر + دیوان غالب + دیوان مومن + دیوان دوق
 دیوان لہنت + دیوان آباد + دیوان جالضاحب وغیرہ مشاہیر ملی و کشتہ

تذکرہ مصطفیٰ خان شفیقہ + شہزادہ قادر بخش صابر + سرایا سخن +
 ثمنویا شبنوی حسن + شبنوی ببر + شبنوی اختر + شبنوی فلق + گلزار نسیم +
 قصص قضاۃ عجیب وغیرہ سرور + حدائق شہداء عزرا جان لکھنوی +
 اخبار طلسم لکھنوی یعقوب + اودہ اخبار مولوی غلام محمد خان دہلوی +
 وہ اس لحاظ سے کہ مولوی یعقوب صاحب سرور لکھنوی کے تلامذہ تھے مشہور ہیں
 اور طلسم لکھنوی وقت میں جاری ہوا تھا کہ ارباب نظر لکھنوی موجود تھے +
 اور یہ اس خیال سے کہ مولوی غلام محمد صاحب دہلوی ہیں اور اکثر انگریز
 الفاظ کے استعمال کی سند اس اخبار سے ملی گئی +

کتاب دریای لطافت انشا اللہ خان + قواعد اردو بجا اسکول سرکاری +
 مرآۃ الخ و سلام وغیرہ مبصر + فصیح + دبیر + انیس + انس +
 سوس + انیس + اوج + عطار +

پہلے حصے متعدد وہ مثل قطعات عزرا جان طبعی وغیرہ + اور بہت کلام فصیح
 سابق رہا ہے دہلی و لکھنوی کے لیے بھی جمع کیا + پر ان خط لفظ کو ملایا + الفاظ
 مشترکہ اور مختلفہ کو الگ جہانت کر دیا تو سابق و حالی دہلی و لکھنوی میں
 کچھ فرق ہیں ب ہم نوا ہیں + اس کے مشترک اور مختلف الفاظ بھی کر دے
 گئے باقی با لحاظ ایک ایک شعر لفظ کے لیے لکھا گیا کہ دہلی و لکھنوی سابق
 حالین کن ہے + متعدد سندن فضول تین + اور باعث طول +
 واللہ الحمد والشکر ونفعکم علی محمد و آلہ اجمعین

مہتدوجہ تسمیہ اور ضرورت ذکر و موہن

سب سے پہلے اسکا بیان کرنا ضروری ہے کہ تائیت و تذکیر اور مفرد و جمع کیا ہے اور اسکی حاجت کیسے ہوتی ہے +

واضح ہو کہ تائیت و تذکیر اور علامتوں سے مراد ہے جنکے سبب سے مرد اور عورت کو ناموں کی پہچان ہو سکتی ہے تاکہ سننے والا سمجھ سکے اور اسکا سبب یہ ہے

کہ مخلوقات عالم تین قسم کے ہیں جادات یعنی تہر نباتات یعنی پٹر حیوانات یعنی جاندار + چونکہ وہ دونوں جاندار نہیں ہیں اور حیوانات ذی روح ہیں تو اس قسم میں انسان اپنے نفسِ ناطقہ کے سبب سے حیوانات مطلق پر اشراف ہے + اور حیوانات مطلق جادات اور نباتات پر افضل +

مگر انسان اپنی حاجتوں کے سبب سے اکیلا نہیں رہ سکتا کیسے کہ باوجود شرف کی تا مگر حاجت پیدا کیا گیا ہے اور بغیر دوسرے کے ملے اسکی حاجتوں کا رفع ہونا ممکن نہیں + اسلئے چند شخصوں کا باہم ملکر رہنا اور بود و باش کرنا لازمی ہے + اور بچاؤ تو والد اور نواسل کے ایک کا مرد

دوسری کا عورت ہی ہونا مناسب + اور واسطی رنغ احتیاج کے
اظہار مافی الضمیر ہی لازم + اور اظہار مافی الضمیر کے واسطی بات
کرنیکی ضرورت ہی لاحق ہے + اسلئے انسان کے کام و زبان کو با
کرنے کا آلہ بنایا ہے + اور دسوں حواسوں کو بات کو انتظام کرنیکے
اوزار + اور عقل اور مبدی + اور ضرورت اور سکا باءث +

ایس جو آواز آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اسکو لفظ کہتے ہیں +
اور لفظ معنی دار کو کلمہ + کیونکہ اظہار مافی الضمیر کے لئے معنی دار کی ضرورت
ہے + اور جب کئی الفاظ ملتے ہیں تو اسکو کلام کہتے ہیں اور
ہندی میں کلام کو بات + اور بات تنہا نہیں کی جاتی مگر دوسرے کے
سنانے کے لئے + اور جب دو شخص آپس میں بات کرتے ہیں تو اسکو
بات کرنا بولتے ہیں + اور بات کی تعریف یہ ہے جس سے سنے والی کو
سکوت حاصل ہو + اور یہ بغیر فعل اور فاعل اور مفعول اور مبتدا
اور خبر کے انتظام نہیں پاسکتا + اور چونکہ بات کرنے میں کبھی ایک شخص کا
ذکر ہوتا ہے اور کبھی دو چار کا + اسلئے مفرد اور جمع کی بھی ضرورت
آپڑی +

الفاظ جو انسان کے کلام میں آتے ہیں تین قسم کے ہیں اسم + فعل
حرف + اسم ایک مکمل مستقل ہے جسکے معنی میں ہمیت
تصریح کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے + اور فعل وہ ہے جس سے

تین زمانوں میں سے ایک زمانہ سمجھا جائے جسکو ماضی یعنی گزرا ہوا
 حال یعنی موجود مستقبل یعنی آنیوالا کہتے ہیں + اور حرف وہ الفاظ
 ہیں کہ اپنی ذات کوئی معنی نہ پیدا کریں + مگر اسم اور فعل کے ساتھ
 ملکر جملہ کو معنی دار کر دین پس اجزای کلام اور بات کر نیکی جو بند ہی ہیں +
 اور انسان جب آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں تو انہیں کی ضرورت
 ہوتی ہے مثلاً کوئی مرد کسی عورت سے کہیں جا کر کوئی چیز لانے کو
 کہے اور وہ نہ لائے اور کوئی عذر بیان کرے + تو اس بات کے
 لئے ان تینوں کلموں کی حاجت ہوگی جیسے حسین بخش کہے +
 (ای حلیمہ تو آگرے جا کر سر دھالالی تو میں کہاتا) اور حلیمہ جواب دے
 (میں تو کل گئی تھی اس سرے سے اس سرے تک سر دھو کا
 کہیں نام بھی نہیں ابھی سر دھا کہان) دیکھو اس جملے میں اسم
 فعل حرف تینوں کلمے موجود ہیں اور تانیث و تذکیر کی علامتیں بھی
 پس دیکھنا چاہئے کہ انسان کو بات کر نیکی کیسی احتیاج ہے + اور بات
 کر نیکی لئے اسم فعل حرف کی کتنی ضرورت + اور اسم فعل حرف
 کیواسطے بسبب رفع احتیاج مرد و عورت کی تانیث و تذکیر کی قدر
 حاجت + اور صیغہ چند شخصوں کے باہم کلام کرنے سے جمع و مفرد کی
 ضرورت ہو جاتی ہے + اس صیغہ جب مرد و عورت دونوں کلام
 کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنا مقصد سمجھاتا ہے + اور آتا ہے

کلام میں کہی مرد کا نام آتا ہے کہی عورت کا + اسلئے اگر کوئی بچان کی علامت نہوتی تو کہی مطلب سمجھنا نہ جاتا + اور سمجھا ہی جاتا تو بہت دیر ہوتی اور ضرورت رہ جاتی +

پس مرد اور عورت کے لئے علامتین مقررین تاکہ سنے والے کو شک نہ ہو اور ضروری کاموں میں حرج نہ واقع ہو + اور چونکہ خداوند عالم نے لفظ کے ساتھ اسکو بھی رواج دیدیا ہے + اسلئے بچوں تک کے بڑا و میں ہے مگر کم توجہی اور رفع ضرورت کی خیال سے اکثر لوگ الفاظ میں تانیث و تذکیر کا خیال نہیں رکھتے + اور بے تکان ذکر کو مونث اور مونث کو مذکر بول جاتے ہیں جو قواعد لفظ کے خلاف + اگرچہ اصلی مرد و عورت کی پہچان میں دھوکا کہہ سکتے ہیں + مگر غیر جاندار چیزوں کے ناموں یا افعال کی تانیث و تذکیر میں بہت چوکنا ہونا پس اصلی مذکر و مونث حیوان و انسان میں اور انھیں کو حقیقی کہتے ہیں + اور غیر حقیقی میں جمادات اور نباتات شامل ہیں +

تانیث ظاہر غیر حقیقی کی کچھ احتیاج تھی کیونکہ جمادات اور نباتات میں مذکوریت اور انوشت نہیں ہے + مگر کہی دھوکے سے اونکے اسماء میں ہی تانیث تذکیر کا قاعدہ برتنا پڑا اور اسکا بیان فصل دوم کی تفسیر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ ناواقفوں کو آگاہی ہو جائے اور تقصیر کو بڑا دھوکا نہ کہہ سکیے +

اردو کی ماہیت سے سب لوگ واقف ہیں کہ مختلف زبانوں کے الفاظ اس زبان میں مستعمل ہوتے ہیں مگر بیشتر عربی فارسی ترکی انگریزی ہندی پانچ زبانیں باہم ملا کر بولی جاتی ہیں + اور اس زبان کے محققین جو اصول قایم کئے ہیں اس کے رو سے غیر زبانوں کے اسما کا فقط استعمال جائز ہے باقی اور ٹکڑے جلے کے ہندی زبان میں ہونے چاہئیں + جیسے فعل اور حرف + گو بعض موقع پر عربی اور فارسی کے افعال اور حروف بھی محاورے میں آگئے ہوں + اسکا حال آئندہ معلوم ہوگا + پس مذکور مونث کا بڑا واسما کے لئے ہے اور افعال اور حروف سے اسکی بچان + اب مذکور مونث کی قسمیں لکھی جاتی ہیں

مقدمہ بیان اقسام مذکور مونث میں

اردو

سب لکھا ہے اور صاحب قواعد اردو بھی کہتے ہیں کہ باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکور مونث پھر جس مذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار ہو اسکو مذکر حقیقی کہتے ہیں اور اس کے مونث کو مونث حقیقی جیسا مرد عورت شیر شیرلی بکرا بکرائی اور مذکور مونث بچان کو غیر حقیقی کہتے ہیں + مذکور مونث غیر حقیقی شناخت بہت دشوار ہے اس کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور وہ جنہوں نے قاعدہ کلیہ کی یہ ہے کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے

رہنے والے مذکور ہوتے ہیں اور کسی شہر کے آدمی اوسے چیز کو مومنٹ
مثلاً وہی بعض ہوتے ہیں کہ وہی اچھی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ
وہی اچھا ہے +

اور مذکور مومنٹ غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی
سماعی اوسکو کہتے ہیں جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہ ہو بلکہ اوسکے
مذکر اور مومنٹ ہونے میں اہل زبان کا تتبع اور پیروی کیجاتے
جس لفظ کو اہل زبان سے مذکر سنا ہوا اوسے مذکور ہوتے ہوں جیسے
لشکر تخت قالین قلند ان چاند سورج آسمان وغیرہ + اور جس لفظ کو
اون سے مومنٹ سنا ہوا اوسکو مومنٹ ہوتے ہوں جیسے
فوج بھیڑ سرکار جاجم زمین تلوار وغیرہ + اور مذکور مومنٹ
قیاسی وہ ہے جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو +
مثلاً مذکور مومنٹ سماعی کی بعض مثالیں صاحب قواعد اردو نے
تھیں کہ نین دین جیسے قلند ان چاند سورج آسمان + اور زمین
یہ بھی قیاسی میں داخل ہیں + اس سارے کی فصل دوم سے حال معلوم ہوگا +
اور میر انشاء اللہ خان دریائے لطافت میں لکھتے ہیں + کہ
مذکر اور مومنٹ کے اقسام میں حقیقی سماعی تقدیری + حقیقی
وہی جسکا بیان اوپر ہو چکا + اور انسان میں اوسکے لئے الفاظ
اور علامات ہیں + اور مومنٹ سماعی کا کلیہ یہ ہے کہ جسکے آخر میں

تج
وی

یامی سخانی معروف ہوگی وہ مونث ابدی ہے سوامی یامی نسبتی
 وغیرہ کے + پر لکھتے ہیں کہ اسکے سواہی مثنیات سماعی بہت ہیں
 اور اسکی ایک فہرست بھی اونہوں نے لکھی ہے + اور پر
 کچھ قواعد بھی بیان کئے ہیں + غرض عجب طرح کا مختصر نوہ کر دیا ہے
 کہ کہی لکھتے ہیں کہ سماعی اون الفاظ سے مراد ہے جنکے لئے کچھ
 قاعدی مقرر ہیں + اور کہی بقاعدہ الفاظ کو سماعی من داخل کرتے
 ہیں + اور مونث تقدیری کو لکھتے ہیں کہ تانیث اسکی سماعی ہو
 بلکہ اوسہیں تانیث کی تقدیر ہو جیسے آنکہ کو اس سبب تانیث کہا
 کہ اصل اسکی انکھری ہے اور وہ مونث ہی اور اس طرح تصغیر وغیرہ +
 مگر میری تجویز میں یہ قابل سند کے نہیں + کیونکہ اقسام مذکورہ مونث
 جو کہ حقیقی اور غیر حقیقی کہلاتے ہیں یہی سب باتوں پر محیط ہیں
 چنانچہ غیر حقیقی میں جنکے لئے قاعدے مقرر ہو سکے ہیں اون کو
 قیاسی کہا ہے اور جنہیں قاعدہ نہیں لگ سکتا وہ سماعی سے
 موسوم ہوئے + اور اسکا ہونا ضرور ہے + اور بڑی دلیل یہ ہے
 کہ سماعی منحصر ہے سماعت پر + پس سماعت سے اگر قاعدہ مراولیا جا
 تو سماعت کی حاجت نہیں رہتی + کیونکہ قاعدہ جاننے والا سماعت کا
 محتاج نہیں + پر سماعی کو دونوں طرح پر سمجھنا نقیض ہے اور اس سے
 ناواقف کو دیکھ کا ہوتا ہے + پس جسکو قواعد اردو والی نے لکھا ہے

قول صغیر

یعنی حقیقی غیر حقیقی اور غیر حقیقی کی دو قسمیں قیاسی اور سماعتی + یہ
تقسیم ہو سکتی ہے + مگر میری تجویز میں ذرا یہ بھی اصلاح طلب ہے
اور میں یوں کہہ سکتا ہوں +

کہ مذکور نوشت کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی دوسری مجازی + حقیقی وہ
جس میں صفت ذکوریت یعنی مرد ہونے کی اور انوثت یعنی عورت ہونے کی
پائی جائے اور وہ انسان اور حیوان کے لئے ہے جیسے انسان میں
مرد عورت اور حیوان میں بیل گائے + اور مجازی وہ کہ جس میں
ذکوریت اور انوثت نہ ہو مگر کسی اعتبار سے اور سکو مذکور انوثت
نہالین + اور ایسی چیزیں جادات اور نباتات میں ہیں + اور عطا کی
جسے یا تحفیر یا فوق و تحت وغیرہ میں جیسے آسمان فوق ہے
مذکور ہوا اور زمین تحت ہے نوشت شری + اور اس طرح اور بھی قاعدے
ہیں + جنکے سبب جادوی اور نباتی چیزوں کو بھی مذکور یا مونث کہہ لیا
اور نہ حقیقت میں یہ قابلیت تائید و تذکر کی نہیں رکھتے + پس
یہ بھی شامل ہوئے تو بسبب نہونے ذکوریت اور انوثت کے

پہچاننے کی علامتیں مقرر کرنی ضرور ہوں + اسلئے مجازاً وہی
علامتیں جو حقیقی کے لئے ہیں وہ بھی انہیں دی گئیں + اور اوپر
قاعدے مقرر ہوئے جبکہ حال فصل دوم سے معلوم ہوگا +
پس بقدر الفاظ کہ قاعدوں میں مضبوط ہو سکتے ہیں ان کو معلوم کیا

یعنی اوجین علامت تائید و تذکر کی موجود ہے نہ کہ قیاسی + کیونکہ جب علامت موث کی مثلا لفظ میں موجود ہوگی اور سکو خواہ مخواہ موث کہنا پڑے گا اس میں حاجت قیاس کی کیا ہوگی یعنی دوسرے کسی لفظ پر قیاس کرنا باوجود علامت کو بے معنی ہے مگر جس میں علامت اور اسباب کا لگاؤ نہ ہو سکے اور سکو اللہ مسموع کہہ سکتے ہیں + یعنی جس لفظ میں مذکر یا موث سنتے آئے ہیں + اور اسکو سماعی کہتے ہیں + پس میری تجویز سے حقیقی اور مجازی + اور مجازی کی معلوم اور مسموع قسمیں ٹھہرن + اور انشاء اللہ خان کی رائے سے حقیقی سماعی تقدیری اور صاحب قواعد اردو کی تحریر سے حقیقی غیر حقیقی اور غیر حقیقی کی قیاسی اور سماعی + سے اب اسکو خواہ تو یا بل سمجھ لے خواہ بھول + مگر سبب اس کے مشہور ہی قیاسی اور سماعی ہے اور وہ میرے مطلب کا منافق نہیں کیونکہ میں بھی ایک طور سے اوسے قیاسی کو معلوم کرتا ہوں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تقسیم مشہور طور پر کی جائے + اور میری رائے میں موث تقدیری علمیت کو سبب بعض اسماء میں پائی جاتی ہے جیسے گلستان اور حصن حصین کتابوں کے نام ہیں کہ اصل میں گلستان یعنی باغ مذکر اور حصن یعنی حصار مذکر اور حصین اوسکی صفت مضبوطی + مگر کتاب علم ہو کر دونوں نام موث ہو گئی یعنی لفظ کتاب اسمین تقدیری + باقی آئندہ



بیان مذکرات و مؤنثات حقیقی مبین

تانیث و تذکر انسان

تہذیب میں لکھا گیا ہے کہ اصل تانیث و تذکر انسان و حیوان کے لئے ہے اور سبب نطق کے اسکا بہ تیا و انسان ہی میں ہوتا ہے اسلئے پہلے انسان کا تذکرہ مناسب ہے + اور اب بیان سے فایدہ کا سلسلہ نمبر وار قائم کیا جاتا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو +

فائدہ اول مرد اور عورت کو عربی زبان میں ذکر اور انثی کہتے ہیں + مذکر اور مؤنث نہیں کہتے + مگر اوس حال میں کہ جب تانیث یا تذکر افو کو اسم کی شناس کے کلام میں کسی ضمیر یا کسی علامت سے ظاہر کریں اوسوقت اوسکو مذکر یا مؤنث کہہ سکتے ہیں + جیسے مضاف یا مضاف الیہ کہ بدون ضرورت اضافت کو کوئی لفظ بذات خود نہ مضاف پر نہ مضاف الیہ +

و

فائدہ دوم پہلے نو مراد و نمونہ کے لئے القاب ہیں جنکے سبب سے
تذکرہ و تانیث کی پہچان ہوتی ہے اور وہ القاب اکثر آپس میں مقابلہ کے
سبب نمونہ یا مذکر بولے جاتے ہیں +

القاب مؤنث					القاب مذکر				
مان	امان	مادر	دادی	جدہ	باپ	بابا	پدر	دادا	جد
نانی	بہن	خواہر	بھابھ	بھابی	نانا	بھائی	برادر	بھتیجا	میاں
بی بی	بھو	بیٹی	دختر	سہیلہ	بیٹا	پسر	بھوپا	خالو	چچا
ماجی	بھوپپی	خالہ	چچی	مانی	مامن	سالا	بھتیجا	بھانجا	نواب
سالی	بھتیجی	بھانجی	بھیم	خانم	بیگم	مغل	خان	آغا	راہی
رانی	انا	ددا	چھوچھو	دایا	راہ	کوکا	فوسا	پوتا	ناتی

اس فہرست میں بعض القاب رشتوں کے سبب سے اور بعض قوم اور بعض خطاب کے
بابت سے مذکر اور نمونہ بولے جاتے ہیں + اب انکی تفریق اور تصریح
آئندہ ہوتی ہے +

فائدہ
قول الشافعی

فائدہ سوم دوسرے مذکر و نمونہ حقیقی کے واسطے علامات ہیں
میر انشا اللہ خان دریائے لطافت میں لکھتے ہیں کہ بعض الفاظ
کسی حرف یا حرکت کی سبب سے نمونہ مذکر پر دلالت کرتے ہیں جیسے
پیاری بایں معروف نمونہ اور پیارا ساتھ الف کی مذکر + اور اسطیلج
اور ہی تبدیلیات لکھی ہیں جسکا بیان آگے ہوگا + اس مقام پر الف احمد

۲۱۲
یا تختانی معروف کا ذکر مناسب ہے جو اصل علامتین مذکور موش کی ہیں +
اور اس الف اور ی کا بیان صاحب قواعد اردو اس طرح کرتے ہیں +

۱۔ اسموں کے آخر آیہ ہو خواہ وہ اسم ہندی ہوں یا فارسی یا عربی
مگر ان کے آخر علامت اسم تفصیل موش عربی جیسے عظمیٰ کہ بری +
آیہ علامت تانیث اسم عربی ہو جیسے ملک ممدوحہ والدہ تختہ
وہ اسم اکثر مذکور ہو گئے جیسے گھوڑا لڑکا بندہ وغیرہ مگر چند اسم
موش جیسے آبا آبا وغیرہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

خاصی کے نزدیک فقط یہی کہ دنیا مثل النشاء اللہ خان کے کہ الف اور
ی اسمین تبدیل ہوتے ہیں + اور مانند صاحب قواعد اردو کے کہ
آیہ باستثنا سے چند الفاظ موش جنکے آخر الفین + علامتین مذکور
اور موش کی ہیں کافی نہوگا + کیونکہ نہ مذکرات مستثنیٰ کا حصہ ہو سکتا ہے
نہ موشات مستثنیٰ کا چند الفاظ لکھ دینے سے ناواقف و ہموکا پائے سے
بچ نہیں سکتا + اسلئے اسکی ایسی علامتین لکھی جانی مناسب ہیں +

کہ اطمینان ہو جائے +

خاصی کا قول یہ ہے کہ الف آخر لفظ کا بیشک علامت مذکور ہے مگر
الفاظ ہندی میں اور بعض غیر ہندی میں بھی اگر ہے تو وہ رکتا ہی جیسا کہ بیان
اپنے مقام پر ہوگا + مگر الفاظ ہندی میں ضرور + بشرطیکہ ایالہ اس الف کا
بجائے مجہول سے ہو سکے جسے لکھا لوں گا کہ دونوں الفاظ ہندی

یا لڑکا اور بندہ کہ اول ہندی اور دوم فارسی ہے جس میں ہا می موز الف
 بن سکتی ہے + پس امالہ اسکایا می مھول سے اس طرح ہوگا جیسے آپ کے
 بیٹے کو لونڈے نے خر بوزادید یا + یا + آپ کے لڑکے سے بندہ کو
 کچھ کہنا ہے + یا + آپ کے لڑکے آئے + میرے بیٹے گئے + خر بوزادید
 الف تھا اور امالہ اسکایا سے مھول سے ہوا + ایسے الف کو میں الف تکرار
 کہتا ہوں +

اور جس الف کا یا سے مھول سے امالہ نہ ہو سکے وہ اصلی الف ہے
 ہرگز علامت تذکیر میں بلکہ مذکر موت و موت میں آئیگا اور یا سے مھول
 کسی میں بلکہ + وہ الفاظ ہندی ہوں یا فارسی یا عربی + جیسے بابا
 مرزا ملا وغیرہ مذکر + اور اما بوا وغیرہ موث + اسکو جب بولیں گے
 تو یوں بولیں گے + آپ کے بابا کو مرزا سے خر بوزادید یا + مذکریوں +
 آپ کی باجے نے مرزے کو خر بوزادید یا + باقی تفصیل اسکی فصل دوم میں
 ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ
 اب سمجھو کہ قید امالہ کی کتنی مطابقت ہے اور اس قاعدے سے دھوکا نہیں
 ہو سکتا +

مگر یا سے مھول بجای الف تذکیر کے دو حالتوں میں آتی ہے + یا اوس
 حالت میں جب کوئی حرف ان حروف رد الہ سے آگے آئے
 یہ ہیں سے تے کو تے کی کا تک یہ نو حرف ہیں

کہ الف تذکرہ کو یاے مجہول سے بدل دیتے ہیں جیسے لڑکے پر شامت
سوار ہے + لڑکے میں عیت + لڑکے سے چاقو لے لو + لڑکے نے غلام
لڑکے کو بلاؤ + لڑکے کے کپڑے نکالو + لڑکے کا غصہ دیکھو + لڑکی کی
خند سمجھو + لڑکے تک سب باتیں تھیں + مگر حرف تک کہی اماں نہیں ہی
کرتا + جیسے لڑکا تک نہیں آیا +

یا الف تذکرہ حالت جمع میں یاے مجہول سے بدلنا ہے جیسے لڑکے دوڑے
وغیرہ + باقی بیان اسکا مقام جمع میں ہوگا +
اس علامت تذکرہ الف تذکرہ ہے نہ کہ عموماً سب الف + اور الف تذکرہ کی
تعریف یہی ہے کہ یاے مجہول سے بدلے +

اسکے سوا اور بھی الف میں جو اسماء مذکر کے ہیں اور یاے مجہول سے
نہیں بدل سکتے + اسکو الف تذکرہ نہ کہیں گے بلکہ اصل الف کہیں گے + اور انکی
تصیح فیض دوم میں ہوگی + بیان مجمل بیان کیا جاتا ہے + اور وہ یہ +

فائدہ چھاردم جو اسماء کہ علم میں داخل ہوں اور او میں الف ہو اور
لڑکے یاے مجہول سے بدلنا جائز نہیں جیسے بابا چچا وغیرہ +

فائدہ پنجم جس لفظ میں الف ہو اور علامت مائی جاسے وہ بھی یاے
مجہول سے نہ بدلیگا جیسے دانا بلیا +

فائدہ ششم جس لفظ میں الف ہو اور کسی قوم کا نام ہو وہ بھی یاے مجہول
سے نہ بدلیگا جیسے امرزا +

ف

فائدہ ہفتم جس لفظ جمع عربی کے آخرین الف ہو وہ بھی یا ی مجہول سے نہ بدلے گا جیسے امرأ فضلاً شعراً وغیرہ +

ف

فائدہ ہشتم اسم تفضیل عربی کا ہندی طریقے سے الف سمجھ کر یا ی مجہول سے نہ بدلا جائیگا جیسے عظمیٰ کبریٰ +

ف

فائدہ نهم اسی طرح صل علیٰ مصطفیٰ مرتضیٰ وغیرہ کا بھی حال ہے +

اس طرح کے اسما سب مذکرین اور امین الف اصلی ہے اسے تبدیلی انکی یا ی مجہول سے نہیں ہوتی + اب جبکہ تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی مگر یا ی معروف سے بدل سکتے ہیں اور نکاحا لکھا جاتا ہے +

ف

فائدہ دہم الف تذکیر کی تبدیلی حالت تانیث میں یا ی معروف سے ہوگی + اگرچہ وہ الف یا مجہول سے نہ بدل سکے جیسے چچا مذکر چچی مؤنث پتو پنا مذکر پتو پنی مؤنث + اور سب اسکا یہ کہ یہ اساعلم میں داخل ہیں + اور علم کا الف یا ی مجہول سے بدلنا روا نہیں +

ف

فائدہ یازدہم ایک الف تصغیر ہے یعنی پتو پنا مثلاً کسی چیز کا خواہ پیار کی راہ اسے ہو خواہ تخفیر کی راہ سے اور اس تصغیر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسمین فرق مذکر کا نہیں + مذکر میں بھی یہ الف داخل ہے اور مؤنث کے بھی شامل ہے باب کو بابا + بنگالی کو بنگیا

نیز صفحہ ۴۷
 مذکرات میں + اور بین کو ہینیا یہ موشن ہے + خواہ تحقیر کی راہ سے
 جیسے رستم کو رستمافیتو کو فتوا + مذکرات میں + اور بنو کو بنو +
 میں +

اور دوسری قسم الف لتغیر کی وہ ہے جو موشن مذکر میں تفاوت دکھائے
 اور علامت اسکی ژ اور ثقیل ہندوستان الف تذکیر کے + یا با و تانیث لو +
 ان مصغرات میں جو چیز تذکیر کی تانیث اور تانیث کی تذکیر ہو ا کرتی ہے
 اور بین الف اور سی کی تبدیلی ہوتی ہے جیسے ہیکرا مذکر ہیکری موشن
 اسدیلج لنگرا + لنگری + مکرا + مکری + اور جو چیز مذکر عیشہ رہتی ہے
 یا جو چیز عیشہ موشن رہتی ہے اونکو آ اور سی میں تبدیلی نہیں ہوتی +
 جیسے جیوڑا مذکر اسکی تانیث جیوڑی نہیں ہے + اور انگھری + پلگڑی
 لعلری موشن اسکی تذکیر انگھرا + پلگھرا + لعلرا + نہیں ہے +

فائدہ دوازدهم اویسی قاعدہ نامی محقق کا بھی ہے + کیونکہ اردو کا
 ضابطہ یہ کہ نامی محقق الف مذکر کی عربی ہون یا فارسی + الف بن سکتی
 اور پھر وہ لفظ ہندی سمجھا جاتا ہے + اور اوس میں ترکیب فارسی یعنی
 عطف و اضافت واقع نہیں ہوتی + جیسے اس شعر میں شعلہ کا لفظ کہ
 قافیہ میں آکر الف سے مستعمل ہوا ہے ابوسم نے رخ پر نور کو شعلہ بانڈا +
 آگ کیون ہر گئے مضمون تبا بانڈا بانڈا + اور چونکہ الف تذکیر کی قد
 ہندی الفاظ کے الف کے لئے ہے پس یہی حکم نامی محقق کو بھی الف مذکر

ہو جاتا ہے + اس صورت میں مثل الف تذکر کے اسکا بھی املا یہ
مجمول سے ہوگا + اور باقی بیان اسکا فصل دوم میں کیا جائیگا +
الف تذکر کا بیان ہو چکا + اور یہی یای معروف سے بھی بدلا جاتا ہے
حالت تانیث میں اور اسکو یای تانیث کہتے ہیں + اس کے بعد اس کی
ذکر ضرور ہے +

بیان یای تانیث داخل اسمای مؤنث حقیقی

فائدہ سینہ ہم یای تختانی دو قسم کی ہے ایک مجبول جسکی تبدیلی
بیان ساتھ الف تذکر کے اوپر ہو چکا جیسے تبدل اور سیرم کی یای +
دوسری معروف جسکا ذکر اب ہوتا ہے جیسے کلیم سلیم عقی علی
کی یای + اور یای مجبول خاص ذکر کے لئے ہے جیسا اوپر لکھا گیا + اور
یای معروف خاص مؤنث کیواسطی ہے جیسا اب لکھا جاتا ہے + استہاد
حید الفاظ اور حد شکوئے +

فائدہ چھارم ہم سیر انشا و اللہ خان لکھتے ہیں کہ جسکے آخر میں یا
معروف پائی جائے مؤنث ابدی ہے اور یہ کلیہ ہے + سوائے
یای نسبتی کے + یا جو فاعل کے معنی پیدا کرے +

اور صاحب قواعد دو کہتے ہیں + کہ سوائے اسم پیشہ والوں کے جن اسموں کے
آخر یای معروف ہو اکثر وہ اسم مؤنث ہوتی ہیں خواہ وہ مذکر حقیقی ہو
یا غیر حقیقی جیسے گھوڑی بکری روٹی لڑی وغیرہ کے + مگر نائی

یای نسبتی

یای معرفہ

سولی گئی جی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +
 اور عاصی کی تجویز میں یا ی معروف الفاظ ہندی کی علامت تانیث ہے
 لیکن وہ سی جسکے مقابلے میں الف تذکرہ جیسے بیٹی بیٹا وغیرہ +
 یا انعام میں جیسے آیا آئی وغیرہ باستثناء چند الفاظ جیسے پانی گھی
 وغیرہ جسکا بیان سہ مثال کے فضل و کرم میں ہوگا
 اور بعض الفاظ میں سی ایسی ہی آتی ہے جسکے مقابلے میں الف تذکرہ نہیں آسکتا
 جیسے باقی بلای وغیرہ اسکی سی کو بدل کر باجا بنی برادر اور بہا بہا بنی
 بہائی بنی کہہ سکتے ایسی سی کا نام ہی یا تانیث ہی مگر اس طرح سے
 جیسا الف تذکرہ کے ذکر میں قسم دوم لکھنے کے ساتھ فائدہ یازدہم میں
 بیان ہو چکا ہے +
 اسکے سوا اور بہت سے الفاظ کی سی میں بعض مخصوص مذکر ہیں + اور
 بعض مذکر مثنوی میں مشترک +

ذائدہ یا تودھم مذکر کے لئے یا ی نسبت اکثر دلالت کرتی ہے جیسے
 پنجاب پنجابی اور سیوات سیواتی اور بنگالہ سے بنگالی وغیرہ + یہ
 فائدہ شانزدہم اور الفاظ عربی اور فارسی میں جو سی نسبت ہوئی
 اور میں سے اکثر مثنوی مذکر کے لئے مشترک ہیں + جیسے خراسان
 اور اصفہان سے خراسانی اصفہانی + کہ وہ مرد خراسانی ہیں
 اور وہ عورت خراسانی جاتی ہے دونوں میں یا ی مذکور الف سے

تبدیل ہونے کی بخلاف الفاظ ہندی کے جبکہ آخر یا نسبت ذیہ اسکے
لئے اور قاعدی میں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں +

فائدہ ہفد ہم ہندی الفاظ میں بجائے یا نسبت کو ن
لگاتے ہیں جیسے پنجاب سے مذکر کی لئے پنجابی اور مونث کو واسطی پنجاب
اور بنگالہ کے لئے بنگالین +

فائدہ ہجمل ہم اور کبھی بجائے یا نسبت کو مونث کے لئے کافی
ن درت ہین ہو تا جیسے پوربی مذکر ہے مونث کو پوربن ہین کہہ
سکتے اس لون کے بعد ایک یا معروف اور لگا کر پوربنی کہتے ہیں

فائدہ نوں دہم اور کبھی یا معروف تانیث اور یا نسبت کو خلاف
ن علامت تانیث ہی مگر اذن الفاظ میں جبکہ آخر الف
یا یا یا تختانی ہو + اور دوسرے حروف ہون جیسے فقیر آئیر نصیب
محمود میں زن بڑا کر فقیرن آئیرن نصیبن محمودن عورات کا
نام ہوتا ہے یا جیسے بنگالین مقبہ آہ ضلع شاہ آباد میں ایک طوائف
نام ہے بغیر اسکے کہ وہ بنگالہ کی رہنے والی ہو + یہ لون بجای یاے
تانیث کے ہے

فائدہ بتم + انشاء اللہ خان لکھتے ہیں کہ + کبھی مونث کے لئے فقط
یاے تختانی معروف لگاتے ہیں اگرچہ اسکے مقابل میں الف
تذکرہ جیسے یہاں میں الف تذکرہ ہین اور یہاں میں یاے تانیث

فائدہ

اسی طرح برہمن اور برہمنی + اور کہی اسکے ماقبل الف اور نون زیادہ
 کرتے ہیں جیسے مغل مغلانی سید سیدانی + اور کہی یا تھائی
 مذکر سے دور کرتے ہیں اور الف اور نون اور یا و تھائی تانیت
 لئے لاتے ہیں جیسے کتری کترانی + اور پچنی نون خلاف قیاس
 ہے + اور دوسری میں مضایقہ نہیں کیونکہ اسکا ذکر دوم ہے کہ
 دوماہین کر مونٹ اوسکی دوسری ہو + اور مانی مونٹ مامون کی
 خلاف قیاس ہے بہت سچی اور پچھی کے کیونکہ اصل مامون کی
 ماموسی اہل سند نے الف کو سانہ واو کے مثل عمو کے بدل کیا اور
 نون غنہ کثرت استعمال سے مشہور ہوا +

اور صاحب قواعد اردو کا بیان اسی طرح ہے کہ الفاظ ہندی میں
 حروف مندرجہ ذیل ہی علامتیں مونٹ کی ہیں

ن	جیسے	دولہن	کنجڑن
ین	ایضاً	نپدیان	کتبائین
نی	ایضاً	کھارنی	سنارنی
انی	ایضاً	کترانی	مہترانی
ا	ایضاً	ناکا	

اور پھر لکھتے ہیں کہ جس اسم واحد ذکر حقیقی مقدمہ کے آخر آ
 حالت تانیت میں اکثر اوسکس الف کو باجی معرفت پایا گئے الہی

برہمن

جیسے لڑکی، بوڑھا، بوڑھیا، چڑا، چڑیا، اور کبھی لون کے
ساتھ جیسے کچر، کچرن، اور جن اسم مذکر جاندار کے آخر ہ یا ی
معروف ہو حالت تانیث میں اس ہ یا ای کو ن کے ساتھ
تبدیل کرتے ہیں جیسے دولہ، دلمن، تیلی، تلمن، تمولی، تلمون
دسولی، دسوں، اور اکثر اسم جنس جو ظاہر اندکیر و تانیث میں مشترک
ہیں ان کی تیز کے لئے یاے معروف، نر ہا کر موت، بولتے ہیں جیسے
ہرن، ہرنی مرغ مرغی، کبوتر، کبوتری، تیر، تیری، انتہا
اور عاصی اس کو صیغہ سمجھا ہے فایدون میں بیان کرتا ہے +

فائدہ بست و یکم ایک علامت موت کی لون زاید ہے آخر
اسما میں + وہ اسمی نوعی ہون خواہ اسمی شخصی جیسے شیران
لوزن اسمی شخصی + سنارن، لہارن اسمی قومی + سرن، رگن
اسم صفات + کشمرن پنجابن اسمی ولایت + تلبہ
پورب میں لون کے ماقبل کسرہ دیکر بولتے ہیں جیسے سنارن +
لہارن + سرن وغیرہ اور اس صیغہ میں کو بہن، لکیر، مادہوز +
حالانکہ محاورہ اہل زبان میں لون کے ماقبل فتح ہے نہ کسرہ +

فائدہ بست و دوم اسمی غیر انسان میں اس لون کے بعد
ایک یا ہی بڑیگی جیسے شیرنی، دیونی، ہتھنی، ہتھنی + اور کبھی
یا بعد لون کے نوع انسان کے لئے بھی لاتے ہیں جیسے ہتھنی

فائدہ بست و سوم جب آخر لفظ میں نون اصلی ہوگا صرف
 ہی پر اکتفا کرینگے جیسے پھان پھانی کچن کچنی +

فائدہ بست و چھارم تائیت قومی میں کہی بہ تتبع فارسی کے
 بدلے اصل لفظ پر الف نون جمع کلاتے ہیں پرتی تائیت کی لگاتے
 ہیں عظمت کی راہ سے جیسے سخانی سیدانی مغلانی +

فائدہ بست و پنجم نون تائیت یا ی ماقبل کو گرا دیتا ہے جیسے
 مالی مان ہنگی ہنگن جوگی جوگن نائی ناین حلوائی حلوائی
 تنبیہ حلوائی اور نائی میں دو ہی تین پہلی قائم رہی اور دوسری
 گر گئی +

فائدہ بست و ششم آخر اسم میں گھلا ہوا او جسکو او بھول
 کہتے ہیں مخصوص عورتوں کے لئے ہے جیسے مسماۃ کلو + اور +
 دبا ہوا او جسکو او معروف کہتے ہیں مخصوص مردوں کیواسطے
 جیسے مسمی کلو اور یہ اکثر لیبب ترجمہ کے ہوتا ہے +

فائدہ بست و ہفتم ترجمہ کے معنی میں گرا دینا حرف آخر کا
 کلمہ سنادی اور غیر سنادی اسے + اور اسکی ضرورت یہ ہوتی کہ نامونگی
 لمبائی اور چوڑائی ہر وقت کے پکارنے میں باعث تکلیف ہوتی آئے
 تخفیف کی صورت نکالی مثلاً مسمی کلو کا اصل نام کالیجان + یا
 کالے بیان ہے اور مسماۃ کلو کا نام کالی ہے تخفیف کلو اور کلو کا

اب اس کے چند اقسام فائدہ میں لکھے جاتے ہیں +

۴۸

فائدہ بست و هشتم کہی ترجمہ ساتھ واو کے ہوتی ہے اور وہ
اسما اکثر مذکر مونث میں مشترک ہونے میں جیسے اصلی نام
امیر بخش نور بخش کریم بخش حسن بخش حسین خیر و غیرہ مردوں کے
نام ہوتے ہیں اور طوائف کے بھی + اسکی ترجمہ مردوں کے لئے
سمی امیرو یا کہی امیرو نورو کریمو حسنو + اور عورتوں کیواسطے
سماء امیرو نورو کریمو حسنو کہی حسنو +

۴۹

بست و نہم کہی بجای واو کے نوں سے ترجمہ ہوتی ہے اور وہ
بھی مرد اور عورت میں مشترک ہوتے ہیں میرن کریمن مرد کو لے
اور امیرن کریمن عورت کیواسطے +

۵۰

فائدہ سی ام اور کہی سی سے ترجمہ کیجاتی ہے جیسے حسین
سے حسینی کہ مرد عورت میں مشترک ہے +

۵۱

فائدہ سی ویکم اور کہی مونث کے لئے الف سے ترجمہ ہوتی ہے
جیسے حسن بخش سے حسنی +

۵۲

فائدہ سی و دوم اور کہی مذکر کے لئے کوئی حرف نہیں ملاتے
اور آدہ نام بکارتے ہیں + جیسے امیر کریم نور +

۵۳

فائدہ سی و سوم اور کہی مونث کو واسطے ہی جیسے امیر
وزیر نظیر طائف کے نام +

فائل سی و چھار اور کبھی مذکر کے لئے الف زیادہ کرتے ہیں جیسے
آکا آوا +

فائیں سی و پنجم اور کبھی مذکر کے واسطی ہی جیسے لور بخش ہے
لوری +

فائل سی و ششم اور بعض اسما بحالت ترخیم مذکر و مؤنث ہیں
کیاں ہیں + جیسے قطبن مراد ن جمعیت کہ اصل ایک مذکر میں +
قطب الدین + مراد علی + جمعیت خانہ ہی + اور مؤنث میں قطبی بیگم
اور بی مراد بخش اور بی جمعیت نہی +

فائل سی و ہفتم اور سجد علامت تانیث کے لفظ آں کا
ہے کہ جن ناموں کا آخر و تانی آں ہو گا وہ مؤنث ہیں + جیسے فہور النساء
وحید النساء +

فائل سی و ہشتم اسطرح فائیکہ قبول جس نام کے جزو ثانی میں ہو
مؤنث ہے جیسے حمد فاطمہ + کنیز قبول وغیرہ + اور بنگالے کے
ایک دہی کلکتر کا نام غلام قبول ہی تھا + ان دونوں ناموں میں کنیز
اور غلام سے فرق پڑتا ہے +

فائل سی و نہم اسطرح بزرگان مذہبی کے اسما جس نام کے جزو ثانی
ہونے لگے اگر وہ مذکر میں اور کنیز کا لفظ اس کے قبل نہیں ہے تو مذکر ہے
اور اگر کنیز کا لفظ ہے تو مؤنث ہے جیسے کنیز رسول +

میر الشار اللہ خان نے اس بیان کو بہت شرح و بسط سے لکھا ہے
اور اس میں تفریق یہ کی ہے کہ کون کس مقام کے نام میں + مگر عامی کو
یہ تطویل لا طایل معلوم ہوئی +

۱۰ کنیت اور خطاب اور صفات اور اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ
قابل بیان کے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور نکاح ذکر فضل دوم میں کیا جائیگا
اب حیوانات کی تائید تذکر لکھی جاتی ہے +

تائید تذکر حیوان

فائدہ چھلہ مثل انسان کے حیوانات کے لئے بھی وہی علامتیں
آلف اور نامختفی مذکر کی اور می اور تون وغیرہ سویت کی سفر میں
بہر لکھنا اور نکاح فضل ہے + جیسے مرغ مرغی پیرا پیری + بچہ
بچی + اور نامختفی جیسے پروانہ اور می جیسے مری اور تون جیسے
ناگن + اب اور فاعل سے اسکے لکھے جاتے ہیں +

فائدہ چھل و یکم بعض اسمیں مذکر کے لئے آ اور سویت کی لئے
یا لگاتے ہیں جیسے چرا چرا +

فائدہ چھل و دوم بہت اسمیں علامت تذکر کی آخ سے
لکھ آؤ معروف ہیں جیسے بندہ دیو بندک کبوتر مرغ مگر روشا
کے لئے یا اور می اور می لگاتے ہیں + جیسے بندہ دیو کبوتر

سینڈکی کبوتری مرغی +

فائدہ جھل وسعم اور بیت ایسے ہیں جنکے اسم میں الف تذکرہ
اور وہ مذکر مونت میں یکا ن میں جیسے کوتا +

فائدہ جھل وچھارم بیت ایسے ہیں جنکے اسم میں الف ہا اور وہ
مونت کہلاتے ہیں جیسے عینا + شاما +

فائدہ جھل و پیچم جن حیوانات میں یہ علامتیں ہیں لک سکیتن دہ
نر اور آدہ سے بچائے جاتے ہیں + جیسے خمر مذکر مادہ خرمونت اور
نر گماوند کر اور مادہ گامومونت +

اب اسکا حیوانات کی تذکیر و اثبات باعتبار ادانکے اقسام کے جدولوں میں
لکھی جانے ہے مہ مثال کے +

وہ جانور جنکے نر و مادہ اسم کی تحقیق کر اور نر مذکر اور مادہ مہ

نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ
بندہ	مبذریا	بتخا	بتخ	بہیرا	بہیر	ناگن	ناگ	ہاشی	ہاشی
دبو	دیونی	مرغ	مرغی	مینڈک	مینڈکی	ہرن	ہرنی	کبوتر	کبوتری

جنکی شاہین میں لکھی جاتی ہیں

الفاظ	تمثیل	نام
بندہ	اسی بن میں لنگو بندر بھی ہے	میر
بتخ	یہ تخمین میں شاگتری بن اٹھی	میر

الف	تمشیل	نام
بیشتر	اجتماع ہوا ہوس کہ کہ لیا لگے	سین
ناگ	مشابہ ہو پیر و جوہری زلف بجا	میر
ناگن	زلف کا مار اور اسٹن لیا ہو گا	ناخ
باتی	ہر نامور بگ بلا کا نشانہ ہے	نہ
دیو	غیر لیکوری مضمر کو خداں ہوا	بر
دیوئی	بال آگ پر کتے آندھی آئی	سیر
مرغ	کرگیا مور کاوس رقص خستین	اگر
فلذک	رعوسے فلذک اوڑھ چلے	میر
ہرن	جانب کیو تری نوسن کی جھاڑ	اگر

وہ جانور خبکے اسماء ذکر موش دولون میں

بلبل	طولی	کبک
بلبل	تو وہ گل روی کر جھوٹا کبک	بلبل
بلبل	نشانہ صوف چشمین یا جواہر	بلبل
کبک	کبکوں تیری حال جو دیکھی ہو	کبک
کبک	ہر قدم سر کبک دہی حال ہول	کبک
طولی	پسے ششہ منہ گر قنصل	طولی

تکسیر طوطی کا لفظ مفرد بطور مذکر باندھا گیا + مگر جمع بطور مؤنث لکھا گیا ہے یعنی ان واکھ جمع اوس لفظ مؤنث کی لگاتے ہیں جس کے آخری ہ

مفرد طوطی

مذکر	شور ہے اوس سبزہ رخسار کا	جمع	اچ طوطی بولتا ہے یا رکا
مذکر	چپ غن خط لب میں دل چند روز	جمع	طوطی بولتا ہوا غن غن
مذکر	دکھا کہ سبز خطا وہ کہہ رہا ہے	جمع	سا اچ طوطی بولتا ہے
مذکر	ہر قصہ سے شور اک گلشن رنگ و رنگ	جمع	خوب طوطی بولتا ہوا غن غن

جمع طوطی

مذکر	طوطیان جو تکلم کیا پال خرام	جمع	آفت قمری تو فارغ ہوا
------	-----------------------------	-----	----------------------

وہ جانور جس کے اسماء مذکر ہو لیجاتی ہیں

آہو	الوق	اسب	اژدر	اضی	التو	بچہ	بوم
پردانہ	پلنگ	لوسن	میس	تور	تنگو	جینگ	چور
خ	خوشا	دوہو	زاع	زراف	سپ	سگ	سمند
سمندر	سیرنج	شامین	شدیز	شیرک	شتر	طاووس	عصفور
عقاب	غزال	غول	نرس	فیل	قائم	کرکن	گیت
گیت	گور	گوسفند	گرمال	گیدڑ	مار	مور	بوز

تکسیر این میں سے بعض کے لئے لفظ مذکر لگانے سے ہی بچان

مذکر کی ہوتی ہے بقابلہ لفظ مادہ کہ مونث کی لئے لگایا جاوے جسے سپ نہ نہ و مادہ

آہو	ختم آلودہ جو دیکھی آنکھ اوس صبا دیکھی	شیر آہو ہو گیا آہو چکارا ہو گیا
الہی	لگایا راہ پر طرح اوسکو شہسور دن	اگرچہ آہو ابام کیا کیا باگ پر چھکا
اب	کس قدر نام خدا وہ طفل ہی شیریں ادا	اسٹ ہی زیر ان بے شک ہو گا ہنر
ارور	اچان تیری گھسیو گھس کے عکس سے	چاوہ دقن من دقن اثر در سر سے
ام	حاکمین یہ افقی چرخ کہیں بھاسا	جب جواب اوس لفت دندان سے
الو	ار لکھا حال کہ الکوئی ہو سکا	غیر آئی مری صدقین اوجور ہوا
بچہ	وہی رض جو زیر لف تھا منہ چٹ	جہاں تادیدہ سائو کا وہاں چھوٹکی
بوم	وہ کون لوگ میں جن پر ہما سٹھیں	یہاں تو بوم ہی بابا سہنن آتا
بروانہ	گستاخ بہت شمع سے برادہ ہوا	مون آئی سہی سر خرتا ہی دیوانہ ہوا
بلنگ	کہہ چکے تھے جاورون کا یہ رنگ تھا	ہنسی میں ہنسی تری میں ہنسی میرا
لوسن	واہی سٹی میں آئی سی عدم کی راہ	ساتھ اپنی توسن عمر دان سدا ہوا
تیس	تیس ادنی دھاک شکر مر گیا	عم گوزنوں کو اوہڑ کا چراگ
لور	مزاج برق جوتا کبھی تعلی پر	سجای گا زمین نور آسمان ہوتا
کلنہ	جداائی کی سہی سہا آسمان دکھاتا	فلک بدلی ہمارو کی جگہ جگنو کلنہ
جینگر	بان جینگر نام چاٹ گئے	ہیک کر اسن سناپ سناٹ گئے
چور	جنور عشقین رہتا تھا اتنا زنجیر	ہیکو طوق گلہ کا مارہ کیا کرتا
خر	زور سے زیر کیا چاہے نفس بدبو	آپ خر تو کبھی مال پان نہوا

خروس	وصل کی شب غل موزوں مجاہدان	یہ خروس سچل وقت اذان مہا ہوا
رہو	بہت ناگوار لے کیا لے گئے	بجیروں کے دوہو گالے گئے میر
زراغ	شہر اس کو کون اس پر جانا چاہا	دیکھا ہو کسے زراغ کمان طاق کا برق
زرنہ	اسی حال زرافہ کی مہیا	کسی جوان سے بہن نکلا ہوا
مہیا	عفت چھو انتر گیسوی عمر میں کیا	ہوا ہوا تہہ مرا میری سنیں کیا کیا
سک	بدیان میری جہن نکل آئی	گر سنہ آج مفر رگ ہان بان ہوگا
سند	زبان شمع سے نکلی صدا لہنتہ	جراغ پا جو کسی شب ترا سند ہوا
سند	کب ہن سار سنہ سوزا نہیں	نشد کی میں ہن سید بہر ہو مہیا
سج	در نے میں ترنا و گان	سینخ ملک فکے باہر ہن آنا
شامین	یہ میری کوئی طائر ہو یا دیر	دیکھا تو ایک ہن تر زورہ گیا
شیر	گور و ناہ لگا تا ہوا قدم او	کیا شہد ز شہب قبت ہی اڑیل گیا
شیر	کر نظر سہرک کی خلقت کو	دیکھ تو اس عجیبیت کو
شیر	پاؤں میں چار ہن چلتا ہے	کب کوئی چلنے والا لہسا
شیر	پیشا اور سیکار ہی سفر میں جا	کیون شہر بنیا ہی شمع خیمہ و گاہ
طاووس	صفا آہ تھانہ شاہجی بجو گرا	آسمان بجاسرگا طاعن اسرار کا
عضو	تھمر کے کوہ اجل کے کچھ میں گیا	عصفور شاہجی کو چوہن آگیا
عقا	نکلی مہنکار نقین	گو عقاب گمار گمار ہوا

الفاظ	تمثیل	نام
غزال	و جسو چشم میں دل عشاق	غزال
غول	سمجھنے نہ ملے جا سکتا پتہ درو	غول
فوس	ای رنگ اگر سمجھو مطلق العنان	فوس
فیل	کہ فیل دشتے نہ جکڑی گئے	فیل
قلم	کہ نظر شب کو کہیں نہ سجا آ یا	قلم
کرکدن	کرکدن کا ہی ذرا وصلہ بھی کوئی	کرکدن
کبت	سے حاضر نفقت میں نامل ہو گیا	کبت
گرگ	دودھ و سفید شیر کیا شیر پانی	گرگ
گرگٹ	خاکیں سرخ و سفید و سفید	گرگٹ
گور	روان سائے اسکے شبانہ ہو	گور
گوسفند	گور گور اتوں کی تین چل گئے	گوسفند
گہریاں	کہ پیہر گردن مجبور پر ہر ظالم	گہریاں
گیدڑ	وصل کی شب بھی کی اور شک تھا بھی	گیدڑ
مار	قدم غوک سے گرد کا چل گیا	مار
سور	شب ز قہن سید نہ ی تار یک الیا	سور
بوز	ہیں یاد تو شہباز کی غاضی یار کی	بوز
	اسد اک طرف بوز کیسور	
	شیر شیر و نہ ہی غزال را	
	کہی جو غول بیک کر سر فراز آ یا	
	پہر چلتے چلتے کیوں فرس کر گیا	
	نہ یوں پیہر بکری سے پکڑی گئے	
	ہاتھ مل کے سحر ہو گئی کم خواب یا	
	اپنی قاتل کو پس از مرگ سپرد تباہ	
	میں حیدر سے کہتا غارہ دل کو گناہ	
	گرگ کیسی گاتو گناہ با ولا ہو گیا	
	اوس اڑدو کر جس اپنی خیال	
	کہی گرگٹ آگے روانہ ہوئے	
	گئے پیہر کو سون تلک سا گئے	
	زبان صبر و رضا کو سفند رکھتا	
	عیش گنڈال ایسویانی کے گنڈال	
	بہر سانا گیدڑ کا سونل گیا	
	شہر دیکھوں تو سید مار نظر آ یا	
	سور کیا باؤں کے بھی تو چلنے لگا	
	عجب یہ باندھ گئے اڑدوئے	

وہ حیوانات جو موت ہی بولیاں ملز

بیل	میں گلوں پریدہ کے مانند ساقیا	ہر دم بطش را بوجھتی ہی چرخ
میل	نکل کر سب سے سوزاں سے	جواہر دل شرار اچھوڑتی ہے
	سے لعلش آتش میں نقش	زمین پر چل اٹھ اچھوڑتی ہے
زغن	زغن این بنوں میں نہ پائی گئی	نہ تقدار کی لاش اوٹھائی گئی
میل	اوشکی ہی کے رومی شمع افشا	عندلین ہو گئیں سب رخ بران
عاشق	کنار جو جو اوٹھ کر ایش سر	تو سر و سنج ہوا فاختہ کہا بتی
قاز	غل ہوا شہر شہر کے قاز کی	اوڑ گیا طارحان اور نہ آوار کا
فری	دیکھ کر اوس کو جو جیسے ہو	طاہر رنگ خنکا ہو شمع زہر
کوبل	پر وہی کو لیں کہ کھینچیں	گاہن غزلین ہی ہر نہ سہرا
گاد	حلموں فوج اہل ستم کا	ضرب گراں کا وزمین کا
کدو	گدوین جب فکر میں غری ہو	موش دشتی پہ کیا گدوئی ہو
مچلی	ویدہ تر سے ترہ برکت دلی	اکلی بن فلد بن پھل بن
مرغابی	مرغابی سارہ فلک پر طمان	شعے کی طرح سے ہر زبان

بیان جمع و مفرد الفاظ مذکور مثنیٰ

فائدہ چھل و ششم جمع کی ضرورت اسلئے واقع ہوئی کہ انسانوں
مجمع میں سنے کی عادت ہے بالفتگو میں متعدد و شخصوں کا حال بیان
کرنا پڑتا ہے + اسلئے اسکی ہی علامتیں مقرر کی گئیں تاکہ سنے والا
متوجس نہ ہو کہ ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے یا چند شخص کا +

فائدہ چھل و ہفتم زبان عربی میں تمانیث تذکر واحد
تثنیہ جمع جمع الجمع ہے +

فارسی میں فقط واحد جمع + مگر عربی کی جمع کو بطور فارسی پر
جمع کر لینے میں جیسے علل کہ علت کی جمع ہے اس میں علامت
جمع فارسی لگا کر علیہا کہا ہے +

ہندی اور اردو میں ہی فقط واحد جمع ہے مگر اخبار کا لفظ
اردو میں علامت جمع ہندی لگا کر جمع کیا جاتا ہے جیسے اخبار کو
دیکھو + لیکن جمع الجمع کے خیال سے نہیں + بلکہ اخبار کا لفظ اردو
الطور واحد استعمال ہے + پھر اسکو جمع کرنے میں کیا نایل ہے +

تنبیہ اردو میں عربی زبان کے بعض قواعد کی تقلید القیہ کی گئی
نہ کہ سب باتوں میں + یہ کچھ ضرور ہیں کہ اردو میں ہی مذکور مثنیٰ جمع
وغیرہ کا عربی ہی کی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے عربی میں نہیں

اور اردو میں مذکر + مثال اسکی فصل سوم میں دیکھ لو + آ طرح اور
الفاظ بھی ہیں +

فائدہ چھٹی و ہشتم باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہیں واحد
جمع + صیغہ واحد اسکو کہتے ہیں جو ایک فرد کی ذات پر دلالت
کرتے جیسے مرد عورت مرغ قیل وغیرہ +
اور صیغہ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرتی مثلاً مردوں
مرغوں کو عورتوں کے سیر کیا +

علامت جمع مذکر

سابقہ کہا گیا کہ الف تذکیر یا مچھول سے دو حالتوں میں بدلتا + ایک
جب کوئی حرف حروف ربط سے اوٹ آگے آئے + دوسری
حالت جمع میں +

فائدہ چھٹی و نہم الف تذکیر جمع کے وقت یا مچھول سے بدلتا
جیسے لڑکے لڑکیں + گھوڑے گھوڑیاں وغیرہ
فائدہ پنجم اور صبر لفظ مذکر آخر الف اعلیٰ ہو اسکی جمع وائون
سے ہوگی جیسے آہا کا الف قائم رہیگا + اور سہاؤن کا جو ہم نے کہا
جائےگا +

فائدہ پنجم و یکم اور صبر لفظ مذکر سے آخر میں ی اعلیٰ ہو اسکی

جمع ہی واونوں سے ہوگی جیسے بنتوں +
تنبیہ اور انبیا کو انبیا و ان کہنا جائز نہیں کہ جمع الجمع اردو میں
نہیں ہے گو کوئی بول جائے +

فائدہ پنجاہ و دوم اور جس لفظ مذکر کے آخر الف آوی + اور
دوسری حروف ہوں مثل مرد آسپ قبل وغیرہ کے انکی جمع
کے لئے کوئی حرف علامت مقرر نہیں انکی جمع کی تین صورتیں ہیں +
ایک انکی جمع اونکے فعلوں کی جمعیت سے معلوم ہوگی + جیسے
مرد کڑے تھے + آسپ نازمی آئے + قبل دشتی و حشتی ہوئی ہیں
دوسرے عدد سے جمع کی شناخت ہوتی ہے سو جمع فعل کے جیسے
پانچ شخص دشمن گھوڑے کیا کرینگے +

تیسرے جب کوئی حرف حروف رد الیہ سے اونکی آگے آینگا تو اونوں
سے جمع ہوگی سو فعلوں کے جیسے مردوں سے بیرون کو وغیرہ
فائدہ پنجاہ و سوم اور ہاے مخفی لفظ مذکر کا قاعدہ مثل الف
تذکر کے ہے کہ جمع کے وقت الف نہ کر جائیگی + یا تو یای بھول سے
بیگی + یا جب کوئی حرف حروف رد الیہ سے آینگا تو گمراہ اونوں
جمع قبول کر لیگی مثل الف تذکر کے + جیسے باٹے اوڑے اور
باشو ٹکرا اٹھا وغیرہ +

علامت جمع مونث

فائدہ پنجاہ و چلیدم جس اسم مونث واحد کے آخر یا معروف ہونے
 اسکی جمع کے لئے آخر میں لفظ ان پر تے میں بشرطیکہ کوئی حرف
 حروف روابط سے اس کے بعد نہ آئے + جیسے لڑکیاں آئین +
 لڑکیاں خریدیں +

فائدہ پنجاہ و چلیدم جس اسم واحد مونث کے آخر یا معروف ہونے
 اور آواز حروف ہوں تو اسکی جمع کے لئے لفظ یں زیادہ کرتے
 ہیں بشرطیکہ حرف رابطہ اس کے آگے نہ آئے جیسے عورتیں آئین +
 بیٹھیں کھلی گئیں +

فائدہ پنجاہ و چلیدم جن مونثات کی آخر الف اصلی ہو مثل حر یا
 اور قینا وغیرہ کے اسکی جمع کے علامت یں مقرر ہے جیسے +
 حر یا یں قینا یں +

تذنیہ پر رب کو لوگ اکثر ایسے اسماء مونث کو جس کے آخر الف
 اصلی ہے الف گرا کر جمع کر لیتے ہیں اور چرہیں اور طہین کتہیں
 اور یہ خلاف قاعدہ ہے +

یا بعض لوگ خان کی جمع وادون ہے کر لیتے ہیں جیسے
 خانوں + یہی خلاف قاعدہ ہے اسکی جمع خوانین بطور عمل ہے +

علامات جمع مشترک مذکر و مؤنث

۵۷۰ فائدہ چھٹا ہم جب کسی اسم کے آخر کوئی حرف حروف معنوی یعنی رابطہ سے آئے تو اس کی جمع و اولوں سے ہوگی خواہ وہ اسم مذکر ہو یا خواہ مؤنث سالم ہو یا غیر سالم جیسے مردوں کے عورتوں وغیرہ +

۵۷۱ فائدہ ہفتم حالت ندائیں اسم کے آخر و اولوں زیادہ کرنے سے جمع معلوم ہوتی ہے جیسے ای مرد و ای عورت و ای لڑکے ای لڑکیوں +

۵۷۲ فائدہ ہشتم و اسم جمع عربی اور فارسی بھی اردو میں استعمال میں اطفال عورات اسکو بطور ہندی پر جمع کرنا جائز نہیں ہے بعض ناواقف اطفال و عورات عورتوں بول جاتے ہیں + اور فارسی میں جیسے مردان کشگان اسکو ناواقف ہر قوم میں سن کر تے مگر بغیر ترکیب فارسی استعمال میں لانے میں جیسے قہر میں سب یہ ظالم ترے ہی کشگان کی + حالانکہ یہ کیسے صحیح نہیں بلکہ بدون ترکیب ناروا ہے یوں کہنا چاہئے یہ ظالم یہ قہر کشگان ہے +

اطلاع

یہ فصل مذاکرات و نمونہ حقیقی کے بیان میں تھی + اس سبب مثالیں حقیقی اسما کی دی گئیں + اور کلیہ کے طور پر سب قاعدی بیان ہوئے کہ غیر حقیقی میں جبکہ مذکور اب فصل دوم میں ہوتا ہے یہی قاعدی لگانے پڑتے ہیں اس لئے توضیح و تبصیح انہیں قاعدوں کی سہ مثالوں کے اچھی طرح کی جاتی ہے اور اس میں حقیقی غیر حقیقی سب ملے ہیں +

تاکہ قند مکر کا لطف ہو جائے +

اور سرشتہ تعلیم سرکار کے لحاظ سے بڑی کوشش یہ کی گئی کہ قواعد اور کے قواعد منضبطہ سے سلسلہ وار تالیف و تذکرہ داخل حسن قاعدے میں پایا تبصیح تحریر کیا + جبکہ مذکور قواعد دومین مخفی یا مجمل ہے +

خدا میری اس دوبارہ سعی کو مشکور اور سرکار و ہمدار اس ہدیہ محقر کو منظور کرے + اور مبتدیوں اور طالب العلمین کو فہم بخشنے +

بیت

من نوشتہ صرف کروم روزگار
من نماختم این بمانہ یادگار

فصل دوم

مہذبہ مذکرات و منوشات غیر حقیقی

فصل اول میں لکھا گیا ہے کہ مذکورہ منوشات حقیقی کی دو قسمیں ہیں +
سیری تجویز سے متعلیم اور سموع + اور صاحب قواعد دو کی تحریر سے
قیاسی اور سماعی + قیاسی وہ جسکے لئے قاعدہ اور ضابطہ مقرر ہو
یعنی لفظ کو قاعدہ سے مقابلہ کر کے قیاس کر لین اگر مطابق ہو تو
اوسے قاعدے کے مطابق برتاو کریں ورنہ سماعی میں داخل
سمجھیں اور سماعی اہل زبان کی تتبع سے مراد ہے اور اہل زبان
سے مراد فصحاء و علمائے عرب و لکھنوی ہیں +

غیر حقیقی کی وجہ

غیر حقیقی وہ ہے کہ اسما و حیوانات کے ہون بلکہ بیان کے ہون
نباتات اور جمادات سے +
اگر کوئی پوچھے کہ نباتات اور جمادات میں نثر اور مادہ کوئی نہیں

پہر لکھے لئے مذکور سویت کی کیا ضرورت ہوئی +
 جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے + مگر چونکہ تذکیر تانیث کی
 حاجت بات میں ہوتی ہے + اور انسان کے کام کاج رفع حاجت کا
 وسیلہ ہے + اور صورتیں ہی دو ہی ہیں یا تذکیر یا تانیث اور بولنے
 والے ہی دو ہی قسم کے ہیں یا مذکر مرد اور مؤنث عورت + پس
 انسان نے اپنی اسما کی طرح اسما کو حیوانی اور نباتی کو تیس کر کے
 حیوانات کو تو بسبب نر مادہ ہونے کے اپنے شامل سمجھا + اور
 جمادات اور نباتات کو بھی علامات اور اسباب کی سبب سے + جبکہ کچھ
 ذکر اس فیصل میں ہوگا + کسیکو مذکر کسی کو مؤنث قرار دیکر اپنی گفتگو
 میں استعمال کیا +

پہر علما اور فضحا نے او میں دخل دیکر کلیئے اور قاعدے مقرر کئے +
 اور جن قاعدوں کا لگاؤ نہ پایا او سکواہل زبان و فضحا کی زبان سے
 کہتے پر سخر رکھا +

اہل زبان و فضحا کی قید اس لئے کہ مختلف مقامات ہند کے لوگ اور قاعدے
 اور لے ٹھکانے بولا کرتے ہیں اور چونکہ قاعدہ سے ہر زبان کا درست
 ہونا لازم ہے اس واسطے اہل زبان اور فضحا وہ لوگ سمجھی گئے جنہیں
 زبان کے قاعدے منضبط ہوئے اور نام ہند اور ٹھکانہ قرار دیا +
 پس لوگوں کو ان فضحا کے جاری قیام جہاں کہ انکا محیہ منضبط مانا جا

اور ہند میں مجمع مصحاح دوہی تقاضوں پر ہے وہی اور لکھنؤ +
گو انہیں باہم کچھ اختلاف ہی مگر چند انہیں +
اہل زبان اگرچہ دہلی و لکھنؤ کے خواص و عوام سب ہو سکتے ہیں + مگر
چونکہ شعر کا خاص کام زبان کا قواعد فصاحت و بلاغت سے درست
کر کے مشترک کرنا ہے اور منصب اونکا تفتیح محاورہ + اسلئے عوام
اون خواص کے تقلد ٹرے + اور آؤ شہروں والے دونوں کے
خوشہ چین + مگر عوام کی تقلید اسوقت جائز ہوگی کہ خواص تحریر و تقریر
وہ لفظ یا محاورہ مستحب نہ پایا جاسی + یعنی پہلی کلام شہر کی طرف رجوع
کرنا ہوگا جب اونکی سند ملے تو خواص و عوام غیر شہر کو عوام دہلی و
لکھنؤ کی سند لینی چاہئے + بشرطیکہ قواعد منضبطہ اردو کے روئے
جاوہنہن مصحاح کے جمع کئے ہوئے ہیں کوئی امر خلاف قول عوام نہ پایا
ورنہ جب تک صحت قواعد سے ہو سکتی ہے تقلید عوام جائز نہیں + بلکہ
فصحا کے قول میں ہی مسائل قواعد کے روئے حجت ہو سکتی ہے + ان
سماعیات اور تنبیہات میں بدون اونکی تقلید کے البتہ چار انہیں
مثلاً اخبار کہ افعال کے وزن پر عربی لفظ خبر کی جمع ہے + اردو کا
قاعدہ ہے کہ جو لفظ عربی کا افعال کے وزن پر ہوگا مذکر ہے +
اشرف اللغات اجلاف ابواب ایام اعداد اسماء اسطرح
اخبار ہی ہے مگر اردو میں یہ لفظ بخلاف اور الفاظ مذکورہ کے لفظ

واحد مستعمل ہے + نو عوام کی زبان پر ہونٹ ہی اور خواص کے برابر ہون
 مذکر + پس مکو خواص کا قول ماننا ہوگا + یا جیسے لفظ لفظ ہے کہ سب
 شعرا ہی لکھتے وہی سابق و حال مذکر باندھے گئے ہیں مگر عوام اسکو مونث
 ہی بولتے ہیں اسکو ہم کو مذکر مانیں + اسطرح میل ہونی چرک بدن و عجزہ
 یا اور الفاظ جو ایک بیان خاص میں واسطی آگاہی عوام الناس کے کہیں
 لکھے جائینگے مذکر مستعمل ہیں اگرچہ عوام مونث بولیں + یا بعض الفاظ
 جنہیں سب شعرا و فصحاء متفق ہیں مگر ایک شاعر نے اس کے خلاف باندھا
 تو جو جمہور کی تقلید کرنی ہوگی + جیسے آب گہر کہ قواعد کی رو سے
 ہی مونث ہی اور فصحا کا برابر ہی ہے اسکو آتش مذکر باندھ گئے ہیں
 اسطرح حال کے لفظ کو کہ مونث ہی میرا نہیں مذکر + پس فصحا میں استعمال
 جمہور دیکھا جائیگا + اور جو لفظ قاعدے کے خلاف خواص عوام میں
 مستعمل ہو گیا اور اسکی تقلید اسطرح جاسنئے جیسے دستار خوان کہ
 اسم ترکیبی اوس کیڑے کا ہے جسکو بھیا کر کھانا کھاتے ہیں اور غالباً
 ایجاد کے وقت یہ کڑا خوان پوش ہو کر کھاتے وقت اوسیکو اوتار کر
 بچھا لیتے ہوں جیسے اب بھی بعض موقع پر ایسا استعمال ہوتا ہے
 بہر حال دستار خوان اسم ترکیبی ہے اس کے معنی خوان کی کڑی سے
 پس قاعدے کے رو سے دستار مونث ہی تو یہ اسم ہی مونث ہونا چاہیے
 مگر جمہور میں مذکر مستعمل ہے + اور سابقین اور لاحقین کے اختلاف میں

لائحین کی تقلید روا ہے بشرطیکہ وہ سابقین متروک ہونے ہوں
 اور سابقین متروک کی تقلید ہی جس امر میں جائز ہے اوس میں ناممکن ہے
 بشرطیکہ لائحین میں جہور کا استعمال او کے خلاف ہو + مثلاً میر
 سودا سوز درد وغیرہ سابقین کی تقلید قواعد تائید و تذکر اور
 محاورات میں جائز ہے اگر لائحین میں ناسخ آتش غائب ذوق
 سوسن بحر سحر برق رشک دبیر اقیس وغیرہ نے او کی خلاف
 استعمال نہ کیا ہو + اور اگر خلاف ہو جیسے زار کا لفظ کہ اسم مرکب
 مرکب ہو کر اسم ظرف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے گلزار خارزار مگر
 میر تقی صاحب خارزار کو بطور موصوفہ بنا دئے ہیں جو خلاف لائحین
 اس کی تقلید ناجائز ہے + اور لائحین وقت متوسطین سے شمار کئے
 جاتے ہیں یعنی ناسخ کے زمانے سے حال کے زمانے تک + بشرطیکہ شوا
 نامی اور مسلم الفوت ہی ہوں + اور متوسطین اور لائحین کا فرق یہ ہے
 کہ جس امر میں جہور لائحین متفق ہوں اوس میں تقلید متوسطین کی زیبا نہیں
 جیسے ممت کہ کلمہ نفی متوسطین میں مستعمل تھا جہور لائحین میں متروک ہے +
 اور متوسطین و لائحین سے دہلی و لکھنؤ میں جو فرق ہے جیسے فکر
 کہ دہلی میں اکثر ذکر اور کٹر موصوفہ اور لکھنؤ میں ایک موصوفہ ہی مستعمل ہے +
 ایسے موقع پر مقلد اگر دہلی کا پیرو ہے تو دہلی کی تقلید کر گیا + اور لکھنؤ کا
 پیرو ہے تو لکھنؤ کا + اور اگر وہ دونوں کا تو دونوں کی + یہ مختصر بیان تقلید

واسطے اگلی ناظرین کے لکھا گیا +
 خلاصہ یہ کہ فصاحت قاعدے اسلئے مضبوط کئے کہ بولنے سے پہلے
 اور مقامات اور نکتہ مختلف + اور ہر مقام کے الفاظ اور لہجے جدا جدا
 ہیں زبان اردو کے اگر قواعد نہ مضبوط ہوتے تو جیسے سماعی میں جملہ
 ہر جگہ کے لوگ کرتے ہیں قیاسی میں ہی کیا کرتے اور کوئی کسب
 نہ بولتا + اور جب اسکا الضباط ہو گیا تو ہر شخص مختار ہے کہ قاعدہ
 رو سے جس لفظ کو چاہے بولے بول لیا کرے بشرطیکہ قاعدہ
 لگ سکتا ہو + اور جس لفظ میں قاعدہ نہ بنا تو فصاحت اور سکو سماعی
 میں داخل کیا اور اسکی سند اہل زبان سے سماعت پر مقرر کر دی
 تاکہ جو الفاظ قاعدہ میں نہ آئیں انکو اسطرح صحیح اور درست کر لیں +
 پس اس وجہ سے جتنے قاعدے جاندار کے اسما کے لئے ہیں اور سنہن
 قاعدوں کے مطابق جمادات اور نباتات کی اسماء بھی مستعمل ہوتے
 فائز شصتم صاحب قواعد اردو کہتے ہیں کہ جس اسم کی تذکرہ
 اور تائید میں ایہام اور شک ہو وہ سکون ذکر کرنا بہتر ہے +
 تصریح اسکی یہ ہے کہ جو اسم یا جو فعل بولا جاوے گا وہ اصل میں نہ کر ہو گا
 تاوقتیکہ تائید اور کسی بساعت یا بجلالت یا باسباب نہ معلوم ہو + اور
 اس قول پر یہ چند دلیل ہیں +
 اول حالت اجمال میں نہ کرنا ہے یعنی کہا جاتا ہے شہ کہ جو کوئی

چوری کر گیا وہ کنہکار ہوگا حالانکہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں
کیساں ہیں +

دوم یا مثلاً فرض کیجئے کہ جس گھر میں صرف عورتیں ہی ہوں اور
وہ ان کوئی چیز اوہر کی اور ہر ہو جائے تو یہی کہا جائیگا کہ کون ایسا
کر گیا حالانکہ معلوم ہے کہ سوائے عورتوں کے کوئی مرد وہاں نہیں آیا
لیکن احوال کے حالت میں ضمیر مذکر کی زبان پر آسکتی + اور اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جب مونث حاضر ذہن ہو ضمیر مذکر یہی اور یہ
اصالت تذکیر کی ہے +

سوم جو لفظ نیا سنو گے کہ سنی او کے مطلقاً نہ معلوم ہوں بے تکلف
اوسکو ذکر لو ہو گے تاؤ قبیکہ فی الجملہ اوسکا قرینہ یا معنی او کے سمجھو
اور تقریباً اوسکو مونث کہو +

چہارم یہ کہ گرد این سب مصدر و کی مذکر گردانتے ہو حالانکہ کوئی مذکر
حاضر الذہن نہیں ہوتا + بلکہ معنی اوس کے مرد عورت کے برابر ہیں +
ان سب نظیروں سے معلوم ہوا کہ ذکر و مونث میں نسبت مطلق اور
مقید یا عام و خاص کی ہے +

اور ان دلیلوں سے جمادات اور نباتات کا بھی مجازاً ذکر و مونث
ہونا ثابت ہے + اور باعث اسکا علامات و اسباب +
اب اسباب و علامات کا بیان کیا جاتا ہے تاکہ ضمیر مذکر و مونث صاف

کہے جاتے ہیں لیکن اجمال شرط ہے یعنی بشرطیکہ کوئی کلمہ مقتضی ضمیر نہ ہو
زبان پر نہ آیا ہو +

فائدہ شخصیت و ہم تقابیل ہی علت تانیث ہے جیسے بولتے ہیں +
دری سا پانی پیا + اب دیکھو کہ پانی ذکر اور فعل ہی ذکر + لیکن لفظ
دری میں بسبب تقابیل کے یا تانیث لائے + اور اس نظریہ سے
معلوم ہوا کہ ایک جملہ میں لفظنا تانیث و تذکرہ ہی ہوتا ہے + جیسے
کھاری پانی + حقہ تازی کرلا + بولا کرتے ہیں +

یہ تو سبب تذکرہ و تانیث ہونے کے جو لکھے گئے اسطرح اور اسباب ہی
معلوم ہو سکتے ہیں مگر غور و فکر سے روزہ اسقدر کافی ہے مثل شہر ہے
نور برشتو +

باقی رہے علامات تذکرہ و تانیث وہی ہیں جو اس رسالہ کی فصل اول میں
نشر ہوئے + یہاں مجملہ اوکا ذکر بہر مناسبت + باقی اور تصریح اس
فصل میں اپنے اپنے مقام پر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ +

اور مفرد و جمع کی علامتوں سے بھی اطلاع دی جاتی ہے + مگر
تذکرہ و تانیث و مفرد و جمع حیوانات کی لکھی نہیں جاتی + کہ وہی
علامتیں اسمین ہی داخل ہیں + اور تصریح ایک مقام پر لکھی گئی
ہے + اب لکھنا تحصیل حاصل اور تطویل لا طویل تھا + فقط

بیان علامات تذکیر و مؤنث

علامات مذکر

کیفیت

الف تذکر	جس حالتیں بایہ مجہول سے بحالت جمع اور بایہ سورت کے بحالت تانیث کے
یا محقق	الف تذکر تذکر اوس کی حالت پیدا کرے
یا مجہول	اگر الف کو اپنے ساتھ بدل سکے
یا مؤنث	ہندی الفاظ کی جیسے پنجابی
الف	بحالت ترخیم جیسے گریا ہیرا
ی	بحالت ترخیم جیسے حسینی +
واو	بحالت ترخیم جیسے حسنو +

علامات مؤنث

یا مؤنث	جس حالت میں الف تذکر سے بدل سکے جیسے بکری گھڑی
ن	جیسے دلہن
ین	جیسے پنڈتائیں
نی	جیسے لہارنی
انی	جیسے کترانی
ا	جیسے ناکا

ک	بفیت
واو	بحالت ترخیم جیسے سلطانوں
نون	بحالت ترخیم جیسے امیرن
الف	بحالت ترخیم جیسے حسنة
زنا	جس اسم مونث کا جزو آخر ہو جیسے وحید النساء
اسماء	جیسے کنیز فاطمہ حمید فاطمہ کنیز قبول وغیرہ
یا	جیسے خریا وغیرہ
علامات مشترک مذکر و مؤنث	
انست	جیسے اصفہانی ایرانی وغیرہ
الغیر	جیسے بتیا + بہینا +
علامات جمع مذکور	
باوکول	جب الف تذکر سے بدلے +
فعل	مین جمع ثابت کی جائے بذریعہ یا بے جھول جیسے افراد کماے
عدد	سے جمع کا ثبوت ہر موصوف کے جیسے دس لڑکوں لئے +
علامات جمع مؤنث	
ان	جس لفظ مونث کا آخر با ی مشدود ہو جیسے لوہیان روئیان +
ین	جیسے سینیں قابین لمبین شافین والین وغیرہ
یین	جیسے بنائیں ٹمائیں بلاین حنائین وغیرہ

علامہ	علامات جمع مشترک مذکورہ
ون	کی کیفیت
ون	بحالت آنے حروف رابطہ کے جیسے مردون عورتون کو +
واو محمول	بحالت نذا جیسے انپر کو امردو ای لڑکیو ای عورتو
جا	باقی انکے سوا جو اور علامتین میں وہ اسی فصل میں اپنے اپنے محل پر لکھی جائیں گی +

فصل دوم

اس بیان کا یہ نام جو رکھا گیا اس سے مطلب یہ ہے کہ قواعد اعداد کے رو سے جس قاعدے میں تائید مذکورہ واحد و جمع کا لگاؤ ہے سلسلہ وار لکھا جائے تاکہ اسکول کے لوگ بھی اس فصل سے محروم نہ رہیں + اور میرا مطلب یہی تھا کہ اور اس فصل کا خاتمہ ہو جائے

مقدمہ

فصل اول کی تہدید میں اسم فعل حرکت کی تعریف لکھی گئی ہے +
 بیان ایہوں کی تائید مذکورہ
 اسم کی تین قسمیں ہیں جامع مصدر مشتق

۸۴
اسم جامد کی دو قسمیں ہیں نکرہ اور معرفہ *

نکرہ
نکرہ میں اپنے اپنے اجناس کے رو سے تذکیر و تانیث کا انتظام ہوتا ہے
جیسے انسان حیوان مرد گھوڑا بکرا پتھر وغیرہ مذکر ہیں اور
عورت گھوڑی بکری لکڑی وغیرہ مؤنث *

معرفہ
معرفہ کی چھ قسمیں ہیں علم منہیر اسم اشارہ اسم موصول اور
مضاف ان چاروں مذکورہ بالا کی طرف اوپر مینادی

ع
عکسہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور کا نام ہو کہ سوا کسی اور کی
ذات کے اور کسی پر بلا خجائے جیسے جیسے تینا شاما کسی عورت کا
نام اور تینا کہ قسم ہوں کی ہے ایک کتے کا نام ہے +
عکسیت جوہ جو قاعدے کو اولث دیتی ہے یعنی اگر مؤنث کا نام
تو وہ لفظ ہی مؤنث بولا جائیگا گو اصل میں مذکر ہو + اور اگر مذکر کا نام
ہے تو مذکر ہوگا + جیسے دوپہر کہ قاعدی کے رو سے موافق شمس کے
مذکور ہونا چاہئے یعنی پہر جو دن رات کے آٹھ حصوں میں سے ایک حصہ
نام ہے مذکر ہے رندہ عشق بازی کا تری جن جو چرہ ناما صبر
جسکی بیہ گی کاٹ دی آٹھ پہر + اس سے ثابت ہے کہ یہ لفظ بطریق

سونٹ نہیں بننا کیونکہ دئے میں بصیرت جمع الف دیا کہ ذکر و احوال کے
 واسطے ہے یا دھول سے تبدیل ہوا ہے + مگر نصف النہار یعنی دن کے
 دو پہر کا علم ہو کر یہ لفظ سونٹ ہر لاجاتا ہے **ناسخ** اور روز
 فراق نہ جان ہون + تیرا اسی دو پہر بھی ہے + یا پیری کہ قوم
 آتش کی حسینہ عورت کا نام ہے ارد میں نام معشوق فرض کر کے مذکر
 باندھا ہے **صبا** مثل دیوانہ بہت مردم آبی کف کا + وہ پیری سیر کو حید
 اب دریا نہ گیار **شک** صاحب سیکڑی میں رتی میں ہم + قربت الیوم کتو میں
 خاص دریا فیض میں پیری + چشمہ فیض عام کتو میں + کتا بونین ملکیت کے رو سے
 اکثر نام سونٹ ہوتی ہیں جیسے ندین حصن حصین کشف اللغات گلستان
 بوستان ابواب الجنان وغیرہ اور اسکی وجہ یہ کہ ان سب اسباب پر کتاب کا
 لفظ لگا ہوا ہے اور وہ مافی الذہن ہے + یا جیسے ریل آئی ہوتی ہیں اور
 مراد اوس ریل گاڑی آئی ہے گاڑی کا لفظ ذہن میں ہے + اور ریل
 اوس کو ہے کو کتے میں جس پر گاڑی چلتی ہے + اور اب تاری بقی کا لفظ بھی
 سونٹ ہوا چاہتا ہے کہ ثقات کی تحریر و تقریر میں اکثر تاری بقی آئی کا استعمال ہے
 سند اسکی اودہ اخبار میں اکثر تبلیگی + حالانکہ تاری بقی کی ترکیب مذکر کا ثروت
 دیتی ہے **شک** افسانہ عاشق کا لاسا لگارا + تمکو سونٹ کے جو کہیں
 ندین ملی **ظفر** گرد رخ اوس میں خوبی لئے حسن کی + کیا خوب خوب حسن
 لکھی اس پر جلد تین سے کھلے غواض روح + کشف اللغات اپنی افسان

۸۶
 ہر غزل میں نظم و عریا کی تعریف کی + مثل سعدی بوستان نئی تصنیف کی
 آس طرح اکثر اسم مرد کے عورتوں کو ملے ہیں مخصوص قوم طوائف میں جیسے
 بنی بخش پر بخش مولابخش وغیرہ محبوب جان نواب جان امیر جان وغیرہ
 ایسے ناموں میں مرد کی پہچان لفظ مستی یا سید یا امیر یا مرزا یا شیخ یا خواجہ
 یا آغا + یا بیگ یا خان وغیرہ سے ہوگی اور عورت کی پہچان لفظ مسماۃ
 یا بی بی یا بی یا + بیگم یا خانم وغیرہ سے +

کنیت
 کنیت وہ جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کہہ کر پکارا جاے
 اور اسکی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ اسم سے زیادہ کنیت مشہور ہو تو ہم یہ کہ نسب
 عرت اور تعظیم کے اصلی نام نہ لیا جائے جیسے ابو جبر کے بابا کوئی عرت اپنی خاوند کو
 کہے لطیفہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تھا وہ عورت جب
 ناز رشتی سلام کہوت کہتی **السلام علیک یا مصلیٰ کی بابا +**
 کیونکہ دنیا اسکی بیٹی کا نام تھا + اور **السلام علیک ورحمۃ اللہ کنہا** تھا +
 کنیت کا رواج عرب میں ہے کہ جنات اور نباتات کی بھی کنیت ہے
 عرب میں مرد کو لئے لفظ **ابو** اور **ابی** اور **ابا** یعنی باپ سے ہے جیسے
 ابو لیب ابو سفیان یا ابی لیب ابی جمل یا ابابکر وغیرہ اور غیر جاندار میں
 ابو قیس ایک بیار کا نام ہے اور لفظ **ابو** کا کہی الف گر اگر **بق** بھی کہتے

جیسے سجدی سے کہا ہے کہ سجدی کہ گوی بلاغت راجدہ درابام پوکر
 بن سعد بودہ اور عورت کی بیچان کے لئے اُمّ بمعنی مان مستقل ہے جیسے
 ضمیر کہتے ہیں لکھا ہو کہ اوس بات خیر البشر تھے آرام میں اُٹھانی کے گہر
 اور اسطرح اُمّ مؤمن اور اُمّ سلمہ وغیرہ اور غیر جاندار میں اُمّ عبلا
 بول کا نام ہے اور مثل ابو کے اسکا بی الف گر اگر مُعْبِلان بولیں
 آتش صحرا میں عبلان کا مگر حد آیا پہلی پہلی قسمت کو لئے آبد آیا +
 اور کبھی کنیت مرد کے لئے ابن سے ہی ہوتی ہے جیسے ابن خاتون اور
 ابن طاوس اور ابن بابویہ وغیرہ علماء اسلام کے نام میں + اور عورت کے
 لئے بنت اور اسی قرینہ پر انکور کو بنت العنب کہتے ہیں +
 اور فارسی میں جس کا نام معلوم نہیں ہوتا اسکو کسر کا لفظ لگا کر باب کے نام
 پکارتے ہیں جیسے کسر بونج لبران وزیر وغیرہ مرد کے لئے اور اسی قرینہ
 شراب انکوری کو دختر رز کہتے ہیں عورت کو اسطرح + اور کبھی دختر کی
 راو مہلہ کو اگر کو دختر رز بولتے ہیں + اور ہندی میں اسکا رواج نہیں
 مگر اسی قرینہ سے جو اوپر لکھا گیا یعنی یا علم سے کنیت زیادہ مشہور ہو جیسے
 مولا بخش + بنی بخش کا بانی لکھا جا رہا ہے یا بصورت اجمال یا مختصر
 یا عدم شناخت لفظ والا مذکر کے لئے اور والی مؤنث کو اسطرح لکھتے
 ہیں جیسے دہلی والے لکھنؤ والا کو برا کیوں کہتے ہیں + یا شرف والا
 یا بڑی مالک والا + اور کبھی والا کا الف گر اگر وال لکھتے ہیں جیسے

ملی وال + لکھنوال + گسواہی ان دونوں شہروں کے اور کسی شہر کے
 نام کے ساتھ یہ لفظ مستعمل نہیں سہا + اہد یا ہندی میں بسبب عزت اور
 تعظیم کے جب اصلی نام نہیں لیا جاتا + جیسے عورت اپنی خاوند کا نام
 نہیں لیتی مثلاً بدتمو کے بابا + یا + باب کہتی ہے + اس طرح مرد بھی
 اپنی زوجہ کا نام نہیں لیتا جیسا جاکی مان اور جیک اولاد نہیں ہوتی
 تب تک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارتے ہیں + اور قرینہ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم عرب میں ہی جاری ہے گردن کفیت مرد و عورت
 کے لئے ضرور ہے اور اسی طرح دونوں پکارے جاتی ہیں + اور سند میں
 بضرورت کفیت کو طور پر پکار لیتے ہیں +

مشہور

عرف اور اس مشہور
 عرف وہ جو ترکین میں بسبب محبت یا خیال خام اس بات کی کہ لڑکا زندہ
 ایک اور نام مغز یا محقر اصلی نام کے سوار کہلاتے ہیں اور وہ مشہور
 ہی ہو جاتا ہے جیسے ہادر سنگہ کسی کا نام ہے اور او سکو راجہ کہتے ہیں
 اس طرح نواب امیر سلطان وزیر امرا و بابو وغیرہ مذکر کے لئے اور
 رانی بیگم خانم موٹ کو لئے بھینہ عزت یا بیار کی راہ سے اور اس محقر
 جیسے چوہا چھپا گرگٹ کرڑا گھونس وغیرہ جنس کے لئے اور
 بون ہی گھنٹ چکڑی چلوئی وغیرہ مذکر کے واسطے اور
 گھنٹ موٹ کے لئے +

اور کبھی ترجم کرے صلی نام کا ہی عرف ہو جاتا ہے جیسے شمس الدین کو غمسو
اور میر علی کو سیر یا میر یا میرن یا میران کہتے ہیں

خطاب

خطاب ہر جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کی طرف سے کسی کارگزاری یا خدمت
وغیرہ کو بدلے میں دیا جائے جیسے دولتہ خانخانان سیٹھ ساسو شاہ کرٹیرہ
اور سہرال سے عروس و داماد کو بھی خطاب ملے ہیں جیسے مرآت العروسین
اکبری کا خطاب مراد اربو اور اصغری کا خطاب تیز دار پور کھاسو +
اور ایسے خطابوں میں عورت کے لئے جزو آخر جہو یا دلہن یا نسا یا بلکم لکائی میں
اور مرد کو واسطی دولتہ دولہا دولہا میاں ہوتا ہے +

اور بعض بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیے ہیں وہ بھی
داخل خطاب میں رہے نواب بابو ہمارا شیخ سیہ بیگ
خان راجہ سہا سیٹھ مرزا بہر شاہ کوز چوبے دولے پانڈی
تیولوی شہر ندیت یا صوفی شاہ گرو سنی بھگت بزرگواستو
اور رانی بیگم ہمارا رانی خانم شیخانی سیدانی مرزائی مرآین
شکرانی پندتانی بگتن عورت مرشد کے لئے +

اور بادشاہوں کی عورتوں کے نام کے ساتھ نواب محل بلکہ شہزادی
بلکم لکاتے ہیں + اور عربی لفظ سے صاب نہ کر کی پہچانی اور صاحبہ
ہے محقق سے عورت کی شناخت +

۶۰
 اور انگریزی میں خطاب مستمر مرد کے لئے اور سب عورت کو لکھا
 کہ واسطی اور سببیں کے ساتھ عورت کو لکھا منسوب بہم شوہر کے
 لئے +

تخلص
 تخلص وہ ہے جو شاعر ایک مختصر نام اپنا سفر کر کے شعر میں لاتے ہیں +
 اور یہ نام شعر میں اوس مقام پر آتا ہے جہاں پر شاعر فکر سے خلاصی چاہتا
 عموماً غزل کے آخر شعر میں اسکا استعمال ہوتا ہے اور بعض موقع پر مطلع
 بھی جیسے اسد اسد اس جہاں پر نور ہے وفا کی + مری شیر شاہش حجت
 خدا کی + سرفراز صفیر آئے ہیں بستی میں خوشحالوں کی + خدا ہی شرم رکھو ان
 سفید بالوں کے + اور سدس شغری ربا عی وغیرہ میں کچھ قید نہیں شاعر
 جہاں مناسب مانتے ہیں + اور شعرا اسی نام سے مشہور ہوئے ہیں + بلا
 اکثر لوگ ان کا نام ہی نہیں جانتے +
 یہ سب قسمین علم کی تین + اب دوسری قسم سرفہ کی کہ ضمیمہ
 لکھی جاتی ہے +

قسم دوم سرفہ ضمیمہ
 ضمیمہ وہ ہے جو شاعر کا نام و خطاب یا غایب کے جب کا ذکر پہلے ہو گیا ہو
 واسطی اخضر اور تحسین کلام کے +
 اور دو میں مذکر اور مؤنث اور طائر اور پیمان کے لئے ایک ہی صنف میں
 لکھی جاتی ہیں + ضمیمہ کے کل چھ صنف ہیں + میں ہم قوم طاغی کو لئے

اور وہ وہ غائب کیواسطی مگر وہ اب اہل زبان میں متروک ہے
 لفظ شر میں ترکیب آیا اب سرکاری اسکول اور تحریر میں جاری ہے
 اب وہ کالفظ شر میں بجائے جمع غائب کے مستعمل ہے صبا
 وہ لوگ لٹ کا غزل جو بیٹھے ہیں ذرا کتب میں تو احوال فیکان دیکھیں
 اسطرح محکو تنجو مجھے تجھے واحد کے لئے اور تمکو تمکو ہمیں ہمیں
 جمع مخاطب کیواسطی مذکور مونث میں یکساں ہے + اور یوں ہی تیرا
 تیرا اسکا انکا ہمارا تمہارا مذکور مونث حاضر کے لئے بصیغہ واحد جمع حاضر
 اور آؤنکا آؤسکا واسطی مذکور مونث غائب کے بصیغہ جمع واحد ہے
 اسطرح یہ بکسرہ یا یر تختانی واسطی واحد حاضر کے مذکور مونث میں
 مستعمل ہے + اور لفظ جو جبک اوشکے آگے کوئی حرف مسنوی رہے
 واحد جمع مذکور مونث کے لئے یکساں بولا جائیگا جیسے جو مرد جو
 عورت ہو جو لوگ ہوں + اور جب کوئی حرف سب سے آئیگا تو لفظ جو
 بدل کر مذکور مونث واحد کے لئے جس اور مذکور مونث جمع کیواسطی
 جن بولا جائیگا + ضمیر کی تین حالتیں ہیں ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر متعلق
 ضمیر فاعل میں آیا ہے واحد جمع متعلق کے لئے تو آیا ہے واحد
 جمع مخاطب کیواسطی مگر مونث کے لیے آؤ اور آئیں لکھا جائے اور وہ یاد آئے
 غائب کے لئے اور تیرو تیرت کیواسطی آئی اور آئیں بولا جائیگا
 ضمیر مفعول محکویا مجھے دیا + محکویا میں دیا واحد جمع متعلق کے لئے

وہ وہ غائب کیواسطی
 لفظ شر میں ترکیب
 اب سرکاری اسکول
 اور تحریر میں جاری
 ہے

اور بکھو دیا + یا بکھو دیا + نکو یا تمہیں دیا + واحد جمع مخاطب کے واسطے
 اور او سکویا دے دیا + اڑکویا او بھین دیا واحد جمع غائب کے لئے
ضمیر مضاف البیروہ یہی جیسا مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف
 کسی چیز کو منسوب یا مضافت کریں + اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ
 کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بجاتی ہے + مضاف واحد مذکر کی علامت (کا) یہی
 اور جمع لڑکی علامت (کے) اور مضاف واحد اور جمع مؤنث کی علامت
 (کی) ہے + لیکن بعد داخل ہونے علامت ماضی و حال اور مضاف الیہ کے
 ضمیر میں اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے

سیرا یا سیرا سیری + واحد + ہمارا ہمارا ہاری جمع متکلم مذکر مؤنث کے لئے
 تیرا یا تیرا تیری + واحد + تمہارا تمہارا تمہاری جمع مخاطب مذکر مؤنث کیواسطے
 اوسکا اوسکی + واحد + اوسکا اوسکی جمع غائب مذکر مؤنث کے لئے

قسم سوم معرفہ اسم اشارہ

اسم اشارہ کے چار لفظ امین دو واسطے قریب کے آیہ واحد + یہ جمع کے لئے
 دو واسطے البعد کے وہ واحد + وہے + جمع کیواسطے اور یہ مذکر مؤنث
 کے لئے یکساں متل ہوتے ہیں + تنبیہ یہ اور وہے مضافین و
 اور بجا اسکے وہی یہ وہ استعمال میں ہے + وہ کی مثال جگہ جمع کے
 صبا کے شہر اور پردی گئی ہے + اب تیرے کی جگہ یہ کی مثال جمع کیواسطے
 غالب دلی کو شہر سے دی جاتی ہے وہ لفظ کے نہ کہیں اور ست و بازو

یہ لوگ کیوں مرد و زخم جگر کو دیکھتے ہیں؟

قسمت چارم معروفہ اسم موصول

اسم موصول کے دو لفظ ہیں (جو) اور (جو) اگر اب (جو) ہی مستعمل ہے جب تک اسکے آخر کوئی حرف معنوی نہیں آتا ہے + واحد جمع مذکر مونث کے لیے یکساں بولا جاتا ہے + اور جب کوئی حرف معنوی آتا ہے تو لفظ جو بدل کر واحد مذکر مونث کے لیے جس اور جمع مذکر مونث کیواسطے جن بولتا ہے اور کہیں سب کا جن کے لفظ جنہوں یا جنہیں میں لازم ہے مطلق کیونکہ ہم دونوں کے دل قفسہ ہیں جنہوں کے بس میں ہم رہ سکتے ہیں اور کبھی حرف معنوی مفعول یعنی کو حذف ہو کر جنہوں کا جنہیں بچتا ہے نامعنی اتنی ہیجان دی خدا نے جنہیں + میں بدانت دین خائن میں

قسمت پنجم معروفہ مضاف ان پر و مکسیر

جو اسم نکرہ کہ علامت یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف کیا جاتا ہے اور میں ہی ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسے میں کا رنگا تر ہائی اور سکا باب جسکا حوا + پس لہر کا اور لہائی اور باب اور حوا اگر تکرار میں لیکن سبب مضاف ہونے کے زمین ایک طرح کی مثل علامت کے خصوصیت آگئی + اور زمین حرف اذاعت کو گائی مذکر کیواسطے اگر اسکا مونث میں تو حرف کی اور مذکر کی طرح کے لیے حرف کے آتا ہے

قسم ششم صرفہ کی منادہی

شادی میں مذکر کے لکم آئے + اور کے + واحد جمع میں بحسب موقع تعظیم و
تخفیر مستعمل ہے + اور آری + آوری واحد جمع مونث کیواسطے
اور او + آئے + آوے + آجی + آجی + آئے مشترک مرد و
مونث میں

استغناء کا بیان

لفظ استغناء تبدیل میں مثل اسم موصول کے میں نہیں بسبب آنے حروف
معنوی لے لفظ استغناء میں بکھر واحد کے لئے کیا سے کس اور جمع کے لئے
کن آنا ہی مذکر و مونث میں فائدہ لفظ آن آون جن کن اگرچہ
جمع میں مگر تعظیماً واحد مذکر و مونث پر ہی بولے جاتے ہیں + لیکن لفظ
اونون جنون خاص جمع کے لئے میں فائدہ لفظ سائعت
تشیبہ اسبطرح ایسا جیسا ویسا کیسا + اور لفظ آنا + آونا
جنا کتنا + قدر و انداز کے لئے اسکے الف کی تبدیلی بای مہول کے
حالات جمع مذکر کے لئے اور بصورت نائیت بای سووف سے ہوگی مثلاً
ایسا آئے ایسی + آنا آئے + اسبطرح اور مونث سے جیسا جا
اور واحد مذکر و مونث میں انکے آگے لفظ ہی ٹرید گیا + اور جمع مذکر و مونث
میں انکے تبدیلی کے بعد لفظ میں +

بیان تک بیان اسم کا ہو گیا اب فعل کا ذکر رہتا ہے جسکی اصل مصدر سے

بیان مصدر کا

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جائیں + باعتبار فعل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمیں ہیں لازمی اور مستعدی + فائدہ اردو میں مصدر فارسی اور عربی ہی اکثر مستعمل ہیں + فارسی مصادر دہلی میں زیادہ مستعمل ہیں + اور لکھنؤ میں کم + مردن کا مصدر لکھنؤ میں ہے جیسے وقت مردن اور دم مردن + اور مصدر دن میں سے تختن کا مصدر رشک باندھا ہے پکاتے میں جو وہ کمانا تو ساتھ کمانی کا + خیال نچتن سودا ہی خام ہوتا ہے + اور شاید اور ہی ایک آدھ مصدر مستعمل ہو اس وقت فائدہ کل مصادر ہندی اور فارسی کے مذکورہ لے جاتے ہیں اور جو لفظ انکی ساتھ ہندی مصدر کے بند بیگے مذکور ہو جائیگے اگرچہ ہونٹ ہوں جیسے ناسخ سلفہ ہو جاتا ہے وقت امتحان بے آبرو + ہی دلیل اس ادعا پر نوٹ جانا چاہ کا + وہ ہو گیا ہوں فرقت جانا نہیں ایسا ناتوان + توڑنا مشکل ہو اس آبرو کے ناکاہ رشک + مشکل اس ترک کمانا کا آئینہ + دل مرانا مشکل + نشانہ مرانا میرا نہیں + باکین تو کسی گوشے میں جانا نہیں ملتا + نذر کو چلون سے ملانا نہیں ملتا + آبر + آپ اندامین رامین خلق کو ایذا ندی + شہر میں رہنا مر باران صحران ہو گیا + آتش + زیادہ زخم سے انسا کو احسان دینا ہے + نذرناخ سے ظلم ہے بادشاہی کا +

الفاظ موش آتش با عیان الصاف پر لیل سے آنا چاہئے +
 پیچی اسکو زر گل کی نہانا چاہئے + رنگ + منجورہ یا دلی اپنی
 دکھانا ہوا + مجرمین آئینہ ہائے کاہنا ہوا + پیچنی اور دریا دلی
 دونوں موش ہیں + اور کسی مصدر کے الف تذکر کو یا تو ثابت سے
 بدل دیتے ہیں + موش + یاں پہنری سے کہ اب بڑی نہانی چاہی
 اونکو قضا طیس کی چوٹ لگانی چاہئے + آتش + خرابی سے آزاد
 مکان تعمیر کرنے کا + اگر کہہ تین کو گور کی منزل اوشانی سے
 فائدہ عربی کے مصادر میں بعض موش مستعمل میں بعض مذکر +
 اذلی مشائین لکھی جاتی ہیں + (جولہ موش مستعمل میں
 فضلت کے وزن پر رحمت خدمت قدرت وحدت وغیرہ موش ہیں
 اسیر تن پاک کس طرح سایہ موتا + خدا کو تنی شکر وحدت تباری + باقی
 سالین دیوانہ سی یہ معلوم ہوگی + مگر دو لفظ شربت اور خلعت +
 یہ اردو میں مذکور ہوئے جاتے ہیں آتش + تہ فراق سے جا رہی جا رہی
 صغیر نے راہ خدا شربت وصال دیا + اور خلعت رہا + روشن تھا
 شمع کوزے پر تو حضور کا + خلعت ہزارین مقدس کو نور کا + تلبیہ
 مگر موش و طوطی نے خلعت کو موش باندھا ہے + انی وزیر لہذا ہے +
 انفات شہی مبارک ہو + کار کاہ سپہری سپہ + تہ خلعت کی سعاد
 ملائکہ جمہور کے خلاف + کثرت تذکر کی بیان الفاظ مختلف میں لکھی

ابن الفاطمہ کی مثالیں جو عیسایوں میں بطور نمونہ لکھی جاتی ہیں

سیرت	کیا برستی ہو جیسا کہ عیسائی	سے یہی نمونہ مقرر فرما دیجئے
حالت	کہیں یا میرے بیان تو یہی بھول	حالت وہاں تباہ ہو گیا
حجت	سینہ دور کی قسطوں میں دیکھی ہو	شعل کی آدینہ میں
حکا	بیابان مایاں فساد ہو میرا	حکمتان کلستان حکایت تمہاری
حقیقت	اول تو آئے ہو کس کا کیا عینا	حقیقت ایک لفظ نہیں دیکھا
حیات	ریشم میں رہیں شوق و عشق کیا	دنیا سے خاصیت جدا برتری دہی
ہولیت	پہلے جو کہیں تیار تو ہو گیا	شخص کے حق میں بہ دو نہیں ہوئی
حضرت	اودھرم چلے ہوا دھرم بھان	یہ جیسے میری کہ حضرت تمہاری
روایت	کہیں کہیں روح یا جو کہیں	بہت مختلف ہے روایت تمہاری
ریت	سو خلق قرآن کی کہ تو بے خالق	ہوئی ختم سب پر رسالت تمہاری
زبان	نظر آئی کعبہ میں صرت تمہاری	ہوئی عین جج میں زبان تمہاری
دعوت	آئیں گے گارہیں جسم کرنا	کہ یہ چاہتا ہے شفاعت تمہاری
صورت	کہو جو ایسی ہی تھی شکل آگے	ہوئی کے چھ چھوٹ تمہاری
صحت	انہی اندر دل محبت کا سیکو	عیسائی اگر آئیں تو صحت تمہاری

اسی طرح اور الفاظ عربیہ پر بھی مثال کرلو

فائدہ اب مصادر عربیہ مذکور کا ذکر کیا جاتا ہے مستثنیات کے

اصل کے وزن پر مشتمل ہونے

سستی

	کے وزن پر علم نہ کرے	فعل
	کے وزن پر سنگ نہ کرے	فعل
	کے وزن پر حساب نہ کرے	فعال
	کے وزن پر قبول نہ کرے	فعل
	کے وزن پر دخول نہ کرے	فعل
	کے وزن پر حیران نہ کرے	فعل
	کے وزن پر حیران نہ کرے	فعل
	کے وزن پر غم نہ کرے	فعل
	کے وزن پر خفقان نہ کرے	فعل
	کے وزن پر دعویٰ نہ کرے	فعل
	کے وزن پر سوال نہ کرے	فعال
	کے وزن پر ترجمہ نہ کرے	فعل
مگر محض منزل	کے وزن پر محل نہ کرے	مفعول
مگر مستعد غلام نہ کرے	کے وزن پر مرجع نہ کرے	مفعول
مگر اصلاح نواہ	کے وزن پر انصاف نہ کرے	افعال
	کے وزن پر انصاف نہ کرے	افعال
	کے وزن پر تصرف نہ کرے	فعل
مگر توقع	کے وزن پر تسلسل نہ کرے	تفعیل

نقصان	کے وزن پر امتحان نہ کرے	مگر احتیاج احتیاط
نقصان	کے وزن پر استخراج نہ کرے	مگر استصلاح موافق
تفعا عمل	کے وزن پر تفاوت نہ کرے	مگر تواضع

مثال مستندات کی

ترشح	ترشح جب سرئی ابروس کی	مدولی کہ انہما آواز پس کی
نوع	عہد طفلی سے لگا بھی وقت	بل گیا کہ وقوع فی رطبی کی
عمل	رجائی توشتا بنین یان	مشعلین تاکہ شبگیر لہجہ بنی نام
اصلاح	شاعر بولویہ نیکندان	اصلاح رہتی ہے بھی اندیغ کی
ادامہ	باقی رہا صاحب مکر اور	دلت جنون خوب کی امداد یا
الفاظ	کیا فذک سے پاک ایک ایک	عنایت کی املاک ایک ایک
احتیاج	ساقی ہنن تو لطف کیا برسم	سجہ کو احتیاج ہی اول نام کی

باقی اکثر مثالیں اسکی فضل سرمہ میں ماعیات کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں تاکہ آسانی ہو

بیان حاصل مصدر کا

حاصل مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی جڑ سے + اور طریقہ بنا
حاصل مصدر کا یہ ہے کہ اردو مصادر کے دوہرے سے جو صیغہ واحد امر
حاضر کا بنتا ہے اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے بشرطیکہ اوستو اعلیٰ ناز
ہی حاصل مصدر بولتے ہوں جیسے لوٹنا مارنا دوڑنا چھیننا سے

نوٹ مار ڈالو جیٹ حاصل صدر بنے + موٹ
 اور جس صنیعہ جمع امر حاضر منی عمرہ ہو اوس عمرہ کو دور کرنے سے اکثر
 اوقات فائدہ حاصل صدر کا حاصل ہوتا ہے جیسے چرگو دباو
 سجاو جواو + یہ مذکر بند ہے من +
 اور کبھی صنیعہ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کو زیادہ کرنے
 سے حاصل صدر بنتا ہے جیسے چال ڈال + موٹ
 اور کبھی اوس کے آخر لفظ بہت یا ن یا ہی بڑانے سے جیسے
 سرسرامٹ گہرامٹ چن کملانی پلائی + موٹ
 اور کبھی صنیعہ امر واحد حاضر کے آخر ن یا لفظ ہٹ یا س یا ت
 ملانے سے بھی حاصل صدر بنتا ہے جیسے لگان اڈان سجاو
 بناوٹ پیاس ملاپ سیا موٹ + مگر ملاپ فقہا میں مذکور ہے +
 اور کبھی حرف تن پہلہ یا تخی اس صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ
 حاصل صدر کا ہوتا ہے جیسے ٹھاس کھٹاس کنجوسی تیزی وغیرہ
 تنبیہ مرزا رفیع سودا نے ایک قصیدہ میں قافیہ کے لئے حاصل
 بنائے من جیسے رنت کہکنت ٹرسنت ارنٹ پرنکنت
 سرکنت گدگنت گرکنت دکنت وغیرہ اور محمد جان شاہ دکنی
 نے بھی انکی تقلید کی ہے اور ایک قصیدہ میں + کہکنت اوموٹ
 یہ حاصل صدر خلاف اہل زبان ہے + کیونکہ اہل زبان چھوٹی جگہ سے

اور مثال اور کاسب میں چاہئے یا اکثر میں ایک دو کے برابر سے ہند

ہین مان سکتے +

بیان فارسی کے حاصل مصدر کا

فارسی کا حاصل مصدر ہی اردو میں بہت مستعمل ہے اور طریقہ بنانے

حاصل مصدر فارسی کا یہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دَن

یا تَن سے دَن دور کرنے کے بعد جو صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا

باقی رہتا ہے اکثر ہی حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے دیدن سے دید +

خریدن سے خرید + فروختن سے فروخت +

اور کبھی دو صیغہ ماضی مطلق کے جو معنی میں متضاد ہوں فائدہ حاصل مصدر کا

دینے میں جیسے نوشت خواند + آمد و رفت + وغیرہ

اور کبھی ماضی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا جیسے گفتگو

جستجو +

اور امر واحد حاضر کے آخر شش + ماقبل مکسور یا ة یا تی یا آئی

زیادہ کرنے سے ہی حاصل مصدر بنتا ہے جیسے خواہش + سفارش

انزلیش + خاموشی + دانائی +

بعض اوقات صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آریا گئی +

زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنتا ہے جیسے رفتار گفتار آسودگی

زبردگی +

اور کبھی حرف ت یا گ کی اسم صفت وغیرہ کے آخر ہائے سے منہی
 حاصل مصدر کے حال ہوتے ہیں جیسے گری سڑی تازگی
 اور کبھی امر کا صیغہ خود فائدہ حاصل مصدر کا دیتا ہے جیسے خواب
 شتاب + مگر خواجہ لفظ مذکر مثنیٰ میں مشترک ہی رہا مختلف فیہ دیکھو
 بہر حال حاصل مصدر ہندی ہون یا فارسی اردو میں بہت سورت
 مستعمل ہیں + اور بہت ذکر + سند اسکی مثالیں دیکھو
 تنبیہ بعض ناواقفوں کو خیال ہے کہ جس لفظ کے آخر + ت + یا
 ت + یا + ش + یا + ہ آئے سب مثنیٰ ہیں + حالانکہ یہ خلاف
 ہے + بلکہ جبکہ آخر ت یا تانیت یا تاء مصدری عربی + یا + ش +
 حاصل مصدر آئے وہ لفظ مثنیٰ ہی نہ کہ ب الفاظ درخت وغیرہ اور
 عرش فرش وغیرہ تانیت نہیں کہہ سکتے + بطریق ت اور ہ ہی ہے
حاصل مصدر ہندی اور فارسی کی مثالیں
 اگرچہ اکثر حاصل مصدر کی مثالیں فضل سوم میں اطلاق کا لکھی گئی ہیں
 مگر بیان ہی کچھ لکھی جاتی ہیں +

نوشتات

نوشت	دریا سے لطافت	نوشت
مار	غش اپنے منہ سے دال دیا مرغ من	مار
جگمگا	دریا سے لطافت	جگمگا

۱۰۲
 کتبہ من النوان صلیو کبری
 اوجہ کر و خیمین کہ ضامنہ ہو سائی
 یہ بتلی تاشے کے قابل ہوئی
 حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی
 لب معجز بیان کی گفتار
 بلبل کی زبانہ لکھو تری
 لاتا ہے خبر دم میں اور ان کی
 لطف کیا میری طرح جو آہ و تائیر کی
 کانٹے لو کر کوئی پھیلا ہے
 آخر کار حواش سر کا راجد
 کسے طفلی میں ہلا تہ میری تیری
 کتان پر اپنے دل کا کالی عجا
 ہر قدم پر نہ ناز تے کلب
 حقنے کروں گناہ کبر و ملو شراب
 سب بھیج کر پائین چوکی چٹائی
 تری دید ایوب جو حال ہوئی
 آمد و شد نفس خود کی بکا بہن
 گفتار ہوئے مانند ابرو سر بار
 گلشن میں صبا کو جستجو تری
 یہ عمر کی جلدی تیری ہر جلی
 کیوں زخمی ہوئی خوش آمدی
 اچھی نہیں کاوشین رقیبو
 کشتن کشتن کی او بیکہ اوطی
 ہر روزی عبت گردن ان سیر کی
 ہم زخمیوں کے ساتھ نہ رکھے پر گریں

حاش
 النوان
 پیاس
 دید
 آئندہ
 گفتار
 گفتار
 تیری
 خاشی
 کاوش
 کشتن
 گردن
 ہم زخمیوں کے ساتھ نہ رکھے پر گریں

مذکرات

چمر کاو مشق خرام میں عرق افشان
 ہلن انداز میں حور سے نقشہ عریکا
 غیور چٹ کر کیا سا الکا و لکے پل
 جبر کا و سور کا زمین پر گلا سیرا
 سنہ چاندی چنے میں جلن سیرا
 اور ہم کرتے تو ہم دیکے سو جسکے ظفر

ابھی سی طور پر قیاس کر لو + میلان + جواب + دھرہ ہی ہن

عربی مصادر کا حاصل شدہ

مصادر غربی کو اردو والے بجائے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہیں اس کے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہیں + اور یہ مونث ہے + میرا بیٹا +

بیان اسم شوق کا

اسم مشتق کی ثبات قسمین میں اسم فاعل اسم مفعول صفت
اسم تفضیل اسم آلہ اسم ظرف اسم حالہ

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو متلاوے + اکثر سندی میں
مصدر یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا بُرائے سے اسم فاعل
بنتا ہے + مگر مصدر کا الف نکر اور سونٹ واحد جمع منہ یا ی کھول
بد بجاتا ہے + اور سونٹ کھول واسطے والا کا الف یا حروف نے +
جیسے مَرَا مصدر + مَرَّے والا نکر + مَرَّے والی سونٹ + اور جمع
نکر کے لئے یستعذر والا کا الف یا ی کھول سے جسے مرنوالے

اور جمعہ مونٹ کیواسے مشہور والی کے بعد علامت آن
بریکر مرزا ایساں کہا جاسکا۔

اور کسی فعل یا اسم کے آخری یا آ زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنانا

ہنسک پوچھک و یک وغیرہ درست نہیں آتے تھے
 اردو زبان میں فارسی زبان کے اسم فاعل ہی بہت مستعمل ہیں
 اور اسم فاعل فارسی کی دو قسمیں ہیں اصلی اور ترکیبی + اصلی وہ ہے
 جو امر واحد کے آخر لفظ زندہ یا آیا آن بڑھ کر بناوین جیسے خوردہ
 و آنا خندان + اور ترکیبی وہ ہے جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکور
 سے صیغہ واحد امر حاضر یا گزشتہ در نامک گین بان کوئی
 لفظ بڑھ کر اسم فاعل بنا لیں جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا +

۱	امر تیزن	تلوار تیزوالا	الے اسم فاعل میں مذکر کے لئے لفظ
۲	ملع	ملع بنا فوالا	مرد ہی لگا سگئے میں گرسوٹ کپڑا
۳	بند	بکری بنڈوالا	زن کا لفظ لگانا ضرور ہوگا + جسے
۴	زرگر	سونا	زن تیزن یعنی تلوار مارنے والی عورت
۵	سند	خود	اسی طرح زن ملع ساز زن دستار بند
۶	سکار	خندکار	زن زرگر زن خود سند زن خندسکار
۷	ور	ہنرور	وغیرہ
۸	نامک	غناک	ہونٹ کے لئے دی محقق بڑے ہیں جسے غلگنیہ +
۹	گین	غلگین	ہونٹ کپڑا اسطرح بان کے آگے بن بڑا کر فیلان
۱۰	بان	میلان	در بان شہر بان ہی کہتے ہیں جہاں ہریان کے

اسم فاعل عربی

اردو میں اکثر عربی ہی اسم فاعل استعمال ہوتے ہیں نقشہ ذیل سے واضح ہوگا

مصدر	وزن	مصدر	وزن	اسم فاعل	اسم فاعل	معنی
علم	فعل	علم	فاعل	عالِم	عالِمہ	جاننے والا جاننے والی
رحمت	فعل	رحمت	فعل	رحیم	رحیمہ	مہربان رحم والی
ترجمہ	مفعول	ترجمہ	مفعول	مترجم	مترجمہ	ترجمہ کرنے والا ترجمہ کرنے والی
انصاف	مفعول	انصاف	مفعول	منصف	منصفہ	انصاف کرنے والا انصاف کرنے والی
امتحان	مفعول	امتحان	مفعول	ممتحن	ممتحنہ	امتحان لینے والا امتحان لینے والی
منہدم	مفعول	منہدم	مفعول	مندم	مندمہ	گرہنے والا گرہنے والی
استعمال	مفعول	استعمال	مفعول	استعمل	استعملہ	عمل کی خواہش کرنے والا رہ کرنے والی
مکرم	مفعول	مکرم	مفعول	مکرم	مکرمہ	اکرام کرنے والا اکرام کرنے والی
تفاوت	مفعول	تفاوت	مفعول	تفاوت	تفاوت	فرق کرنے والا
تضرع	مفعول	تضرع	مفعول	تضرع	تضرعہ	قبضہ کرنے والا قبضہ کرنے والی
مقابلہ	مفعول	مقابلہ	مفعول	مقابل	مقابلہ	سامنے والا سامنے والی
سلسلہ	مفعول	سلسلہ	مفعول	سلسلہ	سلسلہ	زنجیرہ دار

اسم فاعل تعلیلی

تعلیل	افتعال	افتعال	افتعال	مقر	مقرہ	اقرار کرنے والا اقرار کرنے والی
اتحاد	اتحاد	اتحاد	اتحاد	مقار	مقارہ	ایک
استقامت	استقامت	استقامت	استقامت	مستقیم	مستقیمہ	سیدھی

اسم مفعول

اسم مفعول وہ ہے جو مفعول کی ذات کو بتلانے یعنی جس پر فعل کیا گیا ہو + اور علامت اسم مفعول کی حرف کو ہے حرف نفی یا حرف روابط سے + اردو میں طریقہ بنانے اسم مفعول کا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر مذکر کے لئے لفظ ہوا یا گیا اور مونث کیواسطے ہوتی یا گئی زیادہ کرنے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے مارا ہوا مارا گیا مذکر کے لئے اور ماری ہوئی ماری گئی مونث کیواسطے +

فائدہ اور مفعول بہ میں اگر علامت مفعول یعنی کو مذکور ہوگی فعل ماضی اوسکا حملہ مذکر آئیگا + فاعل اوسکا مذکر ہو خواہ مونث جیسے زید نے الایچی کو کھایا + اور بیٹوں نے الایچی کو کھایا + اور اگر علامت محذوف کرینگے تو فعل تالیف مفعول بہ کا ہوتا ہے پس مفعول بہ پر نظر کرنا چاہئے + اگر مونث ہی فعل ماضی ہی مونث ہوگا اور اگر مذکر ہے تو مذکر + اور فاعل خواہ مذکر ہو خواہ مونث جیسے محمد نے لڈو کھایا + اور نصیبین نے لڈو کھایا + اور پیارے نے برنی کھائی اور پیاری نے برنی کھائی +

اردو میں فارسی زبان کا اسم مفعول ہی مستعمل ہے + اور اوسکے لئے مذکر کا طریقہ یہ ہے کہ فارسی میں ماضی مطلق کے آخر ۵ زیادہ کر دیا

اسم مفعول حاصل ہوتا ہے جیسے خوردہ کہا یا ہوا اور کشتہ مارا گیا
 دور اس میں مذکور ہونٹ دھونچا برابر میں جیسے یہ گوشت کر یا کا خوردہ
 اور یہ روئی کر میں کی خوردہ ہو + اور یہ مرد کر یا کشتہ ہو اور یہ
 عورت کر میں کشتہ ہو + اور کسی اسم جامد کے آخر صیغہ امر کا لگانا
 اسم مفعول بنتا ہے جیسے پیش کش یعنی پیش کشیدہ اور یہ مذکور +
 اور کبھی صیغہ حاصل مصدر ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہے جیسے
 پوشش یعنی ملہوس اور ہندی بن کر من یعنی کمرچی ہونی چیز
 اور یہ دونوں سوخت ہیں +
 اور اسم مفعول عربی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم مفعول سے حرفی مصدر کا مفعول کے
 وزن پر آتا ہے جیسے قتل مفعول مگر یہ مذکور کے لئے ہے اور موت کے
 واسطے لگانے جیسے مقلولہ +

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہے جس میں معنی وصفی بطور استحکام اور ثبوت کو قائم اور
 موجود ہوں جیسے پہلا بُرا بہادر شجاع چالاک بلیک ناچار
 ہمدرد بیکس برسا مان بچیا بے غیرت نا آشنا وغیرہ
 اس میں پہلا اور برابر میں موت و مذکور کا فرق ہے باقی برابر +
 اور سوای شجاع کے جس لفظ میں یا یا تختانی سو ف لگانے وہ لفظ
 سوخت ہو جائیگا بہادری چالاک بلیک وغیرہ اور شجاع میں بے جیسے سوخت

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہے جس کے موصوف کو آوردن بہ فضیلت اور بڑائی ہو +
اور اسکے تین درجے ہیں تفضیل نفسی تفضیل بعض تفضیل کل

اچھا بہت اچھا بہت ہی اچھا
اسطرح بڑا اور تھوڑا کو بھی سمجھ لو + اور مونث کے لئے الف کو
ساتھ ہی کے بدل دیں گے + اور فارسی میں جیسے

بہتر بہتر
اسطرح تہ اور کم کو بھی سمجھ لو + مذکر و مونث کے لئے یتیم تین
کیاں بولے جائیں گے +

اور عربی اسم تفضیل کی کیفیت اس نقشے سے معلوم ہوگی

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
کِبَر	اکبر	اکابر	کُبْرٰی	کبریات
عِظَم	اعظم	اعاظم	عِظْمٰی	عظیات
صِفْر	اصغر	اصاغر	صِغْرٰی	صغریات
عِلْم	اعلم	اعالم	عِلْمٰی	علیات

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جس میں سختی اوزار یا ہتھیار کے پائے جائیں جیسے
کترنی وہ اوزار ہے جس سے کترنے والا کسی چیز کو کترے +

آخر کے آخر یا تانی یا تری برائے سے کہی فائدہ اسم آہ کا حال ہوتا ہے
 جیسے بیلنی کریدنی ریتی وغیرہ + اور کہی خود مصدر اسم آہ کے معنی میں
 آتا ہے جیسے بیلنا بمعنی بیلنے + سوار بیلنا کے اون تینوں میں
 علامت تانیث ہے + اور فارسی میں اسم جاہد کے آخر امر حاضر ثانی سے کہی
 فائدہ اسم آہ کا ہوتا ہے جیسے بادکش یعنی نیکیا اور یہ مذکر ہے + اور اس طرح
 جاروب یعنی جبارہ اور یہ مؤنث ہے +
 اور اسم آہ عربی کا مضارع مضارع کے وزن پر آتا ہے
 یعنی اس کا پہلا حرف م زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے مشعل مضاعفہ
 مضرب + اردو میں مضارع کے وزن کا اسم آہ بہت مشعل ہے جیسے
 تفصیل ذیل سے واضح ہے +

نمبر	لفظ	معنی	کیا ہے
۱	مضرب	ستار بجانے کا آلہ	مختلف سنا ہے
۲	مضارع	کترنی	مؤنث
۳	مضارع	دانتون	مؤنث
۴	مضارع	جران	مؤنث
۵	مضارع	کبجی	مؤنث
۶	مضارع	صیقل کرنے کا اوزار	مذکر بسبب مخفی ہے
۷	مضارع	مردن لفظ	مؤنث

اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہے جس کے معنی جگہ یا وقت کی ہوں علامین اوکی یہ ہیں مثال

علامت	ترکیب	معنی	کیفیت
نا	جہنا + سنا	چراگاہ + سیرگاہ	یہ مصدر ظرف کی معنی مبداء کی اور ذکر ہے
آستان	دیو + استان	دیو کی جگہ	یہ مذکر بولہ جائیگا
واری	پہلو + آری	باغ	یہ مؤنث ہے
شالہ	دہرم + شالہ	سروٹ	مذکر
پن	لڑکپن	طفلی	مذکر
الہ	شوالہ	سندر	مذکر
ال	سسرال	سروٹ	مؤنث بعض مذکر ہی لواتی ہیں
یال	دوسپال	سروٹ	مذکر بعض مؤنث ہی کہتے ہیں
آشد	آستانہ	وہلیر	مذکر
حاشہ	کتب خانہ	سروٹ	مذکر
دان	فلدان	سروٹ	مذکر
گاہ	سیدہ گاہ	سروٹ	مؤنث
ستان	دستان	کتب خانہ	مذکر
زار	گلزار	باغ	مذکر
شن	گلشن	-	مذکر

علامت	ترکیب	معنی	کیفیت
سال	گسال	جان گشتاؤ	موت
انداز	پا انداز	پاؤں کھینکی جگہ	نذر

اور عربی کا اسم ظرف مفعول اور مفعولہ کے وزن پر آتا ہے یعنی سید +
 جیسے مکتب مدرسہ نذر محکمہ نذر مجلس موت
 قیامہ اسم ظرف میں اگر علامت نذر کی ہو تو نذر کی بولا جائیگا اگر
 جوڑ کا لفظ موت ہو جیسے دان خانہ کی کہ مریسی دان پر سجانہ دیکھو مریسی
 اور سہری موت ہو + اس طرح موت کی علامت میں ہی جیسے گاہ ہے
 کہ سجدہ گاہ میں سجدہ نذر سہی مگر یہ اسم موت ہے +

اس طرح اسم فاعل میں ہی جیسے گورکن مہرکن میں گور مہر نذر
 مگر کن کے سایہ لگا کر نذر نوا جا رہا +

اطلاع

اسم ظرف کی چند علامتوں میں کچھ گفتگو ہے اور وہ یہ ہے کہ ستان کی علامت
 جس نظم میں لگائی گئی اس اسم ظرف نذر ہوگا جیسے حبستان گلستان بوستان
 وغیرہ + مگر شبستان کا لفظ موت سنا گیا ہے اور گلزار الیم میں بھی ہے
 یہ دلدارہ کہ دیکھی اک شبستان + شعلہ ہوا انجمن میں رمضان + ریحہ
 دیکھا اک شبستان ہی کہہ سکتے ہیں مگر سماعت ہی ہی کاتب کی غلطی کا گمان ہے +
 اس طرح گاہ کی علامت اطلاع موت ہو جیسے درگاہ سجدہ گاہ اور اس طرح
 نذر کی علامت سب تذکر جیسے گلزار زعفران زار مگر ذوق دہلوی نے

عرصہ گاہ نوید کر + اور میر تقی میر نے خازنار کو سوٹ بانڈا ہر شل
اسکی بیان الفاظ مختلف فیہ میں یلگی ویکہ لو +
خایدہ اس طرح بعض علامتیں اسم کے پہلے لگائی جاتی ہیں اور بعض
اور وہ اسماء فاعل وغیرہ کی کیفیت دکھاتے ہیں حسب تفصیل ذیل +
اسم کے پہلے کی علامت

علامت	لفظ	ترکیب	توضیح
شہ	شیر	شہیر	اگر اسم مذکر پر شہ کی علامت ہوگی تو وہ سب سماء ذکر ہو جائیگا جیسے شہیر شہوت شہباز وغیرہ اس کا لانی اور زنگی پانی جاتی ہے + اور اسم سوٹ پر آنے سے سوٹ کہا جائیگا جیسے شہنا + کہ نہ سوٹ ہے
اہل	اہل	اہل	اہل کی علامت جس اسم مذکر یا سوٹ میں ہوگی وہ ذکر ہو کدلا گیا جیسے اہل شہر اہل مجلس اہل محاش + اس جماعت صاف
ذی	وقار	ذوق	یہی حال اسکا بھی ہے جیسے ذی عزت ذی شان +
صاحب	صاحب	صاحب	ایضاً جیسے صاحب جاہ وغیرہ
میر	میر	میر	ایضاً جیسے میر مجلس وغیرہ +
اسم کے بعد کی علامت			
گیر	گل	گلگیر	اسماء مذکر و سوٹ دونوں کے ساتھ ذکر ہو گیا جیسے آشگیر اور یہ
بابت	مرتب	مرتب	ایضاً جیسے بابر پاشا + بعد یہ فاعل کی علامت ہے +

علاقہ	اسم	ترکیب
پن	ابک	اسما و مذکر مونث اس علامت ہو مذکر ہی ابو لعل کے جیسے
		بیا حقہ پن اکثر پن + او اس وضع اور روش کی جگہ
گر	زر	زر اگر ایضاً جیسے آئینہ وغیرہ + اور یہ علامت فاعل ہے
س	شہا	ایضاً جیسے شہاس کناس کو اس تو میں اور یہ علامت کیفیت
ہند	شرا	ایضاً جیسے شرا ہند کٹر ہند یہ علامت بوی ہے مونث +
یا	جامک	ایضاً جیسے انک یا ہونٹ کی علامت گرفت کی +
کن	کوہ	ایضاً جیسے مہر کن گوہ کن علامت فاعل ہے
ہند	کر	ایضاً جیسے ازار ہند وغیرہ مذکر علامت فاعل +
بان	باغبان	ایضاً جیسے سایہ بان وغیرہ مذکر علامت صہبت +

اسکا بیان احتیاط کیا گیا تاکہ مبنی واقف رہے

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور صفت فاعل و مفعول کو بیان کرے
 ہندی میں اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے + پس جیسا اسم
 ہو گا ویسا ماضی شرطی میں الف یا یا می معروف کا استعمال ہو گا جیسے
 حسین بخش ہوا جاتا تھا مذکر + اور حسین باندی ہستی ماضی جاتی ہی

اسم تصغیر

اسم تصغیر اس کے آخر آکر واز زیادہ کرنے سے گھورتا ہے

اکثر یا مونث اور بچہ سے بچہ + مرد سے مرد و ابجا نام ہے پچان
اسکی یہی ہے کہ جس اسم میں آخر میں ہوگا وہ مونث کا نام ہے + اور
جسکے آخر میں وا ہوگا وہ مذکر کا نام + اور زاری کے اسم تصغیر میں
کے لئے کت + اور بچان کے واسطے جہ زیادہ کرنے سے اسم
تصغیر مذکر ہوتا ہے جیسے مردک طفلک باغچہ صندوقہ + باغیچہ
اسکی فصل اول میں ہو چکی ہے +

مضاف و مضاف الیہ میں جب چاہتے ہیں کہ دو لفظ کو ایک لفظ
کر کے کسی چیز کو یا دین سے موسوم علامت اضافت کی اور سمیر
دور کر کے مضاف کو مضاف الیہ پر مقدم کرتے ہیں اور علامت
تذکرہ و ثانیہ ہی مضاف سے لیا مضاف الیہ کو دیتے ہیں جیسے
منہ کا بڑا قدم کا ہونڈا وغیرہ کو بڑھنا + بڑھنا قدم + تنہا
وغیرہ ذکر اور الف کو ی سے بدل کر مونث

اسم سالم و غیر سالم کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں سالم اور غیر سالم باعتبار تبدیل اور غیر تبدیل کے
اسم سالم تبدیل نہیں ہوتے باوجود یا آ اور علامت مذکر
یا علامت اسمی مونث عربی ہو + یعنی بسبب آنے حروف معنی
ان آ اور ہ کی تبدیلی سبب یا محمول کے نہیں ہوتی + اور یہی
اسم اصلی ہے مضاف و فصل اول میں بھراحت ہوا ہے

ملکہ نے کہا کہ خدا کے فضل سے سب خیریت ہو + یا زید بلکہ کا آدمی
 ہے + تم ہماری دعا کے سبب اچھی ہو جاؤ + اب دیکھو کہ خدا میں
 آ اور ملکہ میں ء اور بلا + دعا میں آ ہے باوجود حرف موخر
 کے کہ تے + کے کا کے آئیکے یا ی بھول سے تبدیلی ہوئی
 پس اسطر حکے الف اور ء مونث مذکر دونوں میں ہیں + جیسے
 یہ مذکرات کا الف اصلی

سما	آشنا	آقا	انحنا	ایفا
بہا	شریا	دریا	زنا	صحرا
ظفر	طوبے	عصا	غوغا	مدعا
سما	بینا	ہما	وعنبرہ	

ان الفاظ کے الف یا ی بھول سے کہی نہ بد لینگے + اور مثالیں
 اسکی فصل سوم میں دیکھ لو + مذنیہ طوبی اگرچہ تی ہے
 مگر نر سے میں الف آتا ہے اسلئے اسکو الف اصلی کے شامل کیا
 اور مصلی اور بلوی + بوریہ + سودا وغیرہ جسد الفاظ کا
 الف باوجود اصلی ہونے کے کثرت استعمال سے گزری جاتا ہے
 مثل الف تذکر کے جیسے حصے پر بیجے میں + مصلون میں کوٹ
 لگا دو + بڑے بلوے میں بڑے + ہم بلوون میں شریک بہن
 ہونے + ان سودون کا کچھ علاج ہے + سودی میں فرق ہے +

آتش سودی میں شریہ بیان نہیں سود و زبان کا + مطلق چوٹی
 پیش ہوا زبان و گران کا + صبا سے کیا نیند آئے پورے پر مجبہ
 فقیر کے + سو یا گئے ہو اور پاری ملک پر + اور ماجرا کا بھی ہی
 حال ہے + رہے کہتے تھے المہیت عجب ماجرے ہو + گہر لٹ گیا
 حسین سے بے آسے ہوئی + اور یہ کیفیت موتیا کی ہے سحر
 درد زبان میں دیا سوتے کی کلیان سن + لب سن برگ گل شر
 غنچہ گل تنگ بن + یہ موتیات کا الف اصل ہے

آسیا	آہ و بکا	اچود سیا	ادا	استدعا
استغنا	اکتفا	انجا	انتہا	ایذا
میر سیا	بقا	بلا	بنا	ہوا
تسا	جا	جرا	جنا	جفا
چریا	چون و چرا	چایا	شا	چا
خطا	دعا	دعا	دنیا	دوا
دُسیا	ردا	رضا	رعایا	ریا
سُترا	سُترا	سُرا	سنگیا	شفا
شہنا	صبا	صدا	صفا	صہبا
ضیا	غذا	فضا	قبا	قرنا
قضا	رقضا	قلبا	کبریا	کر با

کسبیا عوز۱۱	کیسیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱
کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱
کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱	کسبیا عوز۱۱

اسطرح اور بھی مل سکتے ہیں + اب انکی مثالیں فصل سوم میں شامل سمجھائی
ہیں + اور چھب سوئٹ ہیں +

یہ نہیں جن الفاظ میں یاے اصلی ہے مذکر میں بخلاف یاے مؤنث کے
کہ غیر اصلی ہے اور الف مذکر سے بدل سکتی ہے اور اسطرح الف تذکر
یاے ثابت ہے +

الفاظ اصلی یاے کے بطور توصیف

افعی سنان۱۱	بجفی اور۱۱	بانی	جی
مہی	گہی	مشتی تار۱۱	معنی
سوتی	وادی جکل۱۱	مانی	

انکی مثالیں بھی فصل سوم میں دیکھو +
اسم علم سنان۱۱ وہ ہے جسکے آخر آ یاہ ہو اور اسکے معنی
واحد میں لکیت آئے یا اسقدر رہے حروف معنوی یا درو الیٰ یعنی عکس
فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تہذیب یا حرف نزا
یا خود اسم حرف کے + آ یاہ ساتھ یاے محمول کے بدل جائے
عام اس سے کہ وہ اسم جاہد ہو یا اسم مشتق مصدر ہو یا صفت +

اور اس طرح حرف تک بھی ہے یعنی حدود انہما کے لئے + جیسے

پروے تک	گہوئے تک	لکھوئے تک	لکھنے والے	اچھے تک	پڑھنے تک
---------	----------	-----------	------------	---------	----------

اگرچہ صاحب قواعد اردو نے اسکو نہیں لکھا +

قائدہ جب ایک مرکب میں کئی اسم قابل تبدیل جمع ہوں تب ایک حرف معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہو جاسکتی + مگر شرط یہ ہے کہ ادن لب ہوں نہ حرف معنوی کا اثر ہو جیسے اپنے چوٹے رڑکے کو ملا دو + بیان تینوں اسموں پر علامت مفعول کا اثر کرتا ہے بخلاف اسکے کہ میرا چھوٹا بھائی اپنے لکھنے پڑھنے میں بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب میں پانچ لفظ قابل تبدیل مجتمع ہیں لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف پہلے تینوں اسموں پر ہے اور دو اسم اول یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت میں اور تین تبدیلی ہوتی + **قائدہ** اسموں کی تبدیلی کے لئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور خواہ وہ حروف ظاہر میں مذکور ہوں + جیسا سابق کی مثالوں سے معلوم یا عبارت میں مذکور ہوں اور ان کے معنی ہی لئے جائیں + جیسے رڑکے کتاب آگے رکھو + اسمین علامت ظرفیت اور مفعولیت اور حرف نزا پوشیدہ ہیں اور ان کے معنی لینا بہت ضرور ہے یعنی ای رڑکے آگے رکھو یا آگے میں کتاب کو رکھو + بخلاف اسکے کہ میرا گھڑا لاؤ بیان علامت مفعول کا ہونا اور اس کے معنی لینا بہت ضرور نہیں + اس طرح حرف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسموں میں تبدیلی ہو جاتی ہے

جیسے پیشاور سے تاکھتے تار برقی لگایا گیا + **تب** یہ قول صاحب قواعد اردو کا صحیح معنی کیونکہ عربی کے حروف معنوی میں **عَنْ** الیٰ حَتّٰی ہیں اور فارسی کے آذر در تا وغیرہ فصحا اردو کے کلام میں کہیں نہیں پایا جاتا کہ جس لفظ یا اسم مذکر میں ایسے حرف لگا دیا ہو اور اس کا الف آخر یا **ی** سے مچول سے بدل جائے + کیونکہ فصحا قاعدہ رکھا ہے کہ ترکیب عربی یا فارسی الفاظ ہندی کے ساتھ جائز نہیں + وہ ترکیب اضافت کی ہو یا عطف وغیرہ کی + مگر فارسی اور عربی کے الفاظ آپس میں بطور عربی اور فارسی ترکیب دئی جاتے ہیں تو وہ میں اسماء یا الفاظ عربی و فارسی کا الف آخر یا **ی** سے مچول سے تبدیل نہیں ہوتا + اور جو ایسا کر لگا دہ کمال باہر سمجھا جائیگا + پس صاحب قواعد اردو کا تاکھتے میں بایں مچول لگانا خلاف فصحا اردو کے دہلی و لکھنؤ ہے + اس طرح عربی و فارسی کے اور حروف معنوی کو بھی سمجھ لو + مگر یہ حروف معنوی ہندی قاعدہ ہے کہ جس اسم میں الف اصلی ہو خواہ وہ عربی ہو یا فارسی یا ہندی جسکی قدرت فضل اول کے صفحہ ۳۴ میں لکھی گئی ہے + اسکے سوا + استثنیات مونت و مذکر کے الف کو چھوڑ کر سب زبانوں کے اسماء کا الف یا **ی** بسبب آنے حروف معنوی ہندی کے یا **ی** سے مچول سے بدلے + جیسے بویا پردہ گھوڑا کی مثالیں اوپر لکھی گئی ہیں + اور یہ تبدیلی ضرور ہے + گو محضون کے نزدیک اگر عربی و فارسی کے الفاظ

تو رکھنے میں نہیں بدلتے بلکہ تلفظ میں صرف یا ہی مچھول سے بدل جائے
 میں مثلاً اس عمدہ میں خرابی ہے لفظ عمدہ کوہ سے لکھتے ہیں اور
 یا ہی مچھول سے پڑتے ہیں + مگر نصحا کے نزدیک تقریر و تحریر دونوں میں
 کیساں تبدیل ہوگی اور اس عمدے میں کیا جایگا +
 اور یہ قاعدہ تبدیل کا حرف و ظروف میں ہی جاری + حصا قواعد اردو حصہ ۴
 لکھتے ہیں کہ جس حرف کے آخر الف ہوگا اگر اس کے بعد حرف معنوی آئے
 تو اس کا الف بھی اسے مچھول سے بدل جایگا جیسے اس کے پاؤں میں کہ
 اصل میں اس کا پاؤں تھا باعث میں کے الف حرف کا کا سے مچھول
 سے بدل گیا +

اور حرف اضافت اور حرف تشبیہ اور صفات ملدی ہیں ہی حرف
 معنوی کے سبب تبدیل ہو جاتی ہے جیسے زید کا گورا + زید کے گورے کو
 اور مجھسا غریب لڑکا + اور مجھے غریب لڑکے کو + اور دسوان لڑکا +
 اور سوین لڑکے کو + ان تینوں لفظوں میں حرف معنوی کے سبب
 الف ساتھ باسے مچھول سے بدل گیا +

قاعدہ نوٹ کی جا سکے

فصل اول میں جس قدر جاندار کے لئے لکھے گئے ہیں + وہی بیجان کے
 واسطی بھی ہیں + اور جمع کا حال بھی یہی ہے تصریح اس کی فصل اول میں
 ہو چکی ہے + مگر لکھنا فضول ہے مگر جمع کے کچھ قواعد اور بیان ہوتے ہیں

اور یہی جائداد اور بچان کے لئے لیکیاں ہیں +

قاعدہ حروف اضافت اور تشبیہ حالت تذکر و تانیث و وحدت و جمعیت میں

انہی مضاف اور تشبیہ کے موافق ہوتے ہیں جیسے مومن کا قلدان +

برہم کی کتاب + مومن کی گھوڑی + برہم کی کتابیں + شہر میں زید مسافر

عاقل کوئی شخص نہیں + اور بنوسی بیوقوف کوئی عورت نہیں +

قاعدہ اوں اسما صفات کی تذکر و تانیث و وحدت و جمعیت موافق

موصوف کی ہوتی ہے جتنے آخر آیہ ہو اور وہ حروف معنوی کے آئے

تبدیل بھی ہوتے ہوں + جیسے اچھا لڑکا + اچھی لڑکی + اچھی لڑکیاں

بیچارہ مرد + بیچاری عورت + بیچارے مرد + بیچاری عورتیں +

قاعدہ اکثر اسماء عدد یا اسما ظروف کے آخر و ن علامت جمع

زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینوں سالی آئے

زیر پائے چھپسوں روپے لیکیا + انہی حصر سمجھا جاتا ہے + اور مومن

گزار گئے + سیکڑوں بانساروں مر گئے + یہ دونوں مثالیں کثرت پر

دلالت کرتی ہیں **تثنیہ** بعض نادان برس کو ہونٹ

سبھک اسکی جمع برہمن کرتے ہیں + حالانکہ مذکر ہے اور جمع اسکی برہمن ہوگی

تثنیہ انبیکہ ایک ایک سے کرتے ہیں مذکر ہر چند ترک عشق کو برہمن گذر گئے

یہ اسم کی جمع کی علامت اردو میں پانچ میں + واو مجہول جیسے مرد + خور +

واو مجہول بڑن + مرد + عورتوں + یاو مجہول لڑکے + یاو مجہول اقل مذکرین + ان پر پانچ

نقشه جمع اسماء مذکر و مؤنث جنس آخر حرف و معنوی

نام اسم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر غیر متکلم	مرد	مردان	اسم مؤنث غیر متکلم	زنان	زنان	زنان
اسم مذکر متکلم	من	ما	اسم مؤنث متکلم	تو	تو	تو
اسم مذکر غیر متکلم	او	او	اسم مؤنث غیر متکلم	او	او	او

نقشه جمع اسماء مذکر و مؤنث جنس آخر حرف و معنوی

نام اسم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر غیر متکلم	مرد	مردان	اسم مؤنث غیر متکلم	زنان	زنان	زنان
اسم مذکر متکلم	من	ما	اسم مؤنث متکلم	تو	تو	تو
اسم مذکر غیر متکلم	او	او	اسم مؤنث غیر متکلم	او	او	او

جمع فارسی مستعمل اردو

اردو میں فارسی کی جمع ہی مستعمل ہے اور اس کا یہ قاعدہ کہ جاندار اسم کی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے مردان پیران بندگان وغیرہ بچان کو آ کے ساتھ جمع کرتے ہیں جیسے لہا بارہ وغیرہ اور کہیں اس کے برعکس ہی جمع کرتے ہیں جیسے سخاں مرہا

جمع عربی مستعمل اردو

اس زبان میں جمع عربی ہی مستعمل ہے اس واسطے نقشہ اوزان جمع اساء عربی لکھا گیا ہے

اوزان جمع عربی

واحد	جمع	وزن جمع	معنی فرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی فرد
شریف	اشرف	افعال	اچھا آدمی	ذکر	ذکور	فِعُول	مرد
لطف	الطاف	ایضاً	مہربانی	طرف	طُرُوف	ایضاً	برتن
حلف	احلاف	"	کینہ	کریم	کرام	فِعَال	بزرگ
باب	البواب	"	دروازہ	حاکم	حکام	فِعَال	فیصلہ کر دینا
یوم	ایام	"	دن	خادم	خدام	"	نور
شے	اشیاء	"	چیز	سلطان	سلطین	فِعَالِین	پادشاہ
عدد	اعداد	"	دشمن	شیطان	شیطین	"	شیطان
اعضو اسم	اعضاء اسماء	"	جڑ	کوکب	کواکب	فِعَالِین	ستارہ
اکبر	اکابر	افاعل	بڑا	قرطاس	قرطیس	فِعَالِین	کاغذ
احسن	احسان	"	اچھا	فَئِیل	فَئِیل	"	فَئِیل

واحد	جمع	وزن جمع	معنی نمود	واحد	جمع	وزن جمع	معنی نمود
مفضل	افاضل	افاعل	بزرگ	مضلت	مضائل	فعال	عادت
رکن	ارکان	افاعل	کھم	صنیر	صنایر	=	دل
حدیث	احادیث	=	بات	طالب	طلبا	فعلہ	دینے والا
اقلم	اقالیم	=	ملک	مدرس	مدارس	مفاعل	پڑھنے کی جگہ
بنی	انبیاء	افعالہ	پیغمبر	مجلس	مجالس	=	بیٹھنے کی جگہ
حبیب	احبار	=	دوست	مسجد	مساجد	=	نماز کی جگہ
طبیب	اطباء	=	حکیم	مضنون	مضنین	مفاعل	مطلب
قریب	اقرباء	=	عزیز	مقدار	مقادیر	=	اندازہ
زمان	آزمینہ	افعلہ	زمانہ	مفتح	مفتاح	=	کھنچی
مکان	امکنہ	=	مکان	تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
رسول	رسل	فعل	پیغمبر	تقصیر	تقصایر	=	تقصیر
طریق	طرق	=	راہ	تاریخ	تواریخ	=	دن
رسالہ	رسائل	فعال	جہوئی کتا				

قاعدہ اکثر اسے عربی کے آخری اور تہ اور ات زیادہ کر کے جمع

بنالیتے ہیں جسے حاضرین ناظرین + کاغذات + معاہلات
 اور تاجری جمع جملہ آتی ہو + بعض اوقات اردو والے ان اوزان کو کچھ
 ہی ملا کر جمع بنادی کر لیتے ہیں جسے انبیاؤں سے حکاموں سے

پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں تقسیمہ فصل اول میں لکھا گیا ہے کہ اگر دو
جمع الجمع کا دستور نہیں اور صاحب قواعد اردو کا لکنا بطور غلام کے ہے
فضحائے جائز نہیں رکھا + مگر بعض الفاظ ہندی یا اردو میں بصیغہ جمع بولے
جاتے ہیں + واحد نہیں اور انکی جمع الجملہ کی جاتی ہے جیسے لوگ + پائس
بنی نزدیک + سنی + لوگ + کو + لوگوں + اور سنی + کر سنیوں + بولتے
ہیں + مگر پائس کی جمع پائسون نہیں سنی گئی + اور سنی کا لفظ بطور مصدر ذکر
نہیں ہے البتہ جو اس میں آشنا کے سامنے میں شعر پڑتا ہوں پسیدہ
اکثر معنی بگایہ آتا ہے +

بیان مغل کی تائید و قندیر وحد و حبیب

کلمہ اسم کے خواص میں سے ہے واحد اور جمع ہونا یعنی فعل اور حرف جمع ہتھیں ہو سکتے ہیں اور یہ جو فعل یا حرف میں عینہ کی وضع میں تبدیلی ہوتی کہ واحد کیواسطے کہی اور بولتے ہیں اور جمع کیواسطے کہی اور بولتے ہیں تو اس سے فعل یا حرف میں کثرت نہیں ہوجاتی مثلاً مارتے ہیں اگرچہ لفظوں میں جمع ہے مگر مارتے ہوئے اسکا اثر ہے اور میں کثرت نہیں ہوتی بلکہ مارتے ہیں کثرت مارتے والوں کی دکھاتا ہے جو کہ اسم میں جمع ہوتا ہے۔

تذکرہ و تانیث بھی نہیں ہوتی وہ بھی خواص اسم سے ہے اور حرف جمع اور کلمات نفی کا آنا فعل چھوٹ پر یا منصوب ہونا یا معترض ہونا یا سب سے پہلے اور آخر میں مذکور ہونا یا مفعول ہونا یا موصوف ہونا یا محض ہونا یا معترض ہونا یا سب سے پہلے اور آخر میں

قائدہ جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت نہیں ہوتی وہ تذکرہ ہوتا ہے اور وحدت و جمعیت میں فاعل کے موافق بوجہ جاتے ہیں لازمی ہوں یا خودی خواہ اور ان کے مفعولوں کے ساتھ علامت مفعول ہو یا نہ ہو + جیسے مومن آیا

بتو آئی + مومن کتاب ہے + مومن خط لکھتا تھا + مومن خط لکھتی تھی
 لڑکے آئے لڑکیاں آئیں + لڑکے کتابیں پڑھتے ہیں لڑکیاں کتابیں پڑھتی ہیں

قائدہ جن فعلوں کے فاعل کے ساتھ علامت فاعل تو ہو مگر مفعول نہ مطلق ہو تو اس فعل کو کئی تذکرہ و ثابت وحدت و جمعیت مفعول کے موافق ہوتی ہے

جیسے مومن نے یا نبوئے سبق پڑھا + مومن نے یا نبوئے کتاب پڑھی +
 اس طرح کتابیں پڑھیں +

قائدہ جن فعلوں کے فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں مذکور ہوں وہ فعل پر حال ہیں واحد نہ کر بولے جاتے ہیں خواہ فاعل اور مفعول مذکور ہوں یا نہ ہو
 واحد ہوں یا جمع جیسے مومن نے کتاب کو پڑھا + نبوئے کتاب کو پڑھا + لڑکوں نے اپنی کتاب کو پڑھا + لڑکیوں نے اپنی کتاب کو پڑھا +

مفسر جمع موش میں کہہ دین (ہے درمیان سی اور ت کے الف زیادہ کرتے ہیں جیسے آسمان جہان بیان بیہیان کہنیاں یہ زہلی کے محاورے میں ہے لکھنؤ میں کہیں نہیں + مگر جاننا ہے بیگات کی زبان میں باندھا ہے

دکن شرامن اسکی سند نہیں ہو سکتی +

بیگمات کی زبان میں ہمن اور دست عورت کو + گویان + نون کے
ساتھ بولتے ہیں اسکو + گویا + بغیر الف بولتے ہیں اور یہ غلط ہے حالانکہ
فائدہ آتی ہیں + کو بعض اوقات + آتین میں + زن کے ساتھ لکھتے ہیں
بولتے ہیں + یہ غلط ہے ایسے حالت میں آتی + بغیر زن کی مستقل ہے اسلئے
دیگی ہیں + بولی ہیں + سمجھی ہیں + آئی ہیں + گئی ہیں + رہی ہیں + وغیرہ

بیان حرف کی تائید و تذکرہ و جمعیت کے

فعل کے بیان میں لکھا گیا ہے کہ تائید و تذکرہ و جمعیت ہیں مگر
جمعیت اسرار + لیکن کچھ فائدے ذیل میں نقشہ مرتب کر کے لکھ جاتے ہیں

نمبر	کیفیت استعمال
۱	اسکی فارسی آئے + ہذا کی اسکی آئے + اسکو تائید و تذکرہ میں کہہ دیتا
۲	اسکی فارسی آئے + اور یہ علامت ہے + اسکو بھی کہہ دیتا
۳	اسکی فارسی آئے + یہ حرف ہندی کے معنی دیتا + ایضاً
۴	اسکی فارسی آئے + یہ علامت فعل ہو + یہ حرف اس کے معنی دیتا
۵	اسکی فارسی آئے + یہ اتفاق اور ہم راہی کے معنی دیتا ہے + اور یہ حرف ذکر و موصوفہ کی تائید و تذکرہ میں استعمال ہوتا ہے
۶	یہ علامت اضافہ کی ہے + ہمیشہ مضاف الیکر الیہ آئے + یہ علامت

اس کے معنی دیتا ہے

کیفیت استعمال	نمبر
یہ حرف تکرار اضافت کی ہے ہمیشہ جمع مضاف مذکر کی حالت میں مضاف الیہ کے بعد آتا ہے جیسے زید کے گھوڑے + مضاف الیہ مذکر سو یا سوٹ +	۸
یہ حرفی علا اضافت کی ہمیشہ مذکر کے ساتھ ہوتا ہے ثبوت کے لئے مضاف کے بعد آتا ہے جیسے زید کی گھوڑی + اور حالت جمع مضاف بھی ہو سکتی ہے جیسے زید کی گھوڑیاں +	۹
یہ علامت اسم فاعل کی ہے + اور مضاف کے لئے والی + جیسے مضاف	۱۰
یہ حرف نداء ذکر کے لئے ہے + اور مضاف کو واسطی اور سی سا مضاف	۱۱
یہ بھی حرف نداء ہے مذکر و مؤنث کے لئے برابر لولا جائیگا	۱۲
یہ حرف تشبیہ مذکر کے لئے ہے + اور مؤنث کو واسطی سی یا سی مضاف	۱۳
یہ حرف تشبیہ مذکر کا ہے جیسے مردانہ ہے + اور مؤنث کے لئے	۱۴
یہ حرف مضافی ہے جیسے مضاف	۱۵

بیان حروف پنجی کی تائید و ذکر

مخفی نرسے کہ بنا اس رسا کی استاد و نکی سند پر ہے ہر حذیب کچھ معلوم ہے
مگر انہی جانب سے کچھ دخل نہ کیا گیا + البسی صورت بن حیدر سند بن مجبوری
لکھی جائیگی + میرا ساہ اللہ خان نے درباری لطافت میں حروف پنجی کو لکھا ہے

ب پ چ خ ز ن ط ظ ف ہ ی
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور باقی حروف یعنی آ ت ث ج
 ح د ذ س ش ص ض ع غ ق ک گ ل م
 ن و + سب مذکرین مگر محکو جز کرات کی سندین ملین وہ یہ ہیں +

۲	خوشنویسوں کے کہنا دیکھو یہی دیکھو	لکھا ہے کہ ترقی رکھنا الف کی مانند ظفر
ش	کس طرح تو امرا کی بیعت و شکست	شیں ہے مفتوح ہی مکتور ہی کا اسیر
ص	دکھایا جب کلام میں جنتیم ویر بیضا	کسی پریش ہو نا کسی صداد ہوتا شک
ل	بندگی لازم ہے بری میں جانی	قدحم گشتہ سنن یام جو نا کید کا اسیر
میر	معانی قل ہوا تہ احد میں عیان	برای قاضیہ رکھا ہے یہی ہم احمد کا نسخ
میر	میں ازل سے بندہ درگاہ احمد کا	حلقہ میری کان میں ہم محمد کا اسیر
ن	کیا ہی لیا ہے حرمت مناسک طرح	لوز تیری ناف کا ہم کمرے لگا دیر

مگر جبریت کہ کلب حسین خان نادر نے تلخیص محلے میں حرف ہم کو نوشتات میں
 داخل کیا ہے خدا جانے کہاں سند پائی + اور حرف واد مرزا دیر صبا
 مرثیہ میں مذکر بندہ ہے اگرچہ نبوت اوس کا اوس قاعدی سے ہیں جو عینی التزام کیا ہے
 حب طرح واد عطف کا ما بین خبر

فائدہ بین تو ضامین واحد کئے + اور ہم تم جمع کیا ہے
 اور آپ جمع کے لئے بصیغہ تعظیم + پس یہ بین قسمین عین + ادلی ازراہ مورد
 باخبریت + دفع ازراہ برابری و تمہیدی سوم ازراہ نزدیکی و عظمت مستعمل ہیں

اور افعال میں اس طرح فرق ہے اول میں کرنے وغیرہ صیغہ امر یا اور افعال
 دوم میں کرتے کرتے وغیرہ یا افعال مبراہری + سوم میں کیجئے
 لیجئے وغیرہ یا افعال تعلیمی کی ضمیر بولنی چاہئیں + چورگ ان تینوں کو
 باہم ملا دیجئے میں یعنی ایک ہی شخص کو کہیں تم سے مخاطب کرنے میں کہیں
 سے اور علیٰ ہذا الیاس کہیں نہیں سے تکلم کرنے میں کہیں اوسے تقریر میں
 بول او نہتے میں یہاں سب ہئین اساتذہ نے ایسا بہت کید ہے مگر عادۂ ہئین
 چاہتا ہے کہ ہجائے میں پایا ہے اسیر آپ کی سکن + عشرت گندہ جاہلی
 تماری + دیکھو آپ اور تماری کا مقابلہ فانیہم +

عذر سوائے

ہجائے نظر افتخار ہے مگر تہذیب اور اگر کے اتنا طول ہو گیا + اور میری
 بہت سی باتیں باقی ہیں + انشاء اللہ قسطی بقدر گنجائش وقت متفرقا
 یا خاتمہ میں لکھی جائیگی + مگر ناظرین میری محنت کی داد دیں + اور محبت
 لحاظ کریں + اور رفیع اوٹمانین کو دعای خیر سے یا فرمائیں و باقہ التوفی

اطلاع

اب وہ بیان لکھا جاتا جس میں ہمیشہ سے جہد ہے یعنی الفاظ مختلف ہیں اور
 مشترک + سب کی زبان سنا جاتا ہو گا کہ فلاں لفظ مختلف یا مشترک ہے یا وہی
 مذکر + اور لکھنویں مونث ہے + یا مشترک ہے + یا باعکس مگر سند و بیروانی کم
 ملنے + ملنے نہیں + اور یہی نہیں کہہ سکتے کہ ایسے الفاظ کتنے ہیں + میں نہیں

کہ اصیل اہل زبان اور فصاحت نے ہی یہ ہو گا کہ ایسا ہے + مگر بیٹے تمام کلام مشہور
 اہل دلی + لکھنؤ کو جہاں کہاتے الفاظ وہ اسناد نکالے کہ اگر حضور عظام سبحانہ
 تو ہو سکتا ہے اگرچہ حصہ حقیقی محال ہے + خیر حصہ غیر حقیقی بھی + مثلاً یہ دوا
 اور بکھل آئین + مگر خیال کیا گیا تو تائید و تکرار کے لحاظ سے دلی و لکھنؤ
 اور سیاتی و حال میں ہی فرق ہے + ورنہ دونوں مقاموں میں اور الفاظ کا
 ایک ہی طرح استعمال ہے + اختلاف کی جان ہی ہے ورنہ مثلاً دلی و لکھنؤ
 اب یہ اختلاف کئی قسم سے بیان کیا جاتا ہے کہ صورتیں اسکی کئی ہیں

بیان اول سابق و حال کے اختلاف میں

وہ الفاظ جو سابق میں مذکور تھے حال میں نہیں

التماس

مذکر	صیغہ تک تم سے کہو دہنتی تھی	کیا پتہ ہے التماس کیا میر
مثنیٰ	اور اس طرح رسم آبرو کی	اور التماس گفتگو کی
جمع	آئی چند اشخاص الدن او یا	بعد نسبت کے کی التماس

مار

مذکر	احوال خوش او نہو کا ہم بزم میں	افسوس کہ سننے وان نہ بار پائا میر
مثنیٰ	روز و شب غرض یہ کہ میں	بارتھ تک غیرت شمس فرطی نہیں

سیر

مذکر	نیکو در مش جب سفر آیا	جبکہ سیرات سری پر آیا میر
------	-----------------------	---------------------------

میراث	میخا قیقین پایا ہے اسیر آئے نسل	عشرت گذر جا بیگی سہا سہا اسیر
میراث	بر سینگے اشک یون ہی جو اکبر وصل	بارہ مہینے شہر میں بہ سات بیگی
میراث	کیا سبب کہ تشریف نہ لانا کما ہوا	راستے بند تو شہر کے سات تھی رند

تکلیف

میراث	دل سوا میں اون کی سیر اکل اور	سینے دل اوٹھو کہ لو کل اور
میراث	خط موٹو اوٹھو کہ یون بڑا اور	تکلیف نکو بنانا ہے اگر کاغذی رنگ

لوح

میراث	اہل فنا کو دوزخ کا ہو کب شعور	سرسشق زندگان مروج مزا تھا
میراث	مرے میں ایک طفل و بستان کی ہون	ہو لوح مشق لوح سہا مزار کی
میراث	خط نہ مصحف تو دیار و گہائی کو تر	بے تکلف لوح قرآن لوح بی ہوشی
میراث	حسن گندم کو نکلی الفت کو اثر برد	لوح تربت تھی جو سنگ کی دہلی

گلگشت

میراث	یاد بیل اور گل یہ تو عبرت اند کو	گلگشت سرری میں اس گلستان کا
میراث	کیا کہوں جو گلگشت چرخ کی	بیل جان نفس زن میں گرفتاری صبا
میراث	چلتے شب جو تو مزار شہدا پر	گلگشت کرن افسانہ کی تھیں رند

وہ الفاظ جنکو اگلی شعر مونت بولتی تھی اب نہ کہیں

میراث	از و حام	میراث
میراث	دریا سے لطافت	میراث

نذر وہ گونہ جو زمین اور کوہ کیجئے آنا | نظارہ بازوئے ایک از دو حاتم آتش

اطلس

نیش

نیش

نذر عیب ایرانی جبار کیا تو کئے | اطلس مفت آسمان صبر قیامت آتش

النفات

نیش نیر مرده اوس کلی کی تو دانت کیا | آہ سخن دلیر عیب النفات کی

نذر حسب باریک شرنے وہاں جا کر کہو رکھ کا حکم دیا اور عیای کی زانہ نفات کی

ایما

نیش بعد ازین ایما ابرو کی کہان | سخن ہی میں سواوہ مدح خوا

نذر گوشت انگیزی نے بیچ بند حسب کو نقشہ ایران کی دستری کا حکم دیا اور ہر ایک فسر ج سرکاری کو باب ایک قلمو دینے کا ایما کیا ہے

پیکر

نیش پیکر انبی خدا نے رکھی ہے | آتش ایک ایک صلیبی کے

نذر قیدین دیوار زندان میں پیکر اور | بخت گل کھیل چاہے پیکر اور برق

جھول

نیش دریا سے لطافت کے کہ جھول رہا | جب فرس پر اوکھن جھول رہا

نذر جھولنے میں دیکھی دشمن جھول گیا | جب فرس پر اوکھن جھول رہا

وَم

مرثیہ	دریا سے لطافت	مرثیہ
نذر	بسطح لہجہ اربتہ زلف و کاد و کاد	نذر
	دم نکلیجا کسی روز نہ گشت کپڑا	

وَاک

مرثیہ	رخ کے آئینے سے کیا بان کی سرخ	مرثیہ
نذر	اور ایسا پانکی تحریر اور کئی دھڑک	نذر
	واک کندن کی شے نظر آتی ہے	
	لیکن کا رنگ چکا درم تھوڑا کنگ آتے	

قَدَعْن

مرثیہ	دریا سے لطافت	مرثیہ
نذر	حاکم نے کیا ہند عقدا پیر لیر کا	نذر
	ایک ایک قدغن کیا کی خبر کا	
	قدغن	

قَلَمِ اش

مرثیہ	دریا سے لطافت	مرثیہ
نذر	گردن پر دہار کیکے بولے	نذر
	نوسے نہ قلم اش میرا	
	ظفر	

مَحْمَل

مرثیہ	دریا سے لطافت	مرثیہ
نذر	تم جو آئے طالع خوابید جاوید	نذر
	سوی ہم تم گتھو کا مغل دو باور	
	محل	

مَسَط

مرثیہ	دریا سے لطافت	مرثیہ
نذر		نذر

نذر	لکھنے لگے جو دیدہ گرا یا جاں	مروجہ سطح آب کا سطح بنانا	اسیر
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	ننگ بوہن گل گھڑوڑا گھڑوڑا	نیل تن لیل صندل کا بڑوڑا	برق
نذر	بٹی اوکیل کی تپی اگر کی تپتی	ریزہ ریزہ نیل صندل کا بڑوڑا	نخ
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	نست تو دیتی میں تر لے لکھ	ناموس بوہن جاسکی آجیاں	اسیر
نذر	ناموس بجاشام کے باز آجیاں	حضرت شبیر کا بدنار میں آجیاں	اسیر
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	نذر زوال حسن سے سوزا زلکو کو یا	بڑا خط آب کا تو نیش شکشا	صبا
نیش	نیش	نیش	نیش
نیش	نیش جاری ہوا خن گیسو تو قضا	نیش کے پت مال اگر نیش گئی سودا	سودا
نذر	نیش بیلین کیا گل ہی دیا سن عقیقہ	خاری بہر گل نیشتر فضا کا نخ	نخ
نذر	نیش رسی حرات خوش خوش خوش	پانی لہو سے نیشتر فضا کا برق	برق
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	نیش نیشا محرم عاشقان میں جاسکا	ساتھ اوس نیش کا کار کا	کار کا

وہ الفاظ جو اس کے شعر میں مشترک ہیں

خراش

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

مطل

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حاملین مذکور ہیں

ابوہ

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

نیش	نیش	نیش
نیش	نیش	نیش

خواب

نیش	نیش	نیش
نیش	نیش	نیش

نیش	نیش	نیش
نیش	نیش	نیش

نیش	نیش	نیش
نیش	نیش	نیش

نہ کر	میں اپنے زعم میں جو جھوٹا ہوتا ہے	میری حیا میں ایسا کیا خوار ہوتا ہے
ترک	جو اٹک سے بندھ کر گئی سطر اور	کوئی کیا جواب دہشت نامی تو غیبی

حشر

نہ کر	خلق کیجا ہوئی کنارے پر	حشر بر پا ہوئی کنارے پر
نہ کر	بے نیہاے نہیں کیا ہو گیا	اویسکے چلے حشر بنا ہو گیا
نہ کر	عشق قیامت تو فدا آؤ	دیکھنا حشر وہاں کہ میں برپا ہے

قید نامہ

نہ کر	دریاے لطافت	نہ کر
نہ کر	جیسے کہ کھیر قید نامہ ہے	نہ کر

قتل عام

نہ کر	کوئی عاشق نظر نہیں آتا	نہ کر
نہ کر	گو نامانگے پاس پر قیامت برپا ہے	نہ کر
نہ کر	نوبی والوں نے قتل عام کیا ہے	نہ کر
نہ کر	طرح کیا ہے کہ قیامت قتل عام ہے	نہ کر

مزار

نہ کر	سنا جاتا ہے شہر عشق کے گرد	نہ کر
نہ کر	اس آدھے جو یار اپنا	نہ کر
نہ کر	میں جو کہ ہم جو کہ ہم کو کوئی	نہ کر
نہ کر	خون ہوتا تازہ تری کو کوئی	نہ کر
نہ کر	مزار میں ہی مزار میں گئی	نہ کر
نہ کر	نقش پاکیزہ مزار اپنا	نہ کر
نہ کر	کہ جسی جنازہ اونہنا کہیں	نہ کر
نہ کر	نبتا دل رفا ایک مزار او بیلا	نہ کر

میرزا دار سببہ تفسیدہ ہو گیا	میرزا	میرزا کے بعد ہی زندگی سوز داغ عم	میرزا
دوس کوچو میں بیٹھا اگر ذرا بڑا	دوس	بہتار دھنم پر دل اوں کی جانا	دوس

زار

دین اکثر بہارین ہو گئی ہیں	دین	جاناب خاں دارین ہو گئی ہیں	دین
گلشن جسے سمجھتی تھی ہم خار دار تھا	گلشن	حسن کے خط کا آدھ خط سے جدا گیا	گلشن
رہی ہمیشہ یہ گلزار بجز ان اپنا	رہی	عجیب سے مصلحتیں گلزاروں سے	رہی

قلم

میرزا قلم نے قتل اپنی اہلی قیامت میں لکھی	میرزا	میرزا قلم نے مجھے بوجھ صفت دل کی	میرزا
منہ لکھی بدلا موت بھر کسے دی	منہ	کتنے لکے سوزانہ بیٹھا یہ طیش	منہ

میرزا کے لئے قتل عام کی مثالیں کافی ہیں +

وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حال میں مشترک ہیں

بلا

میرزا کیا بے سیر و لکھو میر کیا بلا ہوا	میرزا	میرزا کیا نہیں ترپے سے لکھتے تھے	میرزا
آواز تیرا سننے کے بلا جی سے ہو گئی	آواز	آفت کہا نکلی کب کی کنارہ ہی گئی	آفت
خاکین مل گئی وہ رعنائی	خاکین	وہ لگتی ہوئی سر بلا آئی	وہ
آج کل سر پہ طبع کے بلا آتی ہے	آج کل	دھونڈ بھانپو وہ بری لڑائی لگتی	دھونڈ
وہاں جان بھنی عاشق کر سلا آئی	وہاں	کمر بستہ نری کھا کھل سلا آئی	کمر
وہی آخر سنگ جان پر دھون کر لکھی	وہی	جو دھون پہ آئی تھی بلا دھون	جو دھون

مرث گئی ہو نہ سہیج بچنے کی آفت گئی | کس صیانت کی بلا شب فرق آئی صا

جان

مذکر قصار اور قابل اور بر آن نکلا
سیریکڑوں بیکو نکا جان گیا
مرث بات شکو کی ہے گماہ نہ کی
کوئی ہنسی والی ہی جان بیز
چور اپنے گرفتار کو صیاد سمجھ کر
کہ لینے کو جسکے مرا جان نکلا
سیر یہ تیرا نہ استخان گیا
بلکہ دی جان اور آہ نہ کی
کسی گرنہ امروز فردا گئی
جانی نہ رجاں رانی میں کیسی مرث

جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز جان بیز

مرث رت لگ گئی ہر زعمین نا کر رہی
صلحت نہی دہی کہ کہ جس لوگ
ہو تو شیام جان بدن نکلی گئی
شرف سنا یہ دیوار یہ سے
سمجھ کے اور ہی کہ چر چلا میں ناہم
انکہ اوس پر خفا سے لڑتی ہے
اجان ہر جان نکلی ہر جان
دل جو تباہ کا تبا جان جو ہی مار تھی آٹن
سرری ملای شب بھر مل گئی
اجدین جان ہمارٹ گئی
کہا جو تو نے سہی جان بکا آئی
جان کشتی قصا سے لڑتی ہے

مذکر بر سنگ بن راہی تیر طور کا
مذکر ملائی خاکید کس طرح کا عالم نا
سوئی بنی جو کر وں طور کا
نکل کے شہ سے ملک سر گزارو نکلا

نیش	کی سیرینے سنہ کسیر مکار کی	اس تختے نے تو ابھی قیامت نہ آئی
۔	وہی کو پانچے جانیں چکین ہر آم	سیرین ہر دیکھیں وہی خوش رہا کی
۔	کہ تھاراسی ساغر حبشید	ای تو سیرے خدائی کی رشک
۔	کیا فوض تو کہ سکو ملے ایک سا جو	آؤ نہ ہم ہی ہر کین کوہ خود کا غالب
۔	سوسن آؤ تین ہی دکھلا میں	سیر تھانے میں خدائی کی سوزنا

گھسان

نیش	مار گئیے اتنے کہ ہو لا سوزد	گھسان برا غصے کے میدان کی
۔	وہ ان ہی برا گھسان ہوا	برای بری ہر نو کا بیرا کی مارا گیا بچان
نیش	سریدان خوب گھسان ہوتی فوج	جکے پریشان ہوتی

فرد

نیش	مگر صدمہ کچھ نقشہ تری مہابی کا	آئینہ فرد بنا و فر حیرانی کا
۔	نیش جب ملاقات دریاں آئی	دستخطی فرد بنے دکھلائی
۔	مختر من موزن جو نسیم گرم	اور تری ہر گی فرد حساب کی

وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھی اور حاملین مختلف ہیں

سیر

نیش	آئی کسوں کا نام آج صبح	کہ سیرین اولی ہوتی میں کوہ کا
۔	برساو نہا یہ شور کہ سیر فدا	وہ کیا بڑی کہ کوہ کو نہ قضا
۔	غل فوج میں تہا سیر فدا مریح	یہ فرد ہر آئی تو قضا درج برائی

مذکر	نہ دل رہا بجای نہ ہر خواہش میں	ایسا جو دل میں ایسا بیگ
مؤنث	ہنی جو آری کر جسم وہ مجھ جیسا	سیل جو ہو کبریاں وہم غم خفا نامخ

بیان دوسرا اختلاف دہلی و لکھنؤ میں

وہ الفاظ جو دہلی میں مذکور ہیں لکھنؤ میں نہ

تفاوت

مذکر	کچھ میں سنیاں میری سرفرازی	کلشن میں اور نقص تفاوت سن
مؤنث	فرق کیا بانہ اگر اکاون دست عشق	اگر محبت میں تفاوت اک سر موہی

مذکر	شعلہ سان ہی اویسی ہو جیو بیٹیاں	جس نے سہل ترقی اویس شوخو جیل ظفر
مؤنث	یوں گردن معشوق میں سہل نہیں تھی	ایسی تو چلاؤ میں بھی چل نہیں تھی

مذکر	نہ زرب سایہ وقفہ وہ پیر کا	نہ حد انتہا غم سفر کا
مؤنث	اوٹوٹے دینے میں اویسی پہلو مت	حدی ہو دو سچا بخشش اویسی
مؤنث	ایک وعدہ ہو تو پیر رن کوئی کہنے کی	گنتی شکوہ کی نہیں حد نہیں بقا

مشہور

مذکر	ہو کو توبہ من پیغام کس کے آئے	خط بہ خط روز میں نام کس کے آئے
مؤنث	پوس اور اگر کچھ نہ لاتی ہو	کاس کو سننے کو نہ لاتی ہو

<p>پیری و حد عیب چہین گفتہ اند ۴ شش ہر ہس کی عمر حافظہ سکونستان مستولی کل آیکو لطلب ترجمہ بوستان خیال مترجمہ صغیر بلکری خط لکھا لفاذہ کرتے وقت لکٹ لپٹنی بول گیا آج جو بکس کھولا لکٹ بکس میں مائی ذلیل و خوار و خجل و شرسار آج لفاذہ جدیدین لطفوت کر کے پھینکا ہوں خدا کرے کتاب دہان پہلے روانہ ہو اور یہ لفاذہ دہان بعد پیچھے ۱۶ مارچ ۱۸۶۵ء بخانک غائب ۱۲</p>	<p>نذر گھر سے چلے تو راہ میں ہلکو کٹ ملا لٹ پٹ کی گھر میں آئے تو گھر کا کٹ ملا</p>
<p>خلعت</p> <p>النفات شہی مبارک ہو میں تجو خلعت نئی مبارک ہو کہ اب بنویدی ہنرمیں ہمارا ایک ایک غنک روزاک غر رشید کو ملتا خلعت نور کا بہاری خلعت کنی خضت کا لانا ہوتا خلعت ملازمین مقدس کو درکار ہوتا</p>	<p>میراث ای وزیر بلند پایہ کار گاہ سپہ کی ہر روز نذر ملا ہی چلے یہ جسم کو خلعت آفا کے دانغ دل بخش میں ملا یا جا بگا ایا دیا ہر کفن جرج دوزخ کسرا روشن نہا شمع طور سے رنو حضور کا</p>
<p>کلاک</p> <p>کیا عاشق کو تھنہ مشق جفا باز و استلیم ہر گیا کلاک ہر شہرستان میرا</p>	<p>نوشا کی عطا نو خط کو کلاک ادا نذر زور طبیعت مرا کلاک فکر صید ہے آہو مضنون اسفا</p>

شہ	شہ بازی سے چرخ گردان کی	سربار ہو گوی میدان کی
مندر	سردارانہ شہباز بنو بجا بیات	یہ وہ گو ہے جو کہ قہر لگائو گویا

شہ	شاخ سنبل کون پرت مال سبکی	دیکھ کر زلفوں کو کسی مال سبکی
مندر	ہر گھڑی و سینہ کبلی ہر گھڑی فوار	یو جہن گھڑیاں سے کون لے لے
	دوسرے کی شب ہو چکی اور شہباز بجا	ہنشین گھڑیاں ہوا پائی گھڑیاں

وہ الفاظ جو دھلی میں مشترک ہیں اور لکھنؤ میں مل کر

	سال	سال
--	-----	-----

واضح ہو کہ دہلی میں سال کا لفظ اکثر مونث پایا گیا ہے اگرچہ ردیف روئے تائید کے ثبوت کا کوئی شیعہ نہیں مگر علامت مونث کہتی ہو شعر کے اندر افعال میں مکرر پائی گئی اسلئے اسکی سند لی گئی + مذکورہ کلمات سخن مولفہ شہزادہ صاحبہ میں تاریخ کی طرف

شہ	عزیز خستہ جان سال اتمام	کبھی دلفے کہ گفتار شیریں
مندر	ہر جگہ ختم قناعت نے کبھی	سال او کی سخن کامل عشق

نظمی ہے کہ خواجہ وزیر کے دیر انکی تاریخوں سے سطر علی سال لکھنؤ کی دی جاتی ہے

نذر	بلبل ملک قلعے پر لکھا طبع کمال	طوفان گدستہ طرہ رسائی حیرت
مندر	جو ہری طبع محسن لکھا سال طبع	طبع سنگین آج آباد لعل سخن
	حکام شہزاد لکھا سال طبع	ملک مستحور وزیر آمار

<p>نیش چاہئے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو</p>	<p>یاد رکھئے جا کے پہر آب گہر قلعہ ہنر</p>
<p>نہنہ قوس قزح سے بھی تشبیہ دی آ نذر زخم کمان بکا خزا دل کو طعنا وقت تا ظلم و مہر و شہر انہار ابرو کیا</p>	<p>ابرو چہ منہ سے جو وہ برہکان شہی ابر و قاتل جو تہو رو تیج عیان ہو گئے خال سے ابرو پر خیم جائز تار کو گہا</p>
<p>نیش نذر</p>	<p>اعتراف کی پہل سبھی اعتراف کیا لاؤ تو کچھ جواب نہ دے سکتا</p>
<p>نذر نیش</p>	<p>اف کی مانند نہ سمجھئے نہ کلام از با جو اک رفیق ملا وہ بھی ہنر بان حال آگے کہ نہ چہر اس سوزش جگہ کا</p>
<p>نیش نیش</p>	<p>بیل کلون دیکھئے تجھ کو بگڑ گیا گل بیل بہار میں دیکھا باغین جاکر ہم جو سو اور باغ مین چن مین کیا کیا کر ہا دین</p>

نیش	اکیدم من بلبلین رتی تڑب کر گشتن	بارہ کا دور اتنا کیا صیاد دور ادا کا
نیش	باغبان دشمن جان گہا تین رو صیاد	بلبل اسن باغبان گہا تین رو صیاد
نیش	اگر تھکوں نہ چھینے چھینے نہ کر رہا	جہنم حکم فرقت میں بہت جاو رہا
نیش	جسے جہد کی اڑ سے بہت دی	جسے جہد کی اڑ سے بہت دی
نیش	جس جگہ بہتر تھا اڑ سے ہوا رہا	جس جگہ بہتر تھا اڑ سے ہوا رہا
نیش	کہ دو چہ نہ زلف پر شکن کی	بہتر ہے یہ دوا دی فتن کی
نیش	پہلے دو نو نکو نصیحت کی بند کیا بہر سلسلہ آدور قطع کیا بھا کا چھ بند	پہلے دو نو نکو نصیحت کی بند کیا بہر سلسلہ آدور قطع کیا بھا کا چھ بند
نیش	غرض بند مامون نے ہر چنگ کی	ابہنی پر نہ تاثیر کچہ بند کی
نیش	جگر پر لگ گشتن چار گشتن بہت ہی	جگر پر لگ گشتن چار گشتن بہت ہی
نیش	ایک ل نیکو دی قاتل تھکوا	جگہ بیکان سر سیدو میں دل تھکوا
نیش	ایسی لذت غلش مامون کی	رگیا سینہ میں کا کوئی بیکان
نیش	نشانیں دہر مندو سے کہہ	نشانیں دہر مندو سے کہہ
نیش	مرا اثر ناول اسنے عذر اکر	توہ تریا سر میانی مہی

جنت

مذکر	اور طبعیوں کے لئے جنت بنا	گرچہ ہو دین عبد زکی کہ بہا	فصح
میش	قربان ہوا شدہ تو امید آئی	کو نظر آیا او سے جنت نظر آئی	دبیر
۔	نیک رنج و راحت کیسی	دوزخ کیسا جنت کیسی	صبا

حمد

مذکر	شاہ عالم کو اس سخن سے کیا	جہد مرزا علی حسن نے کیا	روح فانی
میش	جس نے جہد کی اد سے بہت دی		حدیث

جراحت

مذکر	جو جو غلام کہے ہیں سو او سنا ہیں	داغ جگر پہ ظلم چاہی چراگیا	میر
۔	ما یوں سے کرکڑ کی جراحت پیسے سے	چہرہ سفید خاکین گدے سے	میر
میش	نادک ٹرگا کنی وہ دلیر کھائی	چشم سوز کنویں جو اجیر کرکڑی	رند

حال

مذکر	کے کتب تیری افسانے کے	سید انیس تیرا جسر بہا حال کے	میر
میش	ہر قدم پر یہ ناز تیرے کتب	کہا کئے تیری حال اور آئی	نارنج
۔	غزہ غضب کا بلا حال کردی	شخی ہو کر تیرا حال کیا	انت

شکر

مذکر	حمد اور سن ازق توانا کا	شکر اور خالق برابا کا	نارنج
۔	فہم رخصت حدیث دانا کا	حمد شکر ان حق تعالیٰ کا	۔

نیش	گہن آیا جین خوشدل و خوشحال	کی بہت حمد نیرد متعال	ناخ
نذر	جہان میں آشنا بچہ لغت کون ہو	کہ ہو بچہ الجو اہرس بچہ بچہ کا	اہر
نیش	گوئی بلند بر من زہرہ پیش و پس	قدرت خدا کی شعلہ تو تہا اور خستی	دیر
نذر	ہولتی انجین منہں اکدم ہو سوار	یاد گیری دن رکتی جو خلیش میرا	اش
نیش	زبان شکریں فاشگستہ بالی	کہ جسے دل سنا طش ڈنی کا	سوا
نیش	کم ہنریں پیش تر کا خلیش خار دی	جادہ صحران منہں بارہ تو اور دی	برق
نیش	نہے اقصیت تر قبضہ اوہ غم کی	خدا کی برہمتی ٹہی خارالم کی	نہرنگا
نیش	وہ بادشہں ہوں شہنشاہ	خجین تہی ہوں زیر جام ہونہ	قبل
نذر	ساعہ چشم ہو گیا پر خون	جبکہ خالی خم شراب ہوا	ناخ
نیش	کل چراغ جام چہ چشم منکوں کا	خم بہ طرا پاک فائز خالی ہو گیا	اہر
نیش	شرف میخانہ عالم سبکدوش زند شرب	غلا طون ہو اہر عالم خم فدا طون	برق
نذر	کوئی کہتا ہے آئی وہ دیوار	کہہ رہا ہے کوئی دکان گرا	برق
نیش	کوئی کہتا ہے جک گیا دالان	کوئی کہتا ہے سانہ گرا	
نیش	میسے پے کو دی من ہو شہر	انہے رقم سے ہرجان گرا	

نثر کیا اثر وصف لیبرین کا وقت تم	یہ دو بات اپنی فائدہ مند کان بکلی اس
بازار دہرین تری منزل کہاں تھی	یوسف حسین ہو کوئی الہی کہاں تھی

رجوع

نثر ایسا طیب کون ہی اگل کہ بار بار	بجئے رجوع نرسن سارے کیا
نثر دل اوس ضم سے دم ترع پھر گیا	رجوع اور سے کی جب مرض کو طول عمارت

رجب

نثر جب ۲۸ رجب و ان روزانہ ہوا فلقہ پور کا کاوون ناظم کیا کیا ہوا	عظیم
نثر ۹۰ رجب جہاز پر سوار ہوئی الی ہوا اوکو عہدہ جہین جو میں ہونے لگا	نثر

رسم

نثر دطر آوارو نیہ یہ فرق ہی کیوں کا	کیا رانے میں ہی رسم سہانی کا
نثر یہ مسئلہ اب باخا اور انی با	رسم کی موقوف اونے یہ دینام کی
نثر رواج عشق کے آئین میں کشتہ دین	یہ رسم وفا جارجی آگئی تھی ہوشی تھی

زنار

نثر کافر و موہون مکی محو عشق بن وزیر	زنار محکو چاہئے موج شراب کا وزیر
نثر اللہ ری تیری آیت کافر صفات	زنار صفا آئینہ کمال ہو گیا
نثر دین کیے گیا کفر کے بھی کام سے عاشق	نسب کے سایہ او تو زنار بھی ہو ظفر
نثر یہی حسن بہتر نگو گلین زنجیر	کفر کا ہے نیا اور زنار تھی

نذر	نذر کرتا ہوں کیسی نگر میں محجور کا	سب سے پہلے تو میں ہوا نہ انگور کا
نوش	فضل گل میں اس قدر ہی سیکھو نکادو	سب سے زائد نے بنائی دانہ انگور کی

نذر	شام کا رنگ جو سی کی اور امین	اوسے سی جو لکائی تو شفق پہ لکھا
نوش	سرخ بانی ہو اعلیٰ سب بیا پر	ہو شفق دیار پہ نینشام کی

نوش	چشم نائی میں اوسکی آنکھ جھپک گئی	چوری ثابت ہوئی شک گئی
نذر	بے یار بھی باغیہ صحر اکا گمان ہے	شک غنچہ سوس پہ آہو کی زبان کا

نذر	ای بھر غزل کہی جو تمنے	یہ طرز کلام میر کا ہے
نوش	پہر مار شرم کے زجلہ کا زرار	تواریکے طرز اگر تیری چال کی

نوش	کہ دنیا کو دہی بکیر طلاق	رہ جھین او سین ہمیشہ فراق
نذر	اللہ وارث ہیں حیدر کا کیا	دنیا کو طلاق اپنے بزرگوں دیا

نذر	سو جاوہ کہ لیجے من کی طر	دشمن کا تنہا سنا کیا غور کا غور
نوش	والدی پب بکھین تپ و ر	غور کرنی تو کر کہو جگر افکار و نگا رند

غلاف

نیش	تھمیں میں بڑک کرانہ اچھا دیکھو	غلاف شبنم گل لپیٹہ ہو گلشن کی	نیش
نکر	قاتلہ بدین کی طرح لباس بدن ہی ہے	تلوار کا غلاف بھی تلوار ہو گیا	نکر

فغان

نکر	پتھلیں وہی بل کا فغان کہو نہا	پر توڑ سے وہی حال کنان کہو نہا	نیش
نیش	عیاں سہرا پنا جھکا کرہ کی فغان	حضرت کی رنگی ہو علی اکبر نہا	نکر

قامت

نکر	نسل محکموں پر تو اضع کیا	قامت خم گشتہ شیر لالی ہو گیا	صبا
نیش	بلادوں کا مقصد حلقہ بنا کر	قیامت سے شوق ہو قاتل بنا کر	نکر

کاکل

نکر	اکھی امان رسو گھٹان اپنے بندو	بلانازل ہوئی شاہ کاکل اور جو	نکر
نیش	کمرہ چھپے یہ کاکل سا آئی	و بال جان ہوئی عاشق کو سلائی	نکر

کبک

نیش	پیشہم کبک در حال ہو کر جہنم بگڑتی شاہ مسرور اور بدو	کبک نہ اڑتا	نکر
نکر	یاد رفتہ ہو اور شک قمر کی جھلکا	کبک بروقت مر پیش نظر نہا	نکر

کرنند

نیش	کسی شخص نے جاڑے کی گزندہ اوند پر نہ پسند کی	کرنند	نکر
نکر	یہ نیری افعی گدیر میں زیر قاتل	بڑا خوش ہے یہ گزندہ ہوا	نکر

لفظ

نیش	نیشہ چار کر نور یا جہتیں تہ تک پہنچی	شکر جواب تم بدلے لفظ ہی ہو گیا	شاخ
نذر	ہو طلب ہے اس قدر زلف کہ آتا ہی جاتا	انجائی لفظ لب پر با استفعال کا	نانہ

معرفت

نذر	معرفت میں اوسکی ذات پاک کے	اور نے ہیں نہیں جو اس کے	انش
نیش	سوفت ہو کو اپنے علم سے دی	تغوت ہو کو اپنے حلم سے دی	نانہ

مزرع

نیش	آبیاری حمت نورانی ایک برس	مزرع امید اپنی خشک بومالی ہو رند	رند
نذر	ہو گیا جسے خفا جس دن وہ ہفتاں	مزرع امید وقف پامالی ہو رند	رند

مد

نیش	ہر عضو فرد کہ گیا تمام حال	ہر رگ بدن میں مد مار کی برق	برق
نذر	خط ہوا روشن جو لکھا ابرو چاہا لکھا	دائرہ مہتاب تنگ کھلکھان دیکھا	دیکھا

مژدہ

نذر	رخ کو چہرہ اندوڑہ دیکھیں گیا	گل توڑنے میں خار دامن گیا	گیا
نیش	عضہ میں سر قتل کی نذر ہو گئی	ابر و ہوا کھان ترہ نیر ہو گئی	ہو

مراج

نذر	کسی ایک سیالی ہو نوحش یہی	عزیز و گرنش سراپا عیش کا	عیش
نیش	کیا عیش الہی پہ جگہ آج علی	کا ندی یہ نہنی کے سخن سراپا	سراپا

اس لفظ کو کہیں
جانب میں
نیکر باندھو
کلمہ والو جو پیش
ہے میں وہ
عدا مرئی تقدیر
اس طرح اور افکار
کی ہی ہند
سچو دین
نہیں کی گئی

نقل

نذر	حالت قبل نحو ہی اس کے روپ سے	از بچہ ہی نقل عیشانی کی تحریک
نوٹ	لکھیم کر کے جد و کہ لکھی	اصل کی نقل سنو خود لکھی

نسنو و نما

نذر	اندہ باروت میں مرسم اسید	تازہ برق اسپر گری تلوہ نما جو تازہ
نوٹ	جستہ نامی گئی تلوہ نما پیرتی	رت برتتی و کئی دینن مو پیرتی

نقاب

نذر	نثر احضور بار نہ ماہ جہادہ	دن ہو گیا نقاب جو نہ ارشاد
نوٹ	نذیکہ غیر بہن اور ہم نہیں دیکھیں	ساری آنکھ کا پردہ اور نقاب اپنی

نیشکر

نذر	حلاوت میں ایک ذرہ موجود اگالی	گرہ میں نقد کو باندھ ہی نیشکر
نوٹ	تساری انکھوں نے صف پایا ہو	بہن تو عیب بڑہ جا چکی نیشکر

نہیر

نذر	بالفعل اس کا تہہ نہیر ثابت ہوا نقاب اور ذریعہ کا بدیرت ہوا	نہیر
نوٹ	جب کثرت سے تہہ نہیر میں طبیعت اس سے سیر ہوئی	نہیر
<p>واضح ہو کہ الفاظ مفصلہ ذیل میں ہیں جنہد ق اور انکی مثالیں بھی نکالی گئی ہیں مگر یہاں صغیر ترتیب یافتہ باقی میں یہ مثالیں موجود ہیں وہ تو نہ جتا بلکہ جتا اس لئے نہرت سے وہ الفاظ اظہر کا لکھ دی جاتی ہیں دھو ہذا</p>		

افشان + اصل + اوداع + تہڑ + ہباب + بال + پوش + تانی + جاگنسا
 حق + حق + فائز + تردد + تھراب + بقیت + تہڑ + وعظ + ہول + اہل حق سے منسوب
 بکسہ بعض مرتبہ پر بعض لفظ اضافت کے سبب کہی مذکور ہلے جہت میں کہی مرث

کف

کف یا کیا چک کر نکالنا صورت ملنے سے ۱۲ | سامنے خورشید کے اوستے کف یا کر یا آتش
 کف | حضور زرافانی روی یار | دوز | کف گل کف دست سایل ہوئی | سرف

مشت

مشت یا اوٹنا جیتر کے من فرادہ نکال کر | ناز | رکھی زمین امانت مشت غبار یا سحر
 مشت یا انہاں سید ترقی کی جیتی جی سحر | ارن | یہ مشت خاک ہی سہر منتظر بگر ہوئی | مانج
 اسطرح روح موت اور روح القدس مذکور اور سبیل موت سبیل
 مذکر + اور حب موت حبیب مذکر + اسکی شالین ہی اسطرح غایب ہو گئی +
 بیان چوٹھا اون الفاظ میں جو واحد میں ہیں اور جمع میں مذکور ہیں
 وہ الفاظ جو واحد مذکور ہیں جمع میں

طوطی	سحر کی بانیں غنچہ سارہیں گل کو	مذکر	طوطی روی مخطط صابیل ہو گیا	بج
طوطیاں	طوطیاں جو تکلم کبک پامال خرام	ارن	آفت خوری عرقاں رخ بلبل سے	مانج
لفظ	ہے طلب اسقدر نفوت کہ بیا گیا	مذکر	آنجی لفظ لب پر باب استفعال کا	نایج
لفظین	اصل کی رانہ نامہ شوق گبر	ارن	م لفظین میں غنچہ سے کھانہ کی	رنگ

وہ الفاظ جو واحد میں ہیں اور جمع میں مذکر

آل بی آب نہی جو آل سہلاب کی	از	نہی آنکہ دُبدبائی ہوئی ہر حساب کی
آل بنی جلدائی وہ کہ آل بنی درہ روہا	۱۲	لٹا ہے گرام ام قمل سوین
ہو کا بی ادھی گدارا سنن	از	دیل ظا آج باطل ہوئی برق
یہ دلائل کئے جو طے بیٹا	۱۲	یہ شواہد جو کہد ہی اس آن ناع
نوع بشر فخر ملک ہو گئی	از	اسکی شنا تا لفلک ہو گئی لاکم
انواع کئے انواع سعفت بخشتے	۱۲	گما سون کو دا عطا یانے ناع
نوبی گل شا دا ب ہو گئی ہی سنج	از	کیون تری نیگری من ہو وضع کی رنگ
وضع نری آنکہ کو کیا دیکھا کو کیا دیکھا	۱۲	تمام اوضاع لطف حشت آہو کچھ
ای پر ہون قسم تری	از	نکت گل ہی جو جسم تری
حقد کام ہوں گما ہوں کے	۱۲	جتنے افسام ہوں گما ہوں کے
صلح کہ ہمیشہ ہی صلح انکی	از	مورفاہ اور ہو صلح انکی
جو مصالح ہوانے بائی من	۱۲	فاندی جو تجھے سنائے من

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے الفاظ موش واحد کی جمع عربی مذکر بول جائیں گے + اور
تقلید کو اختیار ہی کہ جسکی تقلید کرتے ہوں اس کے قول کی پیروی کریں + اور
بندہ تو سب کو اوستاد سمجھتا ہے + نفع زہر گوشہ یافتہ + زہر خونی خوشہ
یافتہ + سب کی تقلید کرنا ہے + چنانچہ میرا ایک شعر ہے یہ آستین خرد ناسان
قتل کا ہے + جتنے شکن ٹری من خیر میں آستین کے + ایک دوزخ شکن نے فظ من
شک کیا + شان موجود ہی دیدی گئی + الحمد للہ دوسری افضل بھی تمام ہوئی

فصل سوم

بیان الفاظ مذکرات و منونات سماعی میں موشہ خذ انھا اذ قیاسی نظرا گاہی طری

لفظ	تمثیل	نام ثناء
آب	گیا جو آؤنگو کو چھین رہا ہے	ناسخ
آمار	مثل شہر ایک تو کھلا اوپر نیم جزا + او کی سبب روز بروز بیراگی روز بروز گئے مسی کے آثار گرتے گئے	شدید
آداب	مندیں سب علوم ہو جاتے	ناسخ
آدم	عشق اویں تو رہی کمال	ناسخ
آرام	جو کرا کو مانی آرام وہ آرام	ظفر
آزار	بر دم کی تاک جہاں سے بیمار	قدیر
آستان	بزرگ پنجو شہنشاہ	ناسخ
آسمان	دریادلی جو صمد علی شہر	برکات
آسن	کری یہ لہجہ ایا شوخی جہنم	آسیب
آشنا	کرواق قن سے دل نہ کھلا	رنگ
آشوب	موشم آنکھ میں تو بہا جی	بیر
آشیان	وکیلک اوس دروگ کشن	دار
آغاز	آدم کی سال جو آغاز	دبیر

الف	تہذیب	نام
آفاق	آفاق ایمان جو میرا زندہ	آفاق
آفتاب	مردم کہ جس وقت ہمارا ہو گیا	آفتاب
آفا	گھر میرا ہی تخت و آفتاب کا	آفا
آسم	تشرین کی صفت لکھن	آسم
آجکل	دو پہلا آجکل جو منہ پر لیا	آجکل
آلہ	ہوں کیا سوز دل کا حال روشن	آلہ
آہن	کے تانے مال کا پھول بکودار	آہن
آہو	خشم آلودہ جو دھیمی آواز سنائی	آہو
آئین	ماز کیا کیا کہ کسے دوسری یادہ حسن	آئین

حرف الف محدودہ

آب	وانت تیرے دیکھتے ہی ہو گیا شہید	نام
آبرو	ہم محبت سب کو آبرو بخدا کی	نام
آرزو	محکومانی میں کیا بوسین کی	نام
آڑ	مندی نے نی کی آڑ کی سوسن شاید کندی کھو دی کوٹلی	نام
آس	کیا تیری آن قرباں ہے	نام
آستین	آستین دیر سے جو ڈال دی	نام

الفاظ	مثیل	نام
آسیا	گردش ایم سے جاتی رہی حصوں ہوا	برق
آگ	ہوا ہوا آگ مثل اشک دل طمانی	سحر
آگاہ	آگاہ جو دیدنی نے پائی	نکستہ
آں	بے آب تھی جو آل سائنات کی	میر
آمد	آئی سب آگ آمدنی کلفام کی	ناسخ
آمدنی	آمد و شد نفس خند کی بیکار نشین	اسپر
آدم	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا
آفت	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا
آن	وہ کینہ و زرتیا میں تو دل لگایا کیوں	موس
آن بان	سر سیدان جان دی امت	طلسم
آنچ	جو سر بر و خمار سے ہو گری حسن	برق
آنکھ	آنکھ دو س بر جھاسے لڑتی ہے	دوق
آواز	سینہ کو پی سنی ہو در میں کی بولانم	ناسخ
آہ	دیکھنا تاثیر میری مانہ جانکاہ کی	نقص
آہ و بکا	جہات میں بلند جو آہ و بکا ہوتی	میر انشا
آیت	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا

الفاظ	مشیل	نام
اقتدار	طاووس و شیر و درگاہ	سحر
اجگر	دو ہیکل جو زمین کی گاہ	سحر
ادراک	وہ عقل نہر جو کہی انسان کو	شک
اذن	چرخ ہر لک کے کوہ اذن میں	دیر
ارباب	ہستے میں نرا دین کی بات کو	شک
اسرار	شاید یا کی تصویر نگاہ	فلق
ارمان	کین شہ در زمین نہ پوچھا	سحر
ازدرا	پہچان کر کشمکش کے عکس	دیر
اسلام	ترا قبل ولادت ہی قرارت	شک
استاد	دونوں کو ملا سبب فیاض علم	دیر
اسم	نکار ایا کا خساہی نہان	سحر
اسخو	ہمارے بعد فنا کہا میں نہان	دیر
اسطبل	اسطبل وہاں دوں ہی سو	سحر
اسک	پہلی سیم اسد غلط ہوئی کہ تو	دیر
اسک	گیا وہ جو انسان ظاہر کی	سحر
اسک	اسک ہی زیر ان شک ہو گیا	دیر
اسک	اسک شک جسم بر آراستہ	سحر

نام	سبیل	الفاظ
حسین	لباس اور زور پر انور ہاں کیا	انور ہاں
برق	اشتیاق شعرا و روح انور	اشتیاق
ناسخ	اشعار اس غزلین میں مہل ہر سونے	اشعار
ظفر	عشق کے گریہ اشعار لگا	اشعار
ناسخ	سار عالم کو انقلاب ہوا	اضطراب
رنگ	تجسس کا اضطراب تر گیا ہمارا	اضطراب
ناسخ	اب یہ اقرار ہے مفضل کا	اظہار
برق	لبان بخش میں عجا رب عیسیٰ مریم کا	اعجاز
اسیر	بدن میں چار دن اقبال میں حاضر ہوا	اعتدال
سحر	باز امیر میں یہ عتسما میر	اعتبار
آتش	جو کچھ کہ تو نے کہا میں عباد کیا	اعتقاد
ناسخ	تو واجب ہے اعزاز او سکا	اعزاز
رنگ	کسی پر اعتقاد کیا رہا	اعتقاد
اسیر	تقصیر ہے جاتے اعراق کو	اعراق
ناسخ	جب جواب اس شخص کو دیا	افعی
ناسخ	سایہ کیا اوس پر کی گئی	افسوس
رنگ	سلطنت کا سر پر ہوا	افسر

الفاظ	مستفیل	نام
افسون	حالت نہ بکلی و سلبین متباق وصل کی	افسون رنگا تو ایہ افسوس پر گیا
اقرار	بار خاطر پر سبک فسون رسم خطاط	رنگ کو اقرار ہے راہ زندین کا
اقبال	خدمت آنند داری ہمیں کی عطا	واہ بے بخت کہ اقبال کیلئے رہا
اکرام	جو قد زنی پیش خداوند جان بختی	اوتو نیامی بختی کرتے تھے اکرام علی
الہام	کمر بار کے بے دیکھے چرخوں باز	بکھٹے اعجاز سے برق کو الہام
الم	غصے کا راجہ جانی عیاں درد غم	علی ہو دایع جگر نشانی الم دلکوش
القاب	بدنام دہر و شہین ناموس و عار خلق	القاب یہ ہیں آپ کے نام رنگ کے
الزام	سجھ کر کہوں نہ اس معنی علم محبت	فلاطون کو بیان الزام الزام
الوہ	ایک لکھا حال کہ الو کوئی ہو گا پسا	غیر آئی مرغ صدف میں دھوڑا
امرا	جائز اللہ امر یہ ہو تا	کہ وہ بیجاں خود ہوئے پیدا
انتیاز	نادان اعتراف ہے صانع پر غور کر	بیجا ہی اختیار بیان و زشت کا
امراض	لے لے تن موبد ضرر ہوتے	مرض امراض پیشتر ہوئے
انار	لب و سکر پتہ قن سبب بکین بین ام	کیلے جو دانت ہی میں نظر آتا
انجام	تماخا نہ سوز خدا مولد و مشید	آغاز سے کتر نہیں انجام علی
انرام	دل کہ ایک توجہ ہمہ تن کہتی نہ حضرت	خاص مع تعامد میں اندام علی
اظہار	جاتا ہے شباب سوز سے مل	تیرا او سے استظا و
انداز	نیچے ہیں روماسوں فخر باریات	انداز میں انداز ہی میں تھا انداز

تمت

الفاظ	معنی	نام
انسان	آیندنی سبیا اسرین رو	انسان خوار کیا بچہ آ
انتشار	حقین میں حرف آبادی میں	انتشار خواہش وال
انعام	ظاہر میں شہریت سے شہریت	پا بامری قاصد انعام فری کا
انتقام	ہر ایک لفظ کی لٹ سہا ہوئی	سیاہ بکار و نگاہوں انتقام ہو
انتخاب	چنے ہوئے میں جو دیوانہ	مزدولت میں بکار و انتخاب
انقلاب	کیا خبر تھی انقلاب سہا	دوبیت کا ملنا نصیب سہا
انہی	زلفوں کے دیکھ میں سہا	لڑا ہے دن کی رسی یہ سہا
انامل	انامل سے اوس مایہ طراز	لفافے کے لکڑی ہون انامل
انکار	انکار میں ہی اقرار خدا کا	انکار ماست میں ہی انکار خدا کا
انگین	میرے مولا کو امیر النحل ملنا تھا	خازنہ میں سب انگین بد ہوا
انتقال	دنیا سے انتقال عباد ہو گیا	سروار فوج ہو گیا میرا
انبار	طرف پہلو کی انبار کر کے	گلشن گلشن حیرت راز
انظام	ختم ہونے کا کام سہا	واہ کیا انتظام سے تیرا
انگور	اور حاصل مانع دنیا نظر آتا	زخم کا انگور ہو گیا
النس	نس میں دیکھے برا نہیں	ان نس کے اوکا ساتھ نہیں
انفعال	گاہ نیز سے دور سے سہا	شہید کر کے انفعال ہی
انصاف	روز واقفہ حجت کی لاش کو	انصاف ترک شوخ کو سہا

ناخن	مانع گرون کشتی جو انخما محراب	ناخن	مانع گرون کشتی جو انخما محراب
اوتار	کیا خوب وہ چڑھا و تھا اور یہ تھا	اوتار	کیا خوب وہ چڑھا و تھا اور یہ تھا
ادرماء	شیرین خسرو سے کہا کیا اسکو اپنی	ادرماء	شیرین خسرو سے کہا کیا اسکو اپنی
اوج	گنبد گردون مر تو و نفا حال	اوج	گنبد گردون مر تو و نفا حال
اوان	اوڑ جائیں جگو جگو و اورن سکے	اوان	اوڑ جائیں جگو جگو و اورن سکے
اہتمام	کہیں انسانوں سے زیادہ ہے	اہتمام	کہیں انسانوں سے زیادہ ہے
ایاغ	گل نہو سا قیا چرخ اپنا	ایاغ	گل نہو سا قیا چرخ اپنا
ایام	ایام بارش ہے مژدہ تریل کیا	ایام	ایام بارش ہے مژدہ تریل کیا
ایمان	خدا کا نام میرا پناہ یا یا پناہ	ایمان	خدا کا نام میرا پناہ یا یا پناہ
ایفا	ایفا وعدہ خوب کرانے کیا	ایفا	ایفا وعدہ خوب کرانے کیا

حرف الف مقصورہ

سوانح

ابجد	گزار مجاز سے تحقیق کیلئے	قرآن کا سامنا تاجو آج	قرآن
ابتدا	دریابی لطافت میں ہے		ابتدا
اثبات	آپ ہی آپ وہ کجہ سوچیں	بات کی گہری اثبات نہ پائی	اثبات
اجل	ہون جان بلب گر نہیں آسکتی	ظلمت کے سے ایسی بقی جبر	اجل
اجودہ	ہنومان جی نے کر مکی ملچھون سے	یاک اجودہ بیالی	اجودہ
اختیار	ساتی نہیں تو لطف ہی کیا	سجہ کو اختیار ہی اول امام کی	اختیار

الفاظ	تمتیل	نام
احتیاط	دوسری سچا کے چلتے ہوئے عمارت سے	اسیر
اذان	پڑھ کر درود فوج ملک و خواجہ	میر
ارض	زمین کے اتر و تر زمین آسمان	ر
ازار	چشم بد و شیخی صاحب	میر الشا
ادا	تو رہنا میری ہونے تو گفتار	بحر
استدعا	اس مرتبہ خیر باد کے سب ہونے متفق ہو کر نئی بات کی تمنا کی ساتویں صبا کشنر بہادر کی کچھری میں حاضر ہوئے عاشق کے کو جل بہار اوتھانے کی استدعا کی	طلسم
استغنا	کام ہو میں ساری مضامین ساری حساب	میر
اصلاح	شاعر ہوں کہ سبب ان میں	آتش
اطلاع	دیکھتا ہوں قاصد نامہ نہ سنتا ہوں	ناخ
افشان	لیلی شب کی حسن کی دو جوئی	دبیر
اقواد	واع دل کہاں پڑی رہی تیرے	برقا
ایوب	عدو کا کہ گرساغر خروان پڑ گیا تو	ظفر
الوداع	ناگاہ الوداع ہی آغاز ہوئی	دبیر
اکوان	جتنے کروں گناہ کبیرہ ملے تو اب	رشک
امداد	باقی رہا جیت لکڑی اور ادا	وزیر
	کیا احتیاط آکھو اللہ ہو گئی	
	جب ہم گئے تو کعبہ اندر اذان	
	سب ارض پاک غیرت مانع نہ ہوئی	
	کیا ازار آپ کی اوشکی ہے	
	جتنی اوسن میں اوسن میں ادا ہوئی	
	اس غنا کی چوٹی کو جو جہنم میں	
	اصلاح رہتی ہے مجھے اپنے دماغ کی	
	کسطح ہو اطلاع اس کو ہمارے حال کی	
	افشان جس میں ہر دور کی چھٹی	
	ایسی افتاد ہی ای ماہ تھا ہوتی	
	توسن لچو بیان ہم بھی عین کی ہوئی	
	آکر قبول اپنے مسافر کو رو گئی	
	کہتے ہیں النوان اسکو کبیر کی	
	دست جو اپنے خوب کی امداد نصیب	

لفاظ	تمثیل	نام
امان	نصرت کستہ دل تھی سو او کو امان	دیر
اطلاک	کیا خاک سے پاک ایک ایک کو	سحر
امید	آدمی کیوں خدا سے ہر پالو	رنگ
انجمن	اربابِ بزمِ انجم گردو بھی کہتے ہیں	"
انکشر	جو دینِ نقشب سے سہو تیار امان پاک	ایسر
التجا	کبھی تجھے مینے نہ کی التجا	نامہ
اکتفا	نمائے نہ اسپر اکتفا کی	رنگ
انتہا	عالمِ اسرار میں رنگ گردو کا چھو	سحر
اوہڑ	ابرو کی خدیت سے کہ تلواری کی بلچک	میرپوش
اوس	پانی کو عوضِ ناک کے تیر کوئی چھو	میرانشا
اویج	اویج جب ساربان لی حدی کی	سحر
اندا	تمہارے چہرے میں کیا مر مر کر جو ہم	میرانشا
اجوائن	دریایِ لطافت میں ہے	"
اجکن	ایضاً	"
اجل کو	ایضاً	"
اطلس	ایضاً	"
الحاق	ایضاً	"

الفاظ	تمثیل	نام
اکثر	دریای لطافت میں ہے	میر انشا
انشا	ایضاً	"
انجلیف	ایضاً	"
ایلیا	ایضاً	"
اور	ایضاً	"
اوجہ	ایضاً	"

حرف باء

باب	مقدمہ دعا کا ناریون پیر لکھا	آنکھیں جو بند تو بائیں کر لکھا	میر انش
بادام	جو سے دوج شمع کے رکتی ہیں جھاد	پستہ نہ فری کا ہی نہ بادام فری کا	رنگ
بادشاہ	یہ بادشاہ کی شہنشاہ امیر گرا	یعنی زمین پہ فوج خدا کا علم گرا	میر انش
بادل	زبردست بادہ شمس چلتا فاطمہ گرا	اوٹھیں ابھی شراب سے بادل کہہ کر	نانخ
بار	یہ راستہ سزاؤں کا بھی پہلا اس کو	نہال خشک تنہا دلہن بار آنا	رنگ
بام	جب قیامت میں از دحام ہوا	ہم یہ سمجھ کر کہ بار عام ہوا	ایر
باران	تہا ابی دینم کو سترزار	باران حیات آنکھ مانی چھو گیا	رند
بارگاہ	تو کئی بھی خریدار نہیں نظر نام	سفر و شوق تھرتی کو خدیہ میں بارگاہ	موس

بازو	آج مولد ہی جناح ہے کرار کا	ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا	ناخن
باغ	کیون نہ ہوتا ہے اسکا کیا باغ	کیا ہے اسراختار کا باغ	سیر
باغ	صوت سنہرے بیگانہ میں دوزخ	باغ سرسبز ہے ایسی زمین تیرا	اسیر
بال	دل ہمارا ہی کسی میں نہا الفت	ورنہ آئندہ سے اک بال بھی ہونا	سیر
بال	نا تو انوں سے پناہ ای ظالموں کا کو	دیکھ لو اگر بال ہی بازو سے نکلا	ناخن
بال	میں عدم بھی پر سو ورنہ غافل	میری آہ آتشیں باغ غافل	غالب
بام	بال کے موتی ہیں ہمارے تو بامان	تیری آنے سے ابھی بام آسمان	ناخن
بانہو	سوں وہ گشتہ جس میں سرون	باندھو یاروں باندھ ہی سرون	رنگ
باور	آئندہ اوسکی پہرچی یہ باور	کیا ضعف ہے بیمار کو حکمین	اسیر
بیت	ہے خدا تو رک جان ہی قرب	کیون وہ بت دور رہا کیا	وزیر
بچھو	وہی غرض جو زلف سے اٹھتا	جان دینہ سپاہیوں کا وہ بھو	رنگ
بحر	وہ نہ پہلا ورنہ میری آہ آتش	کوہ دریا ہو گئے ہر جگہ مہو	برق
بخار	یہ ناز کی کے میں مہی کہ باغین گل	اوپر آتش گل جب گیا بخار	ناخن
بخت	آسمان وارگون جو رشیدی	کسے پہری آئندہ جو بخت جہان	وزیر
بجھتی	بجھتی فلک تک پہنچتا ہے	جس کا دھیان آتا ہے	فسانہ
بجھل	اب نہیں معلوم کیا خیال ہو	کیسا بخل سما با کہیں تیرے	طلسم
بجھ	خدا دوزان کہ تحقیق انداز	اشن ناخن تجھے زخم حکمو نے لگا	قلی
بدر	جلوہ فرا بام پر وہ ماہ جس شب	بدر ایسا لٹ گیا دم میں لڑکھ	ناخن

نہ ہر	کب ہمارا بدن زانہ نظر آتا	کب ہمارا بدن زانہ نظر آتا	کب ہمارا بدن زانہ نظر آتا
نہ ہر	چف چوڑا بڑھنیاں کی تھوڑی	چف چوڑا بڑھنیاں کی تھوڑی	چف چوڑا بڑھنیاں کی تھوڑی
نہ ہر	چار آنہ بیٹنگ تھا بکتر سے دیو	چار آنہ بیٹنگ تھا بکتر سے دیو	چار آنہ بیٹنگ تھا بکتر سے دیو
نہ ہر	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا
نہ ہر	گندہ نین بہ سرج گرد ملال کا	گندہ نین بہ سرج گرد ملال کا	گندہ نین بہ سرج گرد ملال کا
نہ ہر	دو شنبہ اور چنبہ کو ومان مجھ کثیر تو تہا ہے	دو شنبہ اور چنبہ کو ومان مجھ کثیر تو تہا ہے	دو شنبہ اور چنبہ کو ومان مجھ کثیر تو تہا ہے
نہ ہر	ہر ناو پیر تو تہا ہے	ہر ناو پیر تو تہا ہے	ہر ناو پیر تو تہا ہے
نہ ہر	برقع جو اوٹھ گیا تہا خ آفتاب کا	برقع جو اوٹھ گیا تہا خ آفتاب کا	برقع جو اوٹھ گیا تہا خ آفتاب کا
نہ ہر	ایک وہ ایک ایک سے کر تون کر	ایک وہ ایک ایک سے کر تون کر	ایک وہ ایک ایک سے کر تون کر
نہ ہر	حکم خدا میں سے نہ مان کا نہ ہا	حکم خدا میں سے نہ مان کا نہ ہا	حکم خدا میں سے نہ مان کا نہ ہا
نہ ہر	نیزد قیقین کیا سوئے آئیو الی	نیزد قیقین کیا سوئے آئیو الی	نیزد قیقین کیا سوئے آئیو الی
نہ ہر	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم کے	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم کے	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم کے
نہ ہر	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	ظاہر نہ کیا بطون اپنا
نہ ہر	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں
نہ ہر	سرد ہو جاوے گی یہ گرمی بازار چا	سرد ہو جاوے گی یہ گرمی بازار چا	سرد ہو جاوے گی یہ گرمی بازار چا
نہ ہر	دوبلی ہو خود میں تو میرے لوگ نہیں	دوبلی ہو خود میں تو میرے لوگ نہیں	دوبلی ہو خود میں تو میرے لوگ نہیں
نہ ہر	رام سنگ اور سماء جانی میں بگاڑ ہوا جلی کی ہونے لگی	رام سنگ اور سماء جانی میں بگاڑ ہوا جلی کی ہونے لگی	رام سنگ اور سماء جانی میں بگاڑ ہوا جلی کی ہونے لگی
نہ ہر	جب کرتیخ آیا بل برو میں پڑ گئے	جب کرتیخ آیا بل برو میں پڑ گئے	جب کرتیخ آیا بل برو میں پڑ گئے

الفاظ	مبتذل	نام
بند	موزوں میں مضنون قد موزوں	گویا یہ ایک بند تر کشید کا ہرق
بند	ناحق گرہ کشا سے جوڑ نیکو	انہی تہ جہ بند وہ الہم کی
بند	گرہ جو دیکھی او یاد آیا وعدہ	ہمارا عقد کشا اور قبا کا بند وزیر
بند	جو رو ہم تو گر کر ستنوا کے وزیر	جنو نہیں سنگ سے یہ جو رہ بند بند تو
بند	دیکھی میں بند ولت کہیں سے لگتی	آخر بہن کے بال کھلے غم میں بی
بند	وہ کون لوگ ہیں جن سے ہما سائے	یہاں تو بوم ہی بالاسن آتا بحر
بند	منعم کہاں فرصت اکدم کی جوتی	شدا دکیطرح سے کیوں ستاننا اسیر
بول	بہی بھلائی جو اک لولہ عشق اٹھاتا	چند عرصہ میں بڑا بول وہی شریا انت
بند	کسی غنیمت کا وہ پوری بربستہ	الا او کو لکا گیا اپنی سر پر بوجہ
بند	چنے کیطرح سے ہندی میں ران علی	لگی جاگ مزار میں بہا جوتی اسیر
بند	ایک طرف خجری کتی تنور چرتا بہن سے	ہو ایک سمت حلقہ مراقبہ کا بند جو بڑی لوگ
بند	ہر سنگرزہ نور سے درخشاں تھا	لہریں جو ہیں کون تو بہنور تھا میرا
بند	قلب ہیئت ارباب صفا کوئی ہو قدر	عدم آتے ارزان ہو بہا گور کا آتش
بند	اگر بکوند کھینکے خلیقے تری کو چڑھیں	جہنم کو وقت میں بہت جاوید بری
بند	نہ آتا تو رسوا ہونا کہی	یہ بہانہ تو نے لگایا مجھے
بند	سچو جا اپنی کافرو دیندار کی راہ	کھلجا اگر بعد تر سے راز نہاں رند
بند	بو کیا بونو کی غضب آتی ہو بھانے	اک ہنگت ہو تا ہی میری نورسلطان سحر

سایا	ساتھ میرا دنیا قیس نے حبش میں	حضرت خضر سے بھی طوطا ایسا تھا	برق
بیان	ثابت ہیں پور پور کی شیریں ادنیٰ	کسند سے بیان کروں جنت نکلا	برق
سیر	سرد سار پہ پیر اتیرا وہ موزوں لگا	میرے سایہ کے اثر سے میرے چرخوں کا	ناسخ
بہتر	جود کا جال ہے فروریان کرتی	یہ بہتر لیتی ہے کھسریٰ بان کب	رند
بچ	جب کچھ آفت دھوکو پہونچے	بچ بون زمین میں اوسکے	ناسخ
بیض	نامہ کامیری میسر یا لکھدیا جوا	زخمر کی نہ بیض مری پائے کیا	اسیر
بہیر	سناغیرت نوشاہی ہر وہ جو غم	جلوٹن مثل سکندریں بد لکھیں گنا	اسیر
بیتون	فواد کو پہونچے تیشہ سے لگا	شیریں نالہ پند مگر بیتون کیا	اکس

حرف باء عربی

مؤنث

بات	کسی نے اگر بات کی بات کی	پہ دن کی جو پوچھی کہی را کی	جرمن
باو	صحبتیں غصہ ت فرودس تہیں ری	ہمنفس باغین تہی باد باری	برق
بار	روز و شب جو شہد و مہر میں جگمگ	بارتجہ تک غیرت شمس فرمیں	رند
بارہ	ہجر میں شہ گنگا کی سی ہوا صد	ہیں برفچان ہو یا بارہ ہو طوار کی	ناسخ
بارنگ	شہید عشق ہو کے دہان رنگ گامین	سجای سبزہ لکھد پر جو بارنگ لگی	اسیر
باہرہ	باہرین کہی حاتی تہیں محمد کو صی کی	شادی تہی علما و حسنین ابن علی کی	دیر
باک	اس حرف زانک اگل کچھ نہیں لگائی	شہرون کی مری مکر و نکی مالک تالی	برق
بانگ	کاروان عیش ابی ہر عمرہ شہساز	بانگ مرغان شجر بانگ در اہونی لگی	رنگ

الفاظ	تصنیف	نام
پہلو	شعر گوئی و کیا تہی نسا السافہ	اسیر
ہیر	ہلکے جو آسینے پہچا کوس	وزیر
چہر	عشق بازی کا تری جن جو چہرہ تھا	رند
پنبہ	کون تھا پون گری صحبت میں	اسیر
پوست	لا ابرو کھل لگا تو میں گل اندام کو	آتش
پہل	عبار راہ ہو کر چشم مردم میں محال	ناخ
پہل	وصف کس کس کروں اسل برو خدا کا	برق
سار	ی عیان دوسرے کنار سے	ناخ
پہن	آگیا باغ میں جب گیسو جانا تھا خیال	اسیر
پہاگ	ہو قوت وہ راگ غمش نہ آیا	لہجہ
پیرین	باغ میں تو نے جو اداری قبا	رنگ
پیوند	گور کوئی شہنشاہ وصل سحر یار میں	برق
چچا بابا	سرت پرے کئی باد گاہ میں	سحر
سک	کیا جلد آیا چین تن جان	وزیر
پہلیک	محبت کے پہلیک ہر شے دیکھنے والے درود پر سے	فسانہ
پہنام	اول تو نہ قاصد کو کھینچنا یاد	ناخ
پہلک	قید میں دیوار زندان میں ہر گز	برق

نام	تمثیل	الف
ناخن	مار چنان نیکیا جو سچ بتاؤ ستار کا	بہار
رنگ	خاص و آمین خاص کا سو آہا	پیار
"	واقع میں جلتے ہو گئے ہیں	چلو
طفر	ست بیان احمک نہوا بر نہوا	پہان
آتش	نوجوانوں جو کہیں شہر خاک کا	سیر
اسیر	کوئی کہا دیکھو خدا کی دیکھتا	پیش
<h2 style="text-align: center;">حرف باء فارسی</h2> <h3 style="text-align: center;">موث</h3>		
برق	بازیب موج بخت رفتاری	بازیب
سرور	سج کر بات کی عاشق تو بدلی	سج
پیش	نرہ اسپ + دریائے لطافت	پاکر
برق	چشم فریدی جی کو نگران	برجیا
ناخن	نیری خدمت میں بروز ستاری	پیش
اسیر	کیجئے پر باروان کیسیر	پیش
برق	کہ لہستان قامت عمر سو گئی	پیش
طفر	کہ اسند او کی سنن وہ جو اپنی	پیش

الفاظ	تمثیل	نام
نہواز	نہواز کنا رخصت ادناری	شب کی پوشاک پہنی ساری
بکار	بکارت جو جوان اجل سے جاتی	گرتی ہیں جلیان ہی ہر سو بکارتی
بکاموج	اوسنے جو بکاموج اوسکو دیتی	کیفیت اتفاق نے دی
بخت پر	دریا سے لطافت	میراث
بلک	جب ہر آنک بلکین موج دریا کی	کہو لہو سنو توئی اکھنیں ریزہ نہا کی
پیش	کیا میں نبی نبی ہوں گانگی پیش	سر جو دو نو شبہ گرد سیاہ ہو
پوشاک	نبی میں صافیت پہلو اور تو کین	رہی غیرت جو عریا اوئی نہا کی
پوشین	کاش دی سات ساری اوسا یہ کین	پوشین کینہ درویش برائی ہوئی
پوش	ہاتھ آیا نہ کسی کو بھی تراغنی زلف	مارگر دین شری پوشی مار ہوئی
ہجان	اتنی ہجان دی خدا نے جہن	میں بدایت دین خانی میں
ہین	ہر حصہ حسن در حیان نیری	صورت ملی تجھی کر تجھی کو ہین ملی
ہنس	دل سے کیا جاگی الفت ترہ قاتل	یہ وہ ہنس کہ ناخوش نکلنی
ہنس	سب ہیچ اگر سارہ بھونکی ہندی	وہ کہ حسین ضماند ہوئی
ہزار	ہزار ہائے تانگہ پارک گرگ	ہند تانگہ ہاوین ہزار گری
ہیب	والدی ہیب کلچونین ہر وقت	غور کرتے ہو تو کر او جگر اوکار نکلی
ہشمن	مل گیا کل تو اوسنے دلت بخر	میرے اک پیش قضا گذرانی
ہزار	دریا سے لطافت	میراث

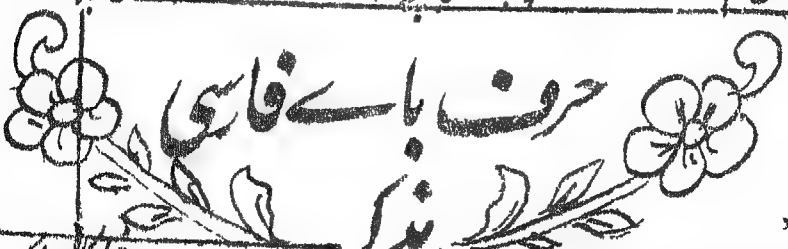
حرف تاء قرشت

مکر

وزیر	سرور یا سپہ سالار کا تاج	تاج	سوا شاہ دو اورین نام لکھ دیا
ایر	مالوت یہ مومن خوشامیاد کا	نابوت	کلمہ کی رو یہ مری آشنا ہے
ر	اور ان کا کہن زیر کفر بھانگا	تار	کیا رشتہ دہشتی کی سیرم
طلم	جائی گرت کو اس میں خیر کا کام	تاریقی	تاریقی کا مذہب اور سونے کی جھین
رنگ	جائی کر ان کا نظر کا نظر آیا	تار نظر	دیکھا جب اودیدہ الفضا سے
ظفر	ظفر روزیم میں اور یا مار کا	تالاب	فی سیر شکارش میں طاف اچھ
میرا	سور کی مومن شلگ یوں پائے	مالو	یہ تھی خود فون بدل کہا میں
آتش	صبا کی فیتلے سلسلے میں	ناک	انہی تار تار مستور کی طاعت
عالم	یہ سسکے آئے بہت بناو کیا سو جو نکر تاو دیا	تاو	یہ سسکے آئے بہت بناو کیا سو جو نکر تاو دیا
بحر	سلسلے میں لہریں جگمگاتے ہو	نامل	چینا دیا ہے عالی مائے کند
ناخ	جگر کے ٹکڑے اور میسینے کا	تیاک	ملائے ہیں جو ہم نے بھی پا کھا
ر	ان تنہی کرتے ہیں ناخ و میسینے کا	تقیق	بے غاری فکر سے ہوتا دال کا جوا
ایر	تقی باندہ میری آہ گردن کا	تقی	جیسے میری گردن باد و سر
ر	شکار میں نکلن کے ہو جائے	جس	تجسس کیوں نہ تھا اسی جرم

الفاظ	مثیل	نام
بانہ	از کف تاس + دریائے لطافت	انشا
باو	نہوا + فیض	"
بحث	میں اور جتنا ہو جو صحت کو کتا ہو	اسیر
بٹخ	یہ تجھ میں کس قدر میں اویں	میر
بحر	سارے شہر میں تیلیاں پرتی ہوئی	سحر
بد مہیا	مثیل + دریائے لطافت	میر انشا
برف	ہر کے پانی جو بہتی ہے	ناغہ
بر آورد	بادشاہی باجو والو کی دروازے سے خواہ کی ہر آور و طیار ہوئی	طلسم
بر آمد	صاحبزادہ کی آمدنی کے اور لگو گئے ہیں	"
برق	ایسا بدن روی کی گیم ہند	اسیر
بزم	ہم رند ہیں بزم انہی کس را	رند
ایسا	کوہ گوان اور ماہی الفتن گاہ	برق
سنت	ساری اوس سنی پوش کے آؤں کے	نام
ایستہ	ہم عشق تازہ ابتدای آہ	فرز
نعل	جنت فیضیہ کنگار کین	اسیر
بقا	موسم عیش کو دنیا میں نہیں	صبا
بہیا	آوارہ ایران چو تازہ	ناغہ

الفاظ	تمثیل	نام
بلا	دُشمند تہا یہ وہ پری بال پرانی	بحر
بنام	کھلائی لگا کر گویاں کیا پھول خوش	اسیر
بنگ	کیا بات اوس کی کو قدم کو نہاکی	میرا
بنیاد	ز تو پی بنگ کہی تھی نہ مینوش ہے	ظفر
بو	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوا	نہلم
بوند	ترک نہا ہی ہر شبہ فریب	بحر
بول	سکھن ہنن صبا میں بوند ایک	ناسخ
بوجہ	سوجھی یہ جھگڑتہ مری بنگ	ر
بوسا	دم بہر معین صبا تہیں درو	میرا
بود	میرے کا عطر ایگل ترسکو لگاؤ	رنگ
بوستان	ہے مقولا ملاحدہ کا بھی	ناسخ
بہار	ہر غزلین نظم روسی یار کی توفیق	اسیر
بہون	جنوں پسند چھو چاؤں بیون کی	ناسخ
بہیر	اوس طفل ہرزہ گرد کی بہون دم کی	رنگ
بہتر	تاثر حسن کہی لاتی ہے قافلہ	اسیر
بہار	بہنی ہر اسبان فوج + دریا ی لطافت میں ہے	سراشا
	بہری کی مگر فوج بہر آئی ہے ترو	اسیر
	دل مردہ ہے باگ صفت دندائیں	اسیر

الفاظ	ممتثل	نام
بہر اس	زور آورنے زبردستی اپنی دلکی بڑھاس نکالی چری بہر کرناک کا دلی	طاہر علی
بہاگاہ	دن دھڑکنا رکنا آگ لگی آنکھی ان میں اور سی طرح ہاگاہا لگی	ریحان
بہتیم	جوت ویکم روزہ کی آئی نقاہت کچھ اور صورت دکھائی	اسیر
بہنگ	آواز خفیف + دریائے لطافت	میراث
بہو کہ	ایضاً	"
بہو کہ	ایضاً	"
بیاض	بازہ جو خاکساری و قنادگی کا	رنگ
بیگار	کوی قاتلین سر اور تار مار دوس	برق
بیداد	بیداد بھی یاد ہی واقعہ تمہاری	اہت
بہنگ	کوکہ اور ناگ سے وہ نیندی چھوٹی	گلین
بیشک	ورزش کی قہیم ہے + دریائے لطافت	میراث
بیح	جو کچھ تری مرضی ہو وہی مرضی ہا	مرکز
بیل	کنو گاہی ریاض حسن پستی عشق کی	فلق
<div style="text-align: center;">  <h2 style="margin: 0;">حرف باء فاسی</h2> <h3 style="margin: 0;">نذر</h3> </div>		
پاس	پاس کہی تو یحییٰ اپنے ضعیف رکا	طاہر علی
	سرو کو پاس سے ہی گل کو ہی پار رکا	رنگ

۱۸۰ تمثیل

لفاظ	نام
یادون	نور سبائی عز لغوی گناہ پر
راین	مر قزل قاتو لے طائر ونا
یاباب	تپ فراقین سرور گور دیا
پاسنگ	کسکو ہم بلکہ گزین بن پھل
شیر	وہ جو آفا فتح کوئی یہ برین
زنگ	جس رتو دیدہ و دلفسہ گم
پر	تسکو کیا نشانہ ہوا دم میں
پر تو	محشر اک جلوہ ہی قیداز میں
چانوا	چمن تپتے گل عکس رخسار گل
پر سیر	لذت کو ترک کر تو ہو نیا کالج
پریش	سو دین تر و پیا شہر و نیا
پلنگ	گھر چستے تی جانور و نیا
انفاد	نکو اسکے صلہ میں لیا و رہی عطا ہو گا ذریعہ وفا ہو گا
پل	بارادہ خوب باری و فاداری
پلنگ	سہ مکان کو رنگت کی کا
نندار	سرکشی کرانی کیا کیا انہی پر
پہول	تیرا خیال زینت بخت نسیم
بحر	یادون اور چشمین، شہر
ر	مری ماتہ کا پان کیا تو ہوا
سیر	کبھی سہوار و زیارت اس
ابر	سب دھوکہ پاسنگ رو
بحر	تیرا نئی قبر کار و رضی کی حاج
رنگ	اعیان سے تیناگ لڑائی تو کیا
ناخ	ہر پر شہر کے الموت تیر کا
رنگ	آفتاب جھنڈ پر تو جبین بار کا
آتش	رہ جو سردی جانوان تیری نور
ر	پر سیر ہی دو اچھو سیر کیا
ر	مطلق جوش و شمع ہوا زبان
سیر	خسکی تینا ننگت کی میں
میرا	خجہ حیات تھو آنہی بل ہو گیا
ناخ	کیا کر دنگا پلنگ سو کا
ظفر	دکھنا اکدم میں نندار کیا تھا
برق	خوشید خضر زل سوانہ در کا

تمثیل

الفاظ

نام	الفاظ
وزیر	تخم
ایر	تخلص
وزیر	تخت
ایر	ترکش
ایر	ترک
ایر	ترود
ایر	ترارک
ایر	تشت
ایر	تعب
ایر	تعویذ
ایر	تکیه
ایر	تل
ایر	علاطم
ایر	تلمیث
ایر	تسن
ایر	تکلیف
ایر	تن

در شیر جهان کجاست که در آتش دوزخ
بخت و بدبختی و در آتش دوزخ

لطف است عیال و عیال و عیال و عیال
دشمن و دشمن و دشمن و دشمن
عیال و عیال و عیال و عیال
کلا عیال و عیال و عیال و عیال
مور و مور و مور و مور
ترود خانه و ترود خانه و ترود خانه
دوی و دوی و دوی و دوی
تشت و تشت و تشت و تشت
کیا و در عشق آج و در عشق آج
گور و گور و گور و گور
سر و سر و سر و سر
داع و حیرت و داع و حیرت
ر و د و د و د و د و د و د و د و د
بد و بد و بد و بد و بد و بد و بد و بد
سید و سید و سید و سید و سید و سید و سید و سید
کوه و کوه و کوه و کوه و کوه و کوه و کوه و کوه
قبر و قبر و قبر و قبر و قبر و قبر و قبر و قبر

تمشیل

لفظ	معنی	نام
توند	دیر بالہ کا چشم سے اپنی بیا دیا	اور وہ توند بجر کر م کو دکھا دیا دیر
تنگ	تنگ زرد تری بیجا و کا رنگ	اسوا کی کمرتی نہ گہور کا رنگ تیرا
تبول	جس پر بھیری اور شیشے میں تبول یا شیشے کے سر ہر کا یا	فسانہ
تور	بچپن سے نہ پادوں میں ہر پر خشک	تو ہی تو توڑ دیکھ کر میر خدنگ کا
تور	چلتی کیا اس تار تو تیر کا کلیجا	پوچھو جگر کوہ سے توڑ اپنی رمل کا
تور	تختہ مری لحد کا نشانہ بنا	ہو توڑ دیکھا تو تیر کی خرد کا
تور	واد میں تری میں ہی علم کی رانی	ساتھ اپنے تیر میں مردان ہلے ہوا
تور	رہی کیونکہ دل سے ہم نشانہ بنا	کہ تیر میرا تولد ہفتہ ماہ بحر کا
تور	ہوای جاہ باریکے کیا طغند	بنار کی میں تیرا تیرا تیرا
تیر	ایک سے دوسرا دسی دسی تیر دیا اسنیچہ بڑا یا اسنے چکر دیا	طالعہ
تیر	بل کھلا ہر تیر کا اور گاہ گرنے	آنچ سے تلوار کی کیا تیر سید کا
تیر	رستم ہی چرہ سبک گاہ منہ در کبر	چہرہ تو حور کا ہی تیر میں شریک
تیر	کہا نے میں بیج بعض ہوئے	بعض جو تیر کے تیر میں تیر
تیر	تیریں اونکی دہاک سنکر گیا	غم گوزن کو اونکو نکا حیر گیا

حرف تاسے قرشت

موشات		
تاب	خط جواد و محبوب بستاندین	بازگشای لنگه های تاب کیا جام کی
تاج	گرمائی طبیعت با هم جو طرب و نکی	تو او لئی سیدتی نیک کیا اوچ بری
تانت	دریا سے لطافت	برق
تاک	جان سر طلم کو ناک سے بھی کسی	میت گیا او سکان شان پاک
تپ	اوس جاکلی محبت میں نہ چوٹا	سب سے پر سیر کیا جب وقت آئی
تپش	دریا سے لطافت	برق
تخلیک	نخت چمکین باقی شربانہ	قتل شدہ دلشانیہ کمر بند ہوئے
تخفیف	اوس وقت اہل محلہ و قافل کی تحقیقات کی	لاش ڈاکٹر کو پاہن سجدی
ترک	پر جواد ستاد کار میں پڑی	دہنی ترکیں بنائے اسکی
ترک	بہر لشکین دیکھتا ہو جس میں	ترک اک اک جھوکی دود پڑی
ترویز	دریا سے لطافت	برق
ترنگ	مومن کی کیا ہو جو ترنگین	نشہ دندلوں اور باریک تھار
ترپ	گھوڑا وہ کہ بجلی کی ترپ ہوئی	یہ گرم روی کہ ہوا سر ہوئی
تنبیہ	دل عاشق کو مگر تاب نہ آئی	پردہ سرم میں تشبیہ پائی
تعداد	سودا حاسنا قیامت کو آگیا	تعداد جرم اہل معافی قیامت ہوئی
تکرار	ہکلائی کے صفائے کون کون سے	بانی و بات بات میں تکرار آئی
تلاش	پہر میں مشرق و مغرب و جنوب و شمال	غاش کی ہوسم نے چار سو رخ آئی

نہایت	غم و اندوه و حزن میں مصائب و پریشانیاں	فقری میں عیش و عشرت و ہلکا پھلکا	ابر
-------	--	----------------------------------	-----

حرف تائے ہندی

نوٹ

ناگ	پائین جو مینی دامن ایکی ریز	سویا لہو میں چین مانگین پسک	رند
نکر	دیر یاے لطافت		نشا

سلیا	ایضاً		ر
------	-------	--	---

شوکر	خیزف عمدہ نظر نہ آئے	شوکرین جابجا وہ کھائے	ناخ
------	----------------------	-----------------------	-----

ٹوم	دیر یاے لطافت		مرا
-----	---------------	--	-----

ٹیب	مہاجان	ایضاً	ر
-----	--------	-------	---

ٹیب	آواز	ایضاً	ر
-----	------	-------	---

ٹیس	ٹیسین گین د لکی دو ابار لگی	اگوستا تھانے کسکی	رند
-----	-----------------------------	-------------------	-----

ٹیک	مرنبالون بچہ انتہائی حرات کی سبکدوشی کا مقام کیا مارا بڑا کام کیا		طاہر
	سپہ گری کی ٹیکہ رکھ لی نام کیا		

حرف تائے مشعلہ

تذکر

نابت	وہ خانہ نشین گلیوں میں آوار ہوا	ایک منجم دیکھنا نابت بھی سیار ہوا
نابت	اے کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا	کیا نابت بحر دنیا کھل گیا
نبت	حجت دہن یار میں کھنکھتے	منظور سے نبوت میں ناپید کا آتش
نبت	تو نے لنگا پا جو کچھ تیرے ہاتھ میں	آسمان جن پر طالع شریا ہو گیا
نبت	دیکھ سخی اوٹھ سخی نیا خلیان	تیرے غرض نمر کے غر سے نال کا برق
نبت	اس شمع کوئی جہم چھوٹا کہ نور	مجاوہ اب تیرے روز نماز کا رشک
نور	مراج برق جوتا کہی تھو	بجای گاؤں میں نور آسمان ہوتا برق

حرف جیم عربی

مذکر

جال	نہ چھٹا مرغ روحتا دم گ	لاغری میں رگوں کا جال
جال	ایک شخص نے نیا جال کشا	ایک شخص کا نام ہے ایک تھکاتیا
جل ۱۱	فقط افسردہ کیا انہ تیرے	بلا تیرے آفت ہے جادو چشم جادو کا برق
جام	پی گئی آنسو خالی جام	اتو ساقی نام دریا نوش اینا ہو گیا
جانور	آدمی کو عشق تازہ بازلف و حال	جانور ہو تا حدی نہ کا اور حال
جاہ	شاہنشاہ طبع میں زندگی تھک	مردی کے ساتھ ایک کے جاہ چشم
جیم	یار کی پیشانی پر فہرہ و کمال	جیم خورشید بلیا برو نظر آیا بھو ابر

الفاظ	تمثیل	نام
جبر	خافل بقدر جو صد تکلیف دہو مجھ	جبر اختیار کب تر مختار کیا
جبریل	یہ جبریل ناگاہ اوس دم بگرا	کہ اوس ناد کو میرا فسون مارا
جذب	انفر جذب لے دے دیکھا یا مجھے	کہاں کہاں کیسے لایا مجھے
جرم	تیری میزان عدالت میں بخشش سے	جرم مائی کی برابر ہی نہیں میں کا
جبریں	پس مجازہ لیلہ کی کتابی حریف کا	سار ابرہہ غفلت ہی سرور ہے کھل ناخ
جڑ	پار میں سنگت جسی نکل کر اذیت	اکسیر خیزی تیرے قدم کے غبار کا
جزو	خون لسی تہ آئی ہرین مجھ مضمون	شعر لکھو گا اگر خرو بدین بجا بگا
جسم	تا مسطر جہاں جسم لاغر ہو گیا	کیا شاہ کا غلہ سطر لستہ ہو گیا
جشن	بہار آؤ ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا	تمام میکی و می جشن خسرو از ہوا
جگ	ایک ایک سے رات بہر سوچو نا	پوہ پتھری جگ منو کا ٹوٹا
جگر	چیر کر سینہ دیکھا وہیں اگر باوہیں	بک گیا ایسا جگر کسے ہو در گیا
جگنو	سر کا دوشہ شب کو جو گردن کا	جگنو کی طرح بار کا جگنو جگ گیا
جگنو	جدائی کی ہی برسا اسما اکملین	فلک کی جو بار و کی جاہ جگنو کی
جلال	اب ظلم و زیادتی سے اذیتوں کے جلا	جلا دینا
جلال	افروختہ تاج پرہ افد جنات کا	شکوہ تہی عرش کی تو حلال افشا
جلوس	مجلسی میں نام حضرت لیا مدنی	کیا گدا کی میں جلوس میں دینی
جہ	انہو کبریم غیر نظر آیا اور غلہ	جہ

تمتیل

الفاظ	معنی
جالتل	ایسے مری مزہ کہین بادل ہر سو
جگٹ	تھوڑی تھوڑی تھوڑی جگہ ہے بڑا درد
جال	یہ آدمی ہے کہ بیوں جال رہتا
جمع	آلہ کوڑے تری آشوب بار ہوا
جنون	لپٹی ہن پر یوں سایہ کیچو
جنگل	ہوں محو چشم مار چکا رہی کیارو
جون	ہوا جون فزون خط سیہ روی
جواب	بات کا اپنی نہ جب پایا جواب
جون	یہ بیٹا اتنا ظار یا تیکہ لگا کر
جوہر	دورین ملک گہ کیل اشعاع
جوہر	یا کی شمشیر اور اس قدر ہے
جون	رہتا ہی خوش فرقت جانا میں آکا
جوڑ	دخت درگھنہ نو جوان قی
جوڑ	بخل خنیاہی راویہ جوڑا شکم ہوا
جوڑ	عشر میں بکھو بھی اپنا انہما ہے
جوڑوڑ	جیسے عبد اور تو قیہو نے لگیا
جوڑوڑ	بہر نیت نہ بزرگ لاکہ یا بکھو
نام	پل مارنے میں دیکھ میں جل تھل تھوڑا
برق	میلے پر روز ہوا کرتی تھے آزادو
مانع	وگرنہ ماہ کو اک شب کمال مانع
میر	زلف کو در ہسمے اک جمع ہر سو
میر	جنون ہی کی کیا عاقلانہ ہمارا
میر	برخیزا ہوں میں جنگل ہر سو
میر	بڑا اس نبوی رحل حسن اور آکا
میر	ہم یہ سمجھے وہ دین کی لاجو
میر	کہ جو شکر نگینا ہوا ہے دراز کیارو
میر	تندر ان ہو تو دکھا دیں آکا جوڑا
میر	تبع پر جگہ ہے ہر جوہر لکھا
برق	پہرہ نیست آکھ میں دستچاکی
سحر	جوڑ کچھ خوب مہراں غلا
سحر	آج کا سیدانہ کوئی دوسرا نام ہوا
سحر	جوڑ دلپر سہمہ رہیں ہم تری آباد
سحر	یہ جوڑ نور سدا دخی خاطر کچھ
سحر	میں بیکار کوئی نہیں جو عہد کا

الفاظ	معانی	نام
جوگ	جس مان لے کر اک جوگ کیا	خود را تو نکو جا کر تمہیں پی سلا
جوف	نکلنے لگے خواہش و عبا	یہ جوف اسو ہے سچ مہرا
جھینگر	بان جھینگر تمام چاٹ گئے	بھیک کر بانس چاٹ بھاٹ گئے
جھاڑ	اوس را پاؤں سے محفل کا جو گیا	یار آبلٹھا کہ فرشی جھاڑ نہیں گیا
جہان	کہیں کی دیکھ کے تجھ کو بہشت جو گیا	ہزار حیف کہ ہمنو نہ وہ جہان دیکھا
جہیز	شیعوں میں شور کیوں نہ فریاد آگے	تھا یہ جہیز نیت سالت پناہ کا
جہاز	تھا شور کہ دو بیگا جہاز اہل ستم کا	دریا ہی غضب بارہ پشیم دورم کا
جہنم	کتنی ہی تیغ بکرا کسان بھی جا گیا	ہند اکرونگی میں تو جہنم جلا گیا
جہل	ہو جائے من والہ صفائیں کبیر	اس علم سے تو جہل مسایل است
جہور	چرخ پر پٹری پٹری عقد ثریا کی چمک	جبکہ ماتی بہ ترری را نکو ہو چمکا
جہول	مٹو نہیں دیکھی ہر شکر ہمنو جہول کی	جب فرس پر او کہیں کی جہول کی
جھون	سوئے پہلے ہی ہر جا بہر پڑا ہوا	جسم بے بجان ہوا کشتی او جھون کا
جنب	بر سر جلوہ جو کل وہ بت جا رہی تھا	سو جا کہ گدڑ مرا حبش کیسی تھی
جی	جی لیتی ہے وہ زلف سیہ فام ہمارا	بجھتا ہر چراغ آج شام ہمارا

حرف جمع عربی

میراث

۱۶۴

الفاظ

مشتعل

نام	جای آستین چابین عمر بختی	گوشه تریت برین از درگین تابت	جا
بیر	اگر سوک جلوه منظور و نوکی در جا	یکے آئے اور ہم کو یہ کیا تاشا	جباب
میراث	دریا سے لطافت		جاگیر
"	"		جامن
"	"		جایداد
نام	کھلکی بالون چیری جین ہی	سجھو چا پیسے کل آیتارا	جین
بیر	گدگی جہا میں بال او کے	رنبور سیاہ خیال او کے	جنا
نیم	یا ہے جدول بری لوانگو	جایا تعریف لکی ہو خداری	جدول
نام	وفا کی جاری خزا کیا نکالی	رجا ہی دیا ولہ رہی قدرانی	خزا
میراث	دریا سے لطافت		جر
نام	جستہ محکومی لیکن گوسر نایاب کی	یون بر کوئی ہو غوا غور	جستہ
بیر	پتے عجیب ہی ہو طلاس اسکی	لایق ہیں وہیے مرا غباری	جبلد
نیم	سرت تہین رگین جہیزا کے	تہنہ لکی ہو ایشا نسیم سحری	جلد
میراث	دم ہرین پرین کرو جمع زین کی	آجای ہوا چو تری رلف معنہ	جمع
نام	دریا سے لطافت		جلت
بیر	اوکت لیکے آخر ادا کیا نکالی	لا غیر سے جا جھ کیا نکالی	جفا
نیم	نہی جنگ کی سیریا وغباری	ملاخا جہ لکھا تیر خط شکنی	جنگ

نام	مشت	الفاظ
کسر	خالی شوماع سخن سے دکان پر	جنس
رق	فصل میں عزیز ہوں گے اچھے	جو
سیر	جو سخن سے سبزی مین میں	جوت
سیر	دریا سے لطافت	جوار
سیر	جدائی کی جو کہوں عیدل شری رند	جو کہوں
سیر	پیر نہیں کان میں نہ کہیں پیرتی دوق	جون
سیر	دریا سے لطافت	چارڈ
سیر	دریا سے لطافت	چار
سیر	بام جانان نظر آئی تھکی ہوئی	جھک
سیر	دریا سے لطافت	جھبہ
سیر	دریا سے لطافت	جھل
سیر	دریا سے لطافت	جھول
سیر	سودا تو گیت ہمارے ہی	جھک
سیر	ہر جاں نگارام رفتہ رفتہ	جھک
سیر	حرف جمیم فارسی	

میشیل

نام

لفظ

حرف چیم فارسی

مذکر

چاقو	اگر تم بوسہ سیف قن سے لکھو	چاقو پر پیر پیر چھ میر چاقو میر خوری کا خلق
چاک	خونین ہجر کی شب تیر دور ایسا	کیا ہی جاک تاجیب سحر انو گیا نامہ
چاند	نہ کہا گوشتے پر قد موزوں	چاندی کیا ترے برابر کا رشک
چاند	خالی کا چاند آ کی فرقتیں بہر گیا	اتنا آئے یہ بھی نہ گذر گیا
چاند	بہار کی دوروزہ سال نہ خورشید گزرا	گلستان سے نیو گین چار باغ انو تصور کا اسیر
چاوش	چاوش طر از خبر دار باش لکھار امیخ	ساخچہ گذار بالائی حرم الامان کا فساد
چتر	شاہ ملک فقر ہوخت نہیں رہا	پہر رہا ہی چتر سر پر گوش امام کا اسیر
چراغ	خوزان جس سے ایسا لکھ گیا	چراغ اگر کھجیکا ہند میں لکھ گیا آباد
چراغ	یاریشانی و ابرو چیکا افشا	آج محراب عبادت میں چراغ سوکا وزیر
چرخ	مندی رضوان لب شیرین کا جام	نقل تار سے چاندی صخرہ جہا با گیا رشک
چرخ	کاشو نیہ لو تان ہو میں دیو ایندیش	بانی کی جالہ ہو میں چتر ہری سوکھا صبا
چکرو	جنون و عشق رہتا تھا امتیاز	چکرو طوق گلوہ کاٹا کیا کرنا آتش
چلو	جام اگر ٹوٹ گیا کیا تیر درد تھا	حاجت جام نہیں جام ہے جلو آسیر
چلن	انداز میں وہ حور کا نقشہ ہی کیا	منہ چاندی خلق میں چلن لکھ گیا برقا

چلن شہزادہ جب اولٹ لکھ جائے تین کے
 ہر بیابان ہاؤ کے طبقہ زمین کے
 میریوش

الفاظ	متشیل	نام
چمن	جس گل کو چنیا ہو خوش اینی گین	تو نے عجب چمن ای غیاں یا
چم خم	دم بہرین بہ تلوار کا چم خم ہر	علمو نگاہی عالم میں عالم نہر
چنار	تری سواری میں کب پختا خیر	جلوس میں گلستان سے خیار یا
چنبر	بہر قیو نگا کوئی رنگ نہا	رکھو خیر وہ علم پر جو رہی رنگ
چنور	ہو گئی تیمور کا حصہ تو اذیر	ماتہ اوٹھایا جاہ سہر چنور
چکل	ہجران یار میں تن کا کی سے نگ	ایدا میں مرغ روح کو چکل نی
چرنگ	ہر ناتہ میں گردش تھی نی دہنگ	گھوڑوں کی سی گری تھی چرنگ
چوک	جس نے دیکھا میری بویف کو خرید	چوک میں جو گیا مصر کا بازار
چور	دکھایا حسن اعجاز سو دقت	ید بھینا بنایا چور گشت
چور محل	اس نام سے ینگ تہا کہ امیر دن کا چور محل نہو نے پاتا تھا	خانہ
چہر کاو	منش خرام میں عرق افشان رہو	چہر کاو سور کا زمین گھلا
چید	وہ چلا جب میر کرے میں کھارو	چید جو دیوار میں تہا چشم گراں
چیر	جب ہوا سیکستی میں لاشیں ہندگی	سیکد میں غل مچا آندھی چیر
چکر	ایک نے دھول ماری ایک نے بہر دیا اس نے پیچہ لایا	چکر دیا
چلم	چلم جو بلا میں بہتر کا ہو چکا	چونکہ بیکوں کے تہن ہو چکا
چیل	شعلہ سان دی میں ہی ہو چکیا	چیل تہل ترو میں شو چو چل
چین	ہوں وہ دیوانہ مچا رکھو میں	چین خیر سایہ اشی مصلان

الف	مستفیل	نام
چال	حرف جہم فار سے	
چال	کبک تیزی چال اورانی ہے	ناخ
چال	کبک کر قدم جھتی غور کے لئے	سرخ
چال	جانبہ اور کورہ لکھی و جلال تھی	دیر
چادر	کافور سیم ہے زخمی تین نگاہ کو	سرخ
چای	دریا سے لطافت	سیراٹ
چپ	بزرگ صورت بلبل نہیں نواستی	سیراٹ
چکن	دریا سے لطافت	سیراٹ
چیت		سیراٹ
چون	جب پہنچا ہے دور حقون جنابی	سیراٹ
چوڑ	کبکیت خوش مزاج عالی ہے	سیراٹ
چڑیا	مچکر خضر فی کہ دو یہ کہیں باقی	سیراٹ
چریل	دریا سے لطافت	سیراٹ
چن	سرخ	سیراٹ
چکانہ	دریا سے لطافت	سیراٹ
چلت	جہت کر لک جکتہ مارا دانت سے ناک کو اوتارا	سیراٹ

نام	متن	الفاظ
اسیر	اسیر چک کر کو مسارین آئی	کبھی اوتار کے رکھا جو بارہم بیٹے
مختار	مختار کین بدترین چلن پین دیکھ	سوز گل کس طرح خالی اپنا کوئی
اوس	اوس سے نہ بولی جو دانا کی طہ	جاوہ پاؤ خالی کئے خون لاکھوں
سرخ	سرخ مریج ہوا یقین فقرہ زخمی	لگ چو کشمکشیں گراوس صبر اندام
طفہ	سرخاں چہ ہستی اتیک نہیں	خطین سی آؤ چنان چنر لکھیں
طسم	سرخاں چہ ہستی اتیک نہیں	جوڑیں جوڑ دیکھو جو اسکا نہیں
موسم	سرخاں چہ ہستی اتیک نہیں	جلوے کے در سے چون دیر نشی
موسم	اوس کو تھا پیر کی چو لکائی جائے	موسم پیر پیری ہر کا پیر پیری
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک
میراث	دریا سے لطافت	چوک

لفظ	مثیل	نام
چہت	دریا سے لطافت	میراٹھا
چل	برق کی طرح نہ بھولی نہ بھولگی چمکین باد آتی میں راہ لافاسو برقی	برق
چوت	نجات + دریا کی لطافت	میراٹھا
چشت	داغ + بارش + دریا کی لطافت	ء
چہر چہر	بہت بہتر ہمارے تھی ہے + نکمھی باتوں کی چہر چہر تھی	طلسم
چہر	چہرہ اوستہ سے یہ ہم ملا تھا نکالی	رنگ
چکل	جدہ ہر خشک کانہ کا کھنکھناتے ہیں	ابر
چیز	دو پٹہ کو اگر سے دہرائے اور	بحر
چین	واوے کی گریزی میری دھنک	رنگ
چچک	تیرے گلکے کی گریزی بگاری یہ	ء
چل	اگلے کر سینیہ سوزاں سے	نکت
	کڑی ہے لعل طشت آتش میں	دھوی

حرف جابے حلی

حال	کیا بدن کہ خاک نہیں برین	رنگ
حال	مقبول مرقول سے قوائے خوا	انش
حال	سڑھ گئی اور کدور و غصناک	برق

الفام	مستفیل	نام
جہا	غور الہاں میں عین ہمنوی	اسیر
حج	کیا کہوں کیا ہی مولا کی تصویر میں	ر
حج	شرایع میں ہی غریبے حجاب	سحر
خدر	یار بدخو سے شرب صلیفہ روز لگا	رنگ
خرز	سب طین مصطفیٰ کو سمجھتے ہیں جو شین	میرا
حرف	سنہ سے جب حرف شرا نکلا	سحر
حرف	آدمی میں آدمی تم کیوں باہم ملا	نام
حریر	مرد مرد میرا شمع ویر تو فکریں بگا	قلق
حزن	آئی بہار باغ جب خس خزان بنادیا	احقر
حسن	شرم کہتی ہیں پوشیدہ پیراؤں کو	ناخ
حساب	چو شام سے شام سمجھ کر کہاں میں	برق
حشر	بیتے بھائی تھیں کیا ہو گیا	وزیر
حصار	ہنیں کچھ خوف فوج درویش کی جڑی	ایر
حصر	لہذاست عالم ایک ہی چشم حقیق	صبا
حضور	عجب نہیں جو دعا استجاب ہو	رند
خط	خطا و ثناء وہی جوانی کا	مومن
حفظ	ای زبان از محبت کا چھاپا ہو	اسیر

الفاظ	معنی	تفصیل	نام
حق	شکر کو مامون نے جافریا کیا	جو حق تھا پیر نے ظاہر کیا	نام
حق	ناراجا نکر حیرم غافل تری	رہا ماند خون بیگنہ حق شنائی	عاب
حکم	یار و دین یا نگاہ سودر مار	کچھ اور مجھ کو حکم نہیں انتظار	کار
خلق	مین اگر زینت قراک کے قابل تو	خلق میرا ہی تر خیر قاتل تو	ناخ
حلب	وہ مست ناز لیکر کھسے پیر نشینہ	ہوا خوش اس قدر گو یا کہ ہوا گوشت و دق	دق
حق	علم اسرار کا تو دعویٰ بنا	تو ہی اس درجہ حق او سکا نہ	ناخ
حق	قانون میں راہوار تو کیا دے پا	لاکھوں پر جو اس کیسے بجا تھے	میرا
حوض	صبا و کسلی بلبل کو واسطے	کنج قفس میں جو ہر اعلیٰ کا	الشر

حرف حاء حط

مونت

حج	اکش سے بعض حب سے خاک شفا کی	حر کے موافق آج ہو اگر ملائی	دیر
حبل	ہر گنہ سے پاک کر دیتی حب ایت	اس سے بہتر خلق کو جہل نہیں ملتی	اسیر
حرب	ہے قہر خدای و دجیان حرب ہا	رکتی نہیں دشمن سے کبھی ضرب ہمار	میرا
حرکات	حرکات ایسی غافل نہیں کمان	بہولی بات ایسی غافل نہیں کمان	ناخ
حرم	دوسم تھی چار طر خلق میں ہوا رکنی	حرم تھی روح سلیمان کو ہوا رکنی	برق
حسام	بجلی خدا کی قہر کی تھی پہلہ تھی	پہلے ہی وار میں صف اول نام تھی	نہیں

الفاظ	تفسیر	نام
حسن	گرد رخ او حسن بن خوبی حسن	ظفر
خط	بہی دعا ہے کریم و رحیم سری	برق
حایل	خدا حافظ و ناصر اور نکی کر کا	رند
چا	تیرے آگے اس میں سچہ جیسا آقا	ناخ
حیا	شکوہ آئینہ سے نہیں شہرہ چھائی	برق

حرف خ سے شخند

مذکر

خار	دو فلک سے مرے کو کتنے ہی گل	گلہ نہیں کہتی باؤں تلے جو آیا ناسخ
خار	کباب کھاتی میں مچلی کو وہ قین	ہم اپنی دل سے کریں یا چھلکے کا
خار	قربا غ سے میرے کھانکے نہیں	مجو جو پول ملا او کو خا خا اسرق
خار	صحرا میں جالا و حرارت جو ہے	باؤں کو ادھیں میں خا خا اسرق
خال	شل سنبھل سبزہ خط کا برا نشو	خال روی یاد گویا تخم سنبھل گویا ناسخ
خندگ	غضب سے دیکھا جو سلا منی مارا	خندگ جانب آتش رز و آیا دوبر
خر	رود سے زیر کیا چاہے نفس	آپ خر کو کہی یل باؤں ہوا گویا
خرمن	تابخ سے تریبہ یو کا عالی گویا	خرمن ماہ در خان گیت گویا بوج
خرچ	خاروں نے اپنے سر خرا ناو کیا	ہے جو خرچ کے گھر کا ناو کیا

الفاظ	مبشیل	نام
خراج	وہ سیرول کا آئندہ توڑا ہوا آٹے	بجیانہ جسکا آج خراج طلب تھا
خرش	کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی خراج	خط تقدیر کے مانند ڈھانپا گیا
خرام	میں وہ لائے ہوئے لکڑی کے دیان	آئندہ میں جسد م خلام یا جانی پیر گیا
خروج	لیکن وہی جو روح باوجود میں ہیں	پیر الی قدر دیندیر کی کہ ہوا دوا
خروس	وصل کی شبیل سوزن بھائی	کسا خروس بجا ہر اذان میدا ہوا
خروش	دن شرفا غریب سے بھجور کھلایا	نالوں سے خروش صبور کا سنوایا
خوش	سینہ کی فائدہ بخشی سر	خوش خاشاک کہی پہل ریکان
خضر	بہت کچھ کہو کہ پانی آرا خور	دل انگشتہ آبی خضر بنے بیابان
خضاب	وہ بادہ نوش تیری ہی میں	شراب خم میں ہی نشہ میں خضاب
خط	اندون میں زون کچھ رقم کار لکھا	خط جدول صا دریا کا کنار لکھا
خط	سبزہ عارض میں نہیں ہو پادرو	تو سرا پا دل ہوا تو خط سودا ہوا
خطاب	کسی ساتھ بجا گیا نام ای منعم	زمین میں آب کی ہر ہر خطاب
خطر	اب نکالی ہو تون رہا میں	مست راونا ہر نہ خطر زمین کا
خطوط	ساتی ہیں او داس میں غریزہ	میں نے لکے خطوط شعاع آفتاب
خفقا	ایک عالم میں ہو جہد سنجاب	نام بیار لکھ خفقاں ہے کہ جوتھا
خلد	خانہ آل عبا طے سے برآمد ہوا	ادھر اشر و مکان خلد جو آباد ہوا
خراط	سبزہ گری کی جو زمین میں آرا	خراط صفرا ناں لکھ لکھ کہ رنگاں

الفاظ	معنی	نام
خلاف	یوں ہی مقدار میں ہوا خلاف	خلاف
خل	دیکھتی ہی ترے ماتر کو عواد اور	خل
خل	جب کہ رفیق کو پایم اعلیٰ آیا	خل
خلق	یار نے بیخ حبیبی کا لایا یا بانی	خلق
خمر	بیخ خدار جو باندھی تو شک خجلو	خمر
خار	شکست پائی تو کب طرح سکوتی	خار
خمیر	فقط ہنر ہے دین بزرگ ن شمع	خمیر
خازیر	راہ راہ کو صبا میں ہر کوئی ناز	خازیر
خوشید	و جب ہر تاشا شب معین میں آیا	خوشید
خون	لباس میں ہر کوئی دین کا لایا	خون
خون	سرخ قصاب چلو گاہ ناز	خون
خواب	روز کو میں ہر کوئی دیداری من	خواب
خواب	شکم صبا کے ترین ہے کمر	خواب
خوان	شہد ہے میں جو ہر کوئی کما	خوان
خواب	تیری خط میں اس روز کوئی تھا	خواب
خود	میدان باور میں خود گر گیا	خود
خوف	کچھ کد تیرے کلمہ غم میں قتل	خوف
		نام
	حکما نے ہر قسم کیا خلاف	نام
	یہ بیخ ہر اسے یہ خل سو کا	نام
	راختہ میں عمار جری کے خل آیا	نام
	لطف کے من خلق حسن البانی	نام
	جاسی بیخ قدیم ہی خمر تورا	نام
	ہماری پاس جو ایک سو خار آیا	نام
	تمام او کا بدن بزمین شہد و	نام
	سوی قید تو خازیر کمر میں	نام
	فلک پر راہ نایاب میں شہد نامہ	نام
	مخل آب ہے کما کر خوش خلق	نام
	سج ہو میں ہر کوئی خون بلیا	نام
	اپنی آنکھ میں سب کچھ اگیاں ہو	نام
	یاست محل یہ خواب محل کا	نام
	یہ اور ہی ہا کہ خوان میں ہو گیا	نام
	مثل رنگ گل روان کچھ نسی جان	نام
	مارا اٹھا خوف نے منہ او کا کمر	نام
	خوف کو ترے سوا صد ہا	نام

الفاظ	تہذیب	نام
خواس	عشق نے طفل ہو کر کیا کشتہ	رند
خیال	کبھی آئینہ دکھائیے خود دارائی	ناخ
خیال	نغمہ یار کا خیال رہا	برق

حرف خائے شخند

مونث

خاک	برو کی طرح ادھی دھین چرائی	سحر
خاتم	آرزو تھی کہ تری دانہ کا چلا غنا	ابر
خاطر	منہ چھپا وہ پروردگاری کیا تقصیر	رند
خاطر	ارزق میں فرق نہیں چھوڑا ہائی	رند
خاطر	میں تو کرتا ہوں تیری طرح خاوری	ناخ
خاطر	اوسے دھوکا تھا جاننا نہیں	رند
خبر	تلاش یار کجا و حرم کی ای شہر	مح
خزائن	کھینکے خاقان سے جو نیروی	ظفر
خرطم	قرنا جو ایک دو منہ سے ملائی	ابر
خوان	جانتے تھے کہ اس طرح گذر جائی	برق
خط	تیری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	رند
خاک	ہوا یار کیسی ساری خاک اور دانی	سحر
خاتم	خاتم دست سلیمان مجھ درکار	ابر
خاطر	مجھ سے بیوجہ رہا کرتی و شاکی خاطر	رند
خاطر	کیا برا ہے اوسے شاہ و گدائی	رند
خاطر	میری خاطر بھی ہوا ماہ چنوری	ناخ
خاطر	لگا کر تیر کو خاطر نشان کی	رند
خبر	کہاں ہیں آپ خبر بھی جانانی	مح
خزائن	ہم ہو گئی رند ہونے خوابانہ ہو گئی	ظفر
خرطم	خرطم منہ سے گویا اوٹائی	ابر
خوان	چمن عیش میں ہرگز نہ خوان کی	برق
خط	خطا اتنی تو مجھ سے قابل معافی	رند

لفاظ	مناسبت	نام
ظہال	استدبر رہو یا میں کہیں کل اوٹکا یاں	یاد کی حلال یا گردان یا ہوگی
خلق	سرکاشیاں کہیں غولنی جو ہوا	اک خلق مری سنا کہانی کہی ہو یا ناخ
خندق	گرد و بیاصل میرے خندق طیار موی عائدین گل فغان کی سی صورت	طالع
خو	آتش لفظ حسد باگہ تو نزلو	بڑھکے تھی یا کہ سے خوار در درازی
خوشامد	صاحب جیف کشن کی آمدنی سلامی کی خوشامدنی	طالع
خام	غاز تھی اک خواص او کی	دس ساز تھی وقت خام او کی
خیر	کہلتی تھی خبر جو شبہ شہر قریبی	نہی یہ دعا کہ خبر ہو یا حبیب کی

حرف دال ا ب ج

تذکرہ

واب	پیشی بود در انوضع مود او سے	وضع جو تبا سو مکو دا اپ نہ آیا	واژش
واروار	پہل راتنی کا یہ الف عیار رخصا	اسپر با و اوج کا دار دما رخصا	دیر
واغ	بوسہ خال ذقن مانگنا تنہا	داع دل تو نے دیا کیا عیش	وزیر
والان	لبس وصل کے وعدہ بیت جھونہ بو	جیت تو نہ کر او کہ ہی دالان کرنا	سج
وام	زلف و نمین ہنس کے دل بڑی یاوہ	کلفت سے زہر خاک نہاں ہو گیا	رق
وام	کرین مقابلہ اغیار کیا سا ملینز	کہوں کے منے کہی ہو دامن چلنے	ایسر
وین	کچھ دل نہ اس حشر سر اسٹیا	نہا دھما خا رہاں کہی سر با نچا	ناخ

الفاظ	معنی	نام
دانا	آر تیا ہے یہاں جو در دست چین	کرو گڑیابی دانا بیان ہوگا دیر
داون	آہم بیان پہی کیل کے جیتے نہ یاد	ہنسویہ داون شے لکایا تاسا گرا بھر
دفل	میرے اشعار ایسے ہیں جیسے	کہ نہیں دفل یاں سخن حسن کا
در	دینے خدا کو نہیں ہی دینی	وہ گہر سے خدا کا یہ بردی خدا کا
دیبا	میں نے کیا یہاں دینے	کہہ جاتی من ہم دیبا ہو مینا
دراں	نوفت خلق جو جی رہی دینا	غم نہیں ہی جو میرے مجھے بد بیان
درج	آہوں سے پاؤں دست درن	ہر قدم نقش قدم دیج گہر ہو لگا
دریا	وہ بحر من ناز سراپا ہر ستار	جسم لطیف ہے دریا شرب کا
درد	عش سے طبیعت نے زینت کا زامایا	درد کی دوا پانی درد دوا بایا
درخت	بیجا نہیں جلاتی محو آتش درون	تقدیر نے درخت بنا یا خیا کا
درد	کتے من عطر خنجر و درم کا	ای ترک در دہی ترخی کی
درس	عہد اقد نے او کو دیا علم ہر	کیا ہر خند ظاہر من نہ کمر اکو
درم	جو بری سکر نظر آیا وہ درم کا	ہر درم گویا بیان کا نگینہ
دریا	جان دینا جو میرے دریاں ہوا	سرنہ رکھتا سر اگر احسان
دراز	گہر گڑی برب دراز گوش	استراں درون ہو ابدان
درغ	جو من نہ مکان کرا یہ کو	رو بے کے صرف من کچھ دینے
دست	دیگا قاتل خاک میرے معنی	دست کا کچھ خیر نہ ہو

الفاظ	مثیل	نام
دستور	سیوسف کنگان قصاصت بنی	دستور
دستور العمل	کیون کسی او د کردیو اکو دین	دستور
دستخط	سینا طافورت ہی منظور ہوگا روپیہ کو مہر و دستخط جو کی ضرورت ہوگا	دستخط
دستخط	سینو و دستخوان برخواست نواتا کہ سنہ کنارا نہ کیا تا	دستخط
دست	ہو گیا جیسی گھر و کچھ جوہر فی	دست
دفع	بر عوشر بخا دین ای اک دریا حسن	دفع
دفتر	دشمن درہ درہ خورشید رو	دفتر
دکھ	کون ہونا محبت کی مصیبت شریک	دکھ
دل	باعث چاک کنان ہونا جلوہ کا	دل
دل	دل فرج شرم کا جو کہ دسر ادسرا	دل
دل	نبات لنگش ہو با بوی سما کر و غم	دل
دم	آخر کیا اخیر شب وصل مجھے	دم
دم	پنکیدی سر جو مرا کاٹ تو دریا	دم
دم	دم ہے بند آگوتری تیغ صفادہ	دم
دماغ	خراق یار دین تکلیف سیر باغ ندو	دماغ
دین	کھولدی زلفا سبہ کیا آونے	دین
دندان	آپ دالستہ کوئی کھوتا نہی	دندان
دیر	دستور ہی ذکر شرف بختن	دیر
دستور	حاکم مردہ کا دستور العمل با تلو کیا	دستور
دستخط	سینو و دستخوان برخواست نواتا کہ سنہ کنارا نہ کیا تا	دستخط
دست	ہو گیا گریہ دینی دینا گیا	دست
دفع	مطربوئی ہو جو مو جوئی دفع	دفع
دفتر	دفتری ایک ایک درق غلطی کا	دفتر
دکھ	یہ وہ دکھ ہے کہ جو بے نشانی	دکھ
دل	وان چپا دہ ماہ یان دل لایہ	دل
دل	بدلی میں جیسا چاند اندر نظر آیا	دل
دل	بنادون ایلق ایام کو دل دل جو	دل
دم	دم پہلے بانگ مرغ سحر خل	دم
دم	دم ہر مثل حباب دریا تیرا	دم
دماغ	قاتل خلق عالم تری عیا نکا	دماغ
دین	مجھے دماغ خندہ کا بچا کا	دین
دندان	دین شب نار سوا کا ٹٹ	دندان
دندان	ہسک دینا کوئی نور کے دندان	دندان

الف	ت	م	ن
دور	زیادہ خوشی ہو جب کہ	ہنسنا غنچہ دو دین بڑہ گیا	شک
دور	خوبین سرین مثل نہ سنگہ	بجائی چار دیواری مجھ کو دور	برق
دور	مثل نیلا ملون نہ کیوں	آج ہی دور دور سا	ناخ
دور	عشق گیسو کی رسائی	مرگ کی گز قطع یہ دور	آباد
دور	پیری مزار پر جو پاپوں	جائی عبا خاک سے دو دگر	اسیر
دور	وہ گل جبکہ چوتی	یڑیا گیا دور دور	حسین
دور	جی ہی دور رخ کا بس	آنکھیں استہا میں	ناخ
دور	یو سلیمان جہاں	تخت چمکے دوش	برق
دور	دو سلطان انکی	دور دور دور دور	مطمع
دور	یون ہی سمجھو دو	عصبتان ہے قیامت	ناخ
دور	پیرانہ ہے پیر	دور دور دور	شک
دور	بادہ گنگ نل	دور دور دور	دور
دور	کے بن کر	یہ وہ جسم	دور
دور	نوبت خاں	بیرقین کر	دور
دور	یقین ہو	دفاع یار	دور
دور	بجورن	سب گئی	دور
دور	بجی	سے تر	دور

متشکل		الفاظ
دشمن	تیر باران سے لگا ہو گئی گشت اپنی	دشمن
دھن	زمین پر فرشتے زمین جہا دمان لہریں لے رہا	دھن
دھون	دھون پنی جوار کی لہریں لے رہا	دھون
دھی	دو وزن کے تین دھی لکھ لیا	دھی
دیدار	مصور کی صحبت حدیث کی بد	دیدار
دیوان	سودا شئی با کا ایجان پرانا	دیوان
دین	عہد شاہ پوراد شیرین مختا	دین
دبیر	کعبہ میں آئی جو مسمیٰ در خالی ہو گیا	دبیر
دیو	غیر لیکری مضمون کو خندان ہوا	دیو

حرف والے کج

نوشت

دشمن	تیری زلف کو کب طرح ہو گا دوڑ کو	دشمن
داشت	داشت کی کوثری میں لا رکھا	داشت
دار	دل کو اوہ زلف چلیا میں لگا رکھا	دار
دارہ	دریا کے لطافت	دارہ

الفاظ	تمثیل	نام
دارو	خاک پاؤں غسّے خوشی شید کی چہرہ پر	رند
داد	خمسر عا دل کا پانی اور دور	برق
دال	دائے خال کا بوسہ کوئی دیکھتا	ابر
دیز	دریا کے لطافت	میر الشا
دینگ	گیا ہی بھول رہی تھی ریاں قبا	غفر
دست	کی دست برد کفر کے کوچی اور جاگ	سراپہ
دست	سر کہوں آو پاؤں پرین	بر
دستار	بدلی انگوئی ڈھیلی پانی	نیم
دستار	ہو گیا ناقہ و غریبانان فرخ	برق
دستار	چاہے باغ ملجا و خراکی آفت	ابر
دعا	کبھی کبھی میں نہ آیا دست	د
دعا	برق چھاو گی باتونہ بخاؤ اوجی	برق
دھم	دریا کے لطافت	میر الشا
دنیا	خدا کی کریم نیل ہمسایہ ہند	سحر
دوا	حال تبرہ کسی لطف شہ عیون	ناخ
دور	جو روز وہ طول میں ہر روز	بر
دوڑ	دریا کے لطافت	میر الشا

الفاظ	تمثیل	نام
دوبین	طرح محدود نظر سے جاہل	اسیر
دون	دریا سے لطافت	سیر
دوب	بغیر قبول	ایضا
دوج	ایضا	"
دیکھنا	ایضا	"
دہر	ایضا	"
دہن	خود قیاسی اپنی چاہتا ہوں	دہن وصف خرام کی نہیں
دوب	نکستی نہیں بھر کا دن بھاری	خوشید قیاس سے مراد گھر میں
دہول	فک + دریا سے لطافت	الشا
دہوم	یہ انہار محبت کی کرونگا یا رہیں	مجھ کہتے ہیں عاشق شمعوں کے
دہوم	زلفوں نے تیری آنکھ کا رتہ تر دیا	نافہ سے دہوم غم غزال حق کی
دہار	سیخا برو کی مضامین کو نہیں	راہ چلی ہی مجھے دہار یہ تلوار کی
دہلیر	تو بہ کہتی ہو لوگوں کی سجدہ کیجئے	دہلیر ہو جو قبیلہ حاکم آپ کی
دید	تری دید ایست جو حال ہوئی	یہ تیلی تماشے کے قابل ہوئی
دیر	دل مرا چین کہہ را ای فاشنا	کیا سب نے میں کہوں میں کہہ ادا ہوئی
دیوار	وہ گریہ تاکتا جو کیا جاؤ گئیں	ہر روز ناکہ ہشت کی دیوار گریہ کی
ویک	سندھ میں نہیں تھکی کی دین مرو	آئینہ مولا کہہ مگر دیکھ ادا ہوئی کی

الفاظ	مثال	نام
دیکھنا	حیف میں اوکا آئینہ ہوا	صبا

حرف دال ہندی

نذر

دُک	کیا فیض حسن کا زور کو بھی بنت	رنگ
دُنگ	تے خیالات عقب فرگان	رنگ
دُول	مگر باطن میں اوکی گرفتاری کا دُول اُلا اور کل کے وعدے پر مالا	رنگ
دُسر	آنسو نکل نکل کے جو مگر گانہ تم	رنگ
دُست	وہ قمر عارض مجاہد یا ایسا دُست	رنگ
دُشک	ہو گیا نالاجن بکھا دُشک اور کھال	رنگ
دُشیر	میں حسین میں گل کی شمشیر	رنگ
دُشول	ایسے کہی ہونگے فرشتے ہی نور کے	رنگ

حرف دال ہندی

نوٹ

دال	دریا سے لطافت	برق
دال		"

الفاظ	چریان سار بدھنیں دیکھیں	دانت کیا دُر میں ہی کھینچیں	نام
دارم	راک دریا کوئی تک جاری نہ ہو	آراستگی مکانات کی بنا رہی ہو	طلسم
دُبا	بہنی تار سے بڑا طرح بہری نہ ہو	دُبا یا قوتیو لئے یوں نہ بڑی ہو	سحر
دُکار	شاید کہ مضہم نعمت میں پُراقتور	آئی میں برگزینی جو دُکار میں جلی ہو	ہیر
دُک	قدم + دریا کے لطافت		ہیر
دُمل	کانڈی پود ملان دشتہ قلعه گیری	قبضہ میں ذوق الفقار خراب میری	ہیر
دُپیل	چل دلا وہ تینگ اور اتا ہے	ابھی آنے میں ہے دُپیل سے	مصحف
دُنگ	دریا کے لطافت		ہیر

صرف ذال شین

ذوق	یہی ہا ذوق یار دیکھ کر افسوس	او جاکے گزرتیم میں اگر کوئی	بستر
ذکر	تا ہنکو شکایت کی یہی باقی ہے جا	لے میں گونہ کر سہارا نہیں	عاب
ذوق	کیون جو فروش کر تو گنہم نہا	خود ذوق تھا جاکے ناں شہر کا	ناخ
دہن	قاصر ہر جان مدرکہ عقل نخسترا	کیا ذہن ساری کرے جس سجدہ الٹا	رند

عرفت ذال شخصند

الفاظ	تمثیل	نام
دلفقار	باندھی جو ذوالفقاری کو دیر کی	قبضہ میں فی شان خانیسی
حرف راز مہملہ		
نذر		
راج	اب کچری میں سندھی زبان کا راج ہوا چوٹی است راج ہوا	طلسم
راز	گل سواغنی جو بوجا سی باسو گئی	بیر
راگ	راگ گانی لگا مسطر شبنم فقیہ	ناغ
رایت	مہر کا بنا چرخ چکر لگا گیا	لبا
ربط	عیسر وصال آنہوں پر محبوب دل کا	برق
ریح	کل سیاں و دگر زمین سے کو بعد قفر	ناغ
رحم	شورش فرا جین توستم آب گلین تبا	میرا
رج	وصفا خط سب سے رخ جانان	آج
رجت	آدراں دزد کفن کا لیا کھٹکا ہوا	فلق
رجش	پیدا ہو جس سے رخسار کسی ہوا کا	رند
رجسا	کالی کڑوں سے جو زلف نظر آتا تھا	رق
رد و قح	وہاں رد و قح ہوا آخر امام قلی کی زبان قلی کا افزاد	طلسم
رزق	داغ کھا یا کبھی لاسے کبھی کچل	ایس

الفاظ	معنی	تفسیر	نام
سرا	او شکر لب تل عرق بود عافیت	بی روی شکر و اگل خیار کا	قلبی
سوخ	اگر او ن لوگون رویه بیا قبول کیا	سار کا بکلا ادھون سوخ	طلسم
رستہ	احاطی سے فلک کے تہ تو کئے	نکلیا آؤ مار رستانہ پایا	دوق
ریشک	جن لون پتہ نیم فروس کی این	سایہ بولو کو شک سایہ دیوار تھا	رنگ
رضوانا	ستار ان جانانہ پیر جرجروں	جو کہ حنبت تھا تو ضوان حنبت	—
طب	لغوی بوسہ لکھا مو اس بحر	شاید کہ ہمدوی کی کہ تہی	بحر
رقو	حاک اگر مجھ سوختہ کا گر	رشتہ کا شمع سوزان رفو	ناخن
رقص	سو شمع گل کی ہوا پلو کی	رقص کھلا دیا ابر کرم دس	اٹس
رکن	کتی ہیں کج برہمی بچیاں خم	یہ چار رکن مصرع زلف و تا	اہر
رقیب	دیا وہ بوسہ لب شیرین	لیکن رقیب کو رنگ جاستا	—
رم	مثل صیانت یاس ر	چال آہو کی جلو جہم	—
رنگ	دیکھا روز سب گرامین	دیکھا کی شدت در کا	ناخن
زنگ	سرو عرض کعبی طول قد نگار کا	پہلو کون کہیہ ر	رنگ
رند	جہان کا اٹس ہے مجھ کو	انکھین بند دوق نہیں	—
سج	وصل کیا بندہ اوقت جان	دست در سج مجھ اپنی	برق
رآن	گلستا غنچ تہ اہل بدن	بدل آہن یہ ر	اہر
روز	تمام یون ہی ہر گئی	شب فراق گئی روز انتظار	ناخن

تمتہ شیل

الفاظ	نام
روزن	حسب میں ناک دریا نظر آتا ہے
روال	پرنہ بکلیں خچر ہمیں آنسو سے آگے
روبو	بہت نالے کھولے کھانے گئے
روزند	روزند گشت کچھ کام نہ آیا پولیس والوں نے کسی کو نہ پایا
روغن	فروغ حسن پر چربی تیلی ہوئی ہے
روت	خار خار غم سے روئی شادمانی پر گیا
روپ	مہیج فرتے دکھایا روپ اشام کا
رواج	سانپ اتر دمانی چوٹی
روپا	بدلے پانی کے اگر خاک چھو بدلی
روگا	وعدہ خلاف بار کھوپیا میر
روکھ	رونق افزا اہم سرودہ شیر ہوئے لگا
روپنی	تیک ہیر راقامت شمشاد اچھا
روپس	کچھ تو ملے ہمیں بھی مگر اس نال کا
روپ	تھار میں روزن دیکھا
روپ	روپا سے لطف
روپ	روپا سے لطف

حرف الراء
مونث

روپ	دریا سے لطف
روپ	روپا سے لطف

لفظ	تمثیل	نام
راں	دریا کے لطافت	سیرت
راں	کیا شرقیہ پسہ بشیرین بران	اسپر زو میری لہی ایا زری
راگہ	چرون پر موتوئی راگہی جاتی تھی	دیکھ کر جو گونگو جان چلی جاتی تھی
ران	جستی ہنہی ران کشتی سوار کی	کیا شوخیان میں اہل سوار کی
راہ	خط سبز آبا جو منہ پر کم نمونی لطف	راہ ظلمت بھری خضری کونہ کی
راہ	حافظ خدا ہے دلیل نا شاد کام کا	صیاد دبا عین ترابہ ہوئی
راے	دریا کے لطافت	سیرت
راج	بہنی گوارا + ایضا	راے
ردا	شب فراغ میں بیٹھے جو منہ لعلی	خیال وصل میں بہرہ میں رہا رہی
ردو بیاں	کے گھر پہنچا بیاں فلک آبا	کی ردو بل نیزہ کی خواب سوار کی
ردوم	با اعلان ہوم کفر کی کرنے لگے	غیب دہوم کفر کی کرنے لگے
رسن	گیسو ہو سفید مگر مار رہا	بل اتناک ہی ہو گونگ جاتی
رسید	اپنی دانست میں رسد بند کی ہے	دو چندی ہے
ریت	نام دوا +	دریا کے لطافت
رضا	نہ خوشی وصل کی بکھری غم فخت	وہی ہم کوس جو میری موتی
رعایا	قبضہ ہر کج مملکت نظم و نیت پر	بافضی پس رہی رعایا جان کی
رفتار	بول چال ایسی کیسی نہیں دینا	بزی گفتاری ہے نہ گفتاری

الفاظ	معنی	نام
رقم	خزائن کو ایک شے جو کہ غیب کی نظر آتی ہو اور جس کی جگہ لوگ نہیں جانتے ہوں	رقم
رطب	نم و تر خشک جوارہ روان سبھی	رطب
رگ	کمال و عزت گل پر ناز گل پر ناز	رگ
رمز	سریز تین مسجد کو تین رکعت یا	رمز
روایا	سب آیات سہو ہو جائیں	روایا
رواہ	رواہ کی سوا بندوق نو نزار سبھی	رواہ
رواد	یاد او کو جو رواد و براد سبھی	رواد
رونق	عالم نام حسین تم اس میں مثل روح	رونق
ریا	طاعت ریا جو جتنی ناشی ہوگی	ریا
ربت	جب خلاف او ترا دیا کہلی سوتے کے بدلے کیلی مت نکلی	ربت
ریح	عجب نظر عالم میں آند آند	ریح
ریش	یہ عمر ہنری سب سب براہ کی	ریش
ریل	دریا کے لطافت	ریل

حرف الزاے ہوز

مذکر

مستقبل

الفاظ	م
زور	اوٹاؤن کیسے زور چلتا نہیں ہے
زور	بیان شوق دل ناصبور بنے کیا
زور	بس یک بیک جانیں نہ سیرا سا جہاں
زور	اب دین مجھ کو شوق اقبال علی کے
زور	مر کے چھٹا میں فرض عشق سے
زور	میں وہ بلبل ہوں جو صیاد دور کر کے
زبان	زیر زبان جو نقطہ زخم سنان دیا
زبان	آج ہی بایں قوس عمر و ان پر تیرا
زور	رقیب ایسا پتھر ہے ملتا سن ہے
زور	کمال نیکے مقطع یہ زور بنے کیا
زور	دن ہی دہلا تھا کہ زوال و نیستی گیا
زور	ہوتا ہے بیان زور کا احوال علی کے
زور	زہر مرے حق میں دعا ہو گیا
زور	لین عروسان چمن بیچ کے زور کیا
زور	نقطہ تو اک ٹرکا پہ زبان کا لایا
زور	آج ہی بایں قوس عمر و ان پر تیرا

حرف الزا

مونث

زال	زال دنیا عجیب طرح کی علامہ دہر
زبان	سورغم اس قدر چلتا نہیں کہ قتل
زبان	کیا نشان کیا شکوہ ہی بندوں کا
زبان	رہتی ہیں انھیں لگی دلچسپ ہو پان
زبان	زور دے میری رنگ کی حکم و لادیا
زبان	زغن ان ہون میں نہ پائی گی
زبان	مرد و بندار کو بھی دہر کر دیتی
زبان	پر گئے چھا چلی خون زبان شری
زبان	مثل عروس بوجہ برین غرق ہو
زبان	یار کے برین زور دید ما جو در
زبان	ہنسو آج جو کسکو وہ زور عذر دیا
زبان	آج تو ان کی لاشیں آ

الفاظ	تمثیل	نام
زلف	ہوساتے ہو ہلا زلفین دیکھا کر جانیں	سہم گرفتار بلا میں اپنے جانیں
زکوٰۃ	دریا سے لطافت	سیراٹ
زمین	غزل کہتے ہیں بھگانی خاک شہین	زمین شعر دیدہ انون اب سیراٹ
زنجیر	دولت اللہ کرنے جو طلب دیرا	نقوہ طوق تو زنجیر طلہ ذی ہوا آتش
زنجیل	دریا سے لطافت	سیراٹ
زور	جب حواس درت ہو کر آئی زور ق فکر دوزانی	ظلم
زیب	تجسس و شک چمن زیب چمنی	سرو کی طرح ہر شاخ شمع منی
زین	نقارہ اور شان کی یان زین	انجام کاروبار قتل حسین
زیر	پسینے جو اودکا چاند جسم اور چمکا	یہ گویا چشمہ خورشیدین زہرہ کی جو سحر
زیر	دریا سے لطافت	سیراٹ

حرف الہین جملہ

مذکر

دیا رفتی من کسے نہ نہ گام از شمع	وہ یکس من سو آئینہ گمان
جام طلوع خلدی ساغر شراب	نام ساقی کو شرب زبان
ہوا ہی دتہ مرا میری آستین	چو آتہ گیسوی عین کمان
کہ چٹا آتہ سال آہو چٹا ناخ	سے کب وطن کو پہنچو گنا

لفاظ	منتهیل	نام
ساز	زینت حسن واداد و سره کیا	زیر زمین ساز کے
ساز	راگ کیا سنتی ہو کر یوں دریا کی شمع	ساز طرے مرہا زینت کی گیا
ساز	سرت آئیگی تو کوئی زینت کا سا ہوگا	کفن ایسا مجھ صبح شب بھران کا
ساز	کوئی کدہ ہو چکا دالا	کوئی کتبا ہی سایاں گرا
ساز	وہ غرق عیش ہو کر زمین	دریا بہت چاہو کہ ساحل چاہے
ساز	جس کا سر وہ قی کا گرم یاد آتا	ہاں رو مجھ گذرا ہی یہاں
ساز	زینت سر پہی ہن کر یوں دیکھ	سو کر کو کیا ہی چیتا ب کا وزیر
ساز	سید ہو کو حرف دامن ہی ہو	گو یا میں جا بجا سید گل دسری ہو
ساز	دلی جان حکم عشق میں او دہو	چھٹی ملی سبق جو مجھ یاد ہو گیا
ساز	دلو کیا گداز محبت کی آگ	نختہ ہوا سب جو مرا جام ہو گیا
ساز	نڈ کو میری سو خلی کا جو حل پرا	مجلس میں سید بکا یکا ہو گیا
ساز	غیر کو نایہ نہ نام مری نام نہ	مہربان زور یعنی شتم ایجاد کی
ساز	پوڑ کر سر جان شیریں عانی	تیری گدین ستون بیٹوں فراد
ساز	رہو ار کو فوج کا ستار و کیا تا	تواریں وان خون گھر کا دیکھا
ساز	لگا سرم نار و نہ منہ چپکے	لا سر طہور و کی اک رنگ کے
ساز	یار کیا تیغ بکف پیرا ہے	سر مرا ہرنے لگا کیا باغ
ساز	ہاتھ غنی بکا راج غلی میاں	آج یہ اقد کا ترنن سدا ہوا

نام	متن	الفاظ
درد	اوس پری کا ستار گراہی	ستار
فنا	سرطان فلک جلتا تھا کب کرا لب دریا اولیٰ تھا	سرطان
سرخ	کہ سرخط ہو ضمیت دران کا	سرخ
سیرج	خوشی سے ہوئی گال گل ہول	سیرج
سج	دہری کو وزن بین دہری	سج
سحر	سحر کی ای غیرت لیل کیا	سحر
سجن	سجن وزیر کا اب شاہ پسند	سجن
سید	کہ محاسب ہی بنیا حسرت	سید
سرو	کہ ہر گل داغ تھا جو سرو سرور	سرو
سرد	جب سرو آہ مری دلین میں غم	سرد
سرم	نکاح مرا بخار او سر سام ہو گیا	سرم
سراغ	نہیں پائی کہیں سراغ	سراغ
سراب	سمجھ ہوئے دریا کو سراغ	سراب
سروکار	جس کا کسٹا تھا طبیعت وہ خارا	سروکار
سلح	ہر رشک ماں تباہ تارا جہاں	سلح
سفر	رمضان میں سفر کا کوثر	سفر
سفینہ	دریا مارا سفینہ اشعار ہو گیا	سفینہ

لغات	معنی	نام
نغم	نغمہ شائبہ معایب کا	نغمہ
سکوت	صاحب موصوف نے سکوت کیا مطلق اس کا جواب ندیا	علم
لک	بدایاں پیریں جو بن گلی آتی	لک
مطاح	مٹے اوکو صلاح ہر شکار	مطاح
مطام	سجد و گرد آغیر ہر جہیز سے	مطام
سکوت	آوارہ جہل بن گور کی منزل سون	سکوت
سما	سماؤں کی کتب کا جو ہر عرب	سما
سنا	شب و صبح تہی چاندنی کا سنا	سنا
شم	ہی گنا جو تہا اس کو گنا جان اپنی	شم
شم	شم کچھ کہیں نہ کہیں پا لہر کئے	شم
شم	زبان شمع سے نکلے صد اہم	شم
شم	ابو شہ کو سنا کیا ابر ہر نکال	شم
شم	کب ہی سنا سنا سنا سنا	شم
شم	شم و زہر طبعیت میں کہاں گئی شم	شم
شم	شمکے بجایا وہ میں بیٹہ کر میں ہوگے لکایا	شمکے
شم	لکھنویں سنیجہ آریا ہے جو روں نے شکار مجایا ہے	شم
شم	ایک جلد میں شکر توڑا جو سنے آیا اوکو پھر	شم

ممشیل

سنبل	سنبل تر نش گیل کا دیوان جا
سین	عمر ایسا میں خضر سے سن جا برکات
سوال	طاعت میں ہی ال سنار فقیر کا نام
سودا	سب سیکھیا پیار کے دیوان کے
سود	جب آنکھ کھل گئی نہ زبان نہ
سواد	نہوئی صبح ہوا جاک گریبان
سور	جلاد بنا سوز جو انکے دیوان کا
سوطن	کہ میر بد گمان کو مجھے کیا کیا سوطن
سورک	غم سرور و سرور غم و دلائی ہوا
سوفار	سینے کو تن کرتی تیں سفار تار
سوم	چلم تو کیا کوئی ایسی ترشیں ہوا
سورج	چاند سا کس در سوچ گیا یا برکات
سورج	اپنے سیاہ خانے میں بوج گھن
سورج	ما سوریہ جگر میں تر تیر سے ہوا
سورج	کلی میں سکی یہی ایک طرح کا رنگ
سورج	سوگ میں ہے کس گریبان کا
سورج	سے الگ سیاق و سباق انہی خوار
سورج	سچ زلفوں کے جو کئی رویہ بار
سورج	روشن چہرے کی شکر دہ خضر سے
سورج	انکشتہ انسی دیکے سلیمان کو دیا
سورج	سودا کی بات کا بچان پرانا
سورج	نہا خواہ میں خیال کو تجھ سے
سورج	جوش سرور اسود شب بھراں
سورج	لگا نادل نہ آہا تو انکس مزاج
سورج	سوطن عروس مرگ کا ترنظر پور
سورج	برایک رحمن اندیشہ نال ہوا
سورج	شیر خدادی غنچہ لب لباب سے غرق
سورج	عاشق کا روک چاہے زینت نہ ہو
سورج	اہل غیت کی لئے نقص کی نہیں
سورج	حضرت دہ میر تو تاشام مج سے
سورج	ناسود کا عبت تیر او ترک سے گانا
سورج	چراگ دار پر خضر تو اسے عجیب
سورج	جہانہ خلی فلک بنے سے
سورج	انہی ترشیں ہر گز میں جو در شمار

املا	مثیل	نام
سود	تھا خواہیں خیال کو تھیں عالم	عاب
سہو	لکھتا وصل حیر کی جاسو تو	ند
سہم	گرتی چاہتا حسن کی آستین	اسم
سپاہ	سینہ و دل کی جدا ہو چوین	وزیر
سیر	دور تو میں ترناؤں کا نسو طاس	اسر
سیب	سیب و فتن زیادہ تر تازہ تر	ر
سینک	کیوں نہیں گوسر کے طیلو	ذوق
سنگ	چند عرصہ میں حوال موت الہی وہ مارتے ہاؤں گاؤں برس میں برس میں	فساد
سیاہ	تباہ ہوا موم سے خوشبو کا منہ پر سید تانے کوں سے گاؤں میں جگر کباب تھا	ر
سیاق	افاضل اوغین کے ہر ہن بودم	فلق

حرف سین

مونث

ساق	زانو گینچ جھانپیں کی	فلق
ران	اونٹ کو آفتاب پستی بہا	ر
سائس	ادھر کی دیکھ کر کلمی نہیں لکھ رہا	رق
ساکھ	دریاے لطافت	انشا

الفاظ	تمثیل	نام
سبح	دریا سے لطافت	برق
سبح	فصل گل میں اس قدر دور دور	سبح
سبح	رحم خدا نہ دیکھ سکے گا کہ کی ہے پیا	سبح
سبح	کھنڈی شہنشین ہی سے ہو وہ لطف	سبح
سپاہ	سپاہ باقی ماندہ اوس ترہ بخت نگوں کی فراد ہوئی زندگی و شہر ہوئی فنا	سپاہ
ستر	پہلے تو انکو شہر عورت دی	ستر
سج	دریا سے لطافت	سج
سج	وہاں کوئی سچل حکمہ مراغہ کی گزری تھی کسی نے یہ کیفیت بیان کی تھی	سج
شک	ای مٹنی لطف سے خالی نہیں	شک
سندہ	نہ سندہ بدہ کی لی اور نہ سنگل کی	سندہ
سرا	یہ ہی وجہ حیرت تصور قصر منہاں	سرا
سرا	دہونڈ دہونڈ سرا پائی	سرا
سحر	و صلیب موت شب غم کی خبر ہوئی	سحر
سرح	دنیا کی آفتون پہنا جو گیا	سرح
سکارا	خوش ہو عمو اگر قدر میرا تو کی نہیں	سکارا
سرت	جسی شہر کی لگائی کھیل شہنشاہ کا	سرت
سرنگ	جو بات دلیں بکارتی باجان	سرنگ

الفاظ	تمثیل	نام
گاہنیز	میری دعا تو شربتِ ارباب	فستقین کیون نے سر کا گہنیز لکھی
سرخ	کیا سا غزربین کیا جلد دنیا	ساتھی تو سرسوں سی سی چابی دیا
سُرک	سہم چلین کیا دور بازیم	فلک کے اوکے عرصہ سی یہ سرک نکلا
سزا	بکریاں تہہ نہ شراستی یہ اعلیٰ	ہیت بدل گئی تھی ہواک ہر شے کی ہر
سُطر	اجرا کر تہ وقت اگر لکھے	موج دریا سطر خط ای درانا ہو گیا
سُست	دور قلم + دریا سے لطافت	سُست
سُست	سُست کار تو جانیع عرس	سُست
سُست	سُست + دریا سے لطافت	سُست
سُست	سُست زردی زردی انکھن میں	سُست
سُست	سُست یہ در تیکے دت و بازو قاتل	سُست
سُست	سُست عشق نہ تانچہ ہر ایا جو ہری زارین	سُست
سُست	سُست فصل گل میں سحر سحر کھا دور	سُست
سُست	سُست ساتھی کی عطا میں کی کیا خکا	سُست
سُست	سُست سندھو کا شوق تیرا تو + دریا سے لطافت	سُست
سُست	سُست نہ دلا پاؤ اور سلسل انکھ	سُست
سُست	سُست طرف + دریا سے لطافت	سُست
سُست	سُست دریا سے لطافت	سُست

الفاظ	تمشیل	نام
سیف	دریائے لطافت	پیران
سیم		

حرف الشین قرشت

فکر

شباین	تیرے تیری کوئی طائر چھوٹا دہریا	رگیا تو ایک شام میں تیرا زور گیا
شباب	صحیف ہوئی اب ہی تو کیا	گناہ لاکھوں کے جنگ شام
شبنم	عکس رخسار میں گل کی طرح	سجے اوس رخسار کے شبنم گلگون
شبنم	کوئی مالون کے لگانا ہو رواموتا	کیا ہی شبنم زلف میں ہی مل گیا
شکر	نظر شکر کی خلقت کو دیکھ کر اس شکر کو	ماون ہوا چمن مہا کی کی اور خیال
شیر	سیر کو سبکساری سفر میں جا	کیون شیر نیا ہی خیمہ و خگاہ
شیر	کیون نہ آتشا و قد کے چمن باغ	سایہ سر قدم پر آتش نور لگا
شخص	کرمی میں لطف سردی موج میں	شخص محو قد رنرت کریم تھا
شیر	سخت جانی سے چنگا رہا نمنج	سنگ آئین لگو پیا شیر نوری لگا
شیر	دھنوتی میں پھینک دینا چوبیس	چاند دل کس حال کس فانی لگا
شیر	سیکھنے فرقت قی میں	شرب جو مانند اکل ناگوار خیم

الفاظ	معنی	نام
شریت	اہل دنیا حرص میں ہو گیا کیا کیا	زہر قاتل ہو گیا شربت اور دنیا کا
شر	شکستہ رفتاری زینت عالم کو سجا	رہ گیا افسانہ قصہ گیا شرو گیا
شرار	کبھی قطره دیا تو نے ساقیا بھگو	اوسرہ آتش محو کا کبھی شرار آیا
شعر	سراپا کچھ نقشہ قدم سے روانہ کیا	سنا یہ ہو گیا تصویر شہر و دوا کا
شعور	کمال نشہ میں شہنشاہ خرو کہان ناصر	وقور عشق میں کس کو شعور ہوتا
شعار	تاج و اقتادگی شعار اپنا	نہ زمین اوٹھا غبار اپنا گویا
شغل	مزی ہو جو جن دنوں طبعیت میں	عجب ہمارے شغل شراب و باجر
شفالہ	طفل کے انداز پرال ٹپکی گی	باغ عالم میں مچھو شفا لوبیہ کا
شوق	ساک آواز کے کبھی ہاں لاتا	ماتمی سے شوق قمرضا نظر آتا
شعۃ	قول علی حد پیمبر سے کہ نہیں	فرمان بادہ ہے شعۃ وزیر کا
شکار	لگا جو تیرا سینہ مشک میں	میں خوش ہوا کہ مرد ام میں کا آیا
شکر	ہو چھو سا پیر شیر ذراں	شکر کینہ کر ہو سکے افسانہ کا
شک	لو بار جو باغ پر صحر اکا گمان	شک خیمہ حسن پہ آہو کی زان کا
شکم	ساقی شراب سے رہی قصہ فلک ہا	شیشہ کی طرح محو شکم حق تک
شکاف	سوزش رفت کی گہو و صفت	جو شکاف فلک تاباں چہم ہو گیا
شگون	وہ آتی کب میں گہم ہونے کا	شگون ابی کی کو آواز زان تو آیا
شماہ	ہوں فاختہ قد حسین و حسن	وہ سرو ہستی کا ہے یہ شماہ دلی کا

فہرست	تمثیل	نام
شیریں	شیریں جلوہ حسن کا رخسار جابجا	روبرو چشم آس کا قمر نور جابجا
شیریں	کیا فضا دل دے قدانے سے	کیا شایہ دل دے خدا نے اوست
شیریں	تہاؤں کیا مہینے میں داغ کئے	نجوم حرج کا کس سے شمار ہوتا ہے
شیریں	شوق و دل کو کسی مثل کی تقلید کا	گوشہ وحدت دل آئینہ وحید کا
شیریں	شور و فضا سے میں تھا تو وہ بوجہ سے	اچھا ہوا فساد کیا شور و شر کیا
شیریں	سرتن تن قدم قدم خاک سے لٹکا	اک شور وادہ دلہ کا افلاک سے لٹکا
شیریں	اور چلی و سرتن سے عجیب نرم ط	شمع کا شعلہ شہر پر مرغ زرین کا
شیریں	یاں تھر کے پچھین بفلک کا	کی رد و بدل نری کی خواہ سکون کا
شیریں	تیر و غمی ہو و نہر کرتی ہی نازن	شد لٹا ہٹ تار یک من زنگ کا
شیریں	کیون اور نہ لکھ تو ای بر جی	شہب ال موج نکست شک ختن کین
شیریں	رات بہر تہا چشم غل اکھنیں اپی	شہر ہی لے بار اک سحر ادشت ناک
شیریں	شیریں زہر و زلف کی تاثیر دیکھنا	شیریں نظر میں کفار مر گیا
شیریں	کیون نہ صحر اقدامت ہو و نہ	کم سن صحر اقل سے شہن اپنا
شیریں	برق گر میں یا ر کی آیا قریب	داخل غلہ برین شیطان ملعون مر گیا

حرف الف سن
سرنٹ

الفاظ	تمثيل	نام
شاخ	شعاع سے بکھری ہوئی شاخ	شاخ
شام	صبح بکرتے ہیں ہم کس شمع کو	شام
شان	نماشہ جس طرح شاخ درخت	شان
شب	ہمیں ہلکی شب بھراں ہے ہلکی	شب
شبہم	شبہم اکثر تری پسینے سے	شبہم
شبہم	شبہم ۱۲	شبہم
شبہم	شبہم ۱۳	شبہم
شرط	شرط جتنی ہم اوس سے وصل کی شرط	شرط
شرح	شرح ایسی رنگ اہل کو لفظ کہتا ہے	شرح
شرم	شرم کف زلف سے (نکسین کی ہنسی)	شرم
شراب	شراب موچنگی تجھ سے گونگن کا پیرا	شراب
شروع	شروع تن کو کیا دھرتا دلو پاک کر	شروع
شطح	شطح جہان کو وضع جہان یا مال رکھتی	شطح
شعاع	شعاع شب منہاں شمع وصل میں درخت	شعاع
شفا	شفا صورت اوس غنیمت کی دیکھ دیکھ	شفا
شکل	شکل جس کو جو میں ہم بھراں	شکل
شکل	شکل واہ کیا خوش حالی میں نکالا جو	شکل
شک	شک کیوں نہ شکل آلو ہنر داں	شک
شک	شک کی شکل و شمایل نہیں ایسی نہ	شک
شک	شک کیوں نہ شکل آلو ہنر داں	شک
شک	شک کی شکل و شمایل نہیں ایسی نہ	شک

نام	متشیل	الفاظ
دیکھو ہمایوی اور فضل حسین کی تاریخ	کیا لباس تری ننگ نہیں شکر	شکر
شاک ہونی اور حسین جگر و زید کی	سن لی کہی جو نزعین بجلی شہید	شک
گل ہوگی شمع انجمن کی بحر	وہ اوسکے چلا لوگ کو	شمع
تو اکی اور نسیم ہمایوی کی	شمیم گل ہون جو بلبلوں کی ہوتی	شمیم
روشن چوک واسے شہنایین پر تکلف سر نہ اسے		شہنا
درباسے لطافت		شبیر
		شیر

حرف الصاد و بعض مذکر

سرکاش کی ناچیز گردن اور تیرا میرا	وہ صاحبہ جس شخص کے آسرا	صفت
درد اس میں ہوا کہ صاف ہوا	لے لیا شکر کے سانچے سے	صا
ہر شقت پر اس نے صبر کیا	نہ ملے ہر نوز کو یہ اعضا	صبر
ہیولوں کی ڈالیوں میں چھپ رہا	نکت زلف گدازت قد پر ہوا	صبر
دیکھ اچھریست ننگ چھوڑا ہر	سودا ہوئی جگا خواب چھوٹی	صبرا
بے فقیر انجیل و توریث کے	صحف جتنے آدم کے تہ بہت	صحف
تیرے حصہ میں منعم حسن خدا داد	جسے تیار کیا حاصل غلامی آرا	صحف

الفاظ	نام	تفصیل
صدر	صدر	جس پر کہ اس مہینے میں صدر قانون سے اور مکرر دولتی ہونے کا نام ہے
صنم	صنم	خوب ذرا بنایا یا صنم بلور کا
صندوق	صندوق	اگر صندوق مل جائے کہیں سے اس کا
صنوبر	صنوبر	نہ کیوں اس سے عاشر صنوبر کا رنگ
صند	صند	ہو ہی در در و نا اگر صند کا
صوت	صوت	مشکلاتی سے یہ صو خوشبو کا
صوا	صوا	کہ میں عذرا سے چو نہیں صوا کا
صید	صید	نسل صید کے گل لہی سے
صیاد	صیاد	قمریان باغبان کے صیاد

حرف الصاد معوض

مونث

صبا	صبا	سحر ہے تن بہت یار
صبح	صبح	صبح صبا کے ساتھ چلتے ہیں
صدا	صدا	عاشق و معشوق ہیں ہم محبت میں
صد	صد	چشم تراشک سے دہن ہر ہر ہستی

الف	تتمشیل سے	م
طوطا لکھنا سب سے پہلے	دینا پیش نظر اور دیکھنا	بر
صبر اس پر خرام نام کے صفوں میں	صبر رکھنا ہی ہو جو فتنے کا	ر
صف تیغ نگاہ ناز و عافیت	تم دیکھنا صفین کی صفینوں میں	ر
صفایکے غرض تو صفیارت گئی	دیکھنا صفین تو بلبل و رشتی	ر
صلاح کہ ہمیشہ سے صلاح ان کی	ہو رفاه اور ہو صلاح ان کی	ناخ
صلاح زائل دینا نے صلاح کی کس دن	یہ راکھا سدا سے رشتی ہے	دوق
صبا خون دل انھوں نے طوطا	جام میں جیسے کہ دھبہ بونٹا	آش

حرف الضاد

مذکر

ضبط	ضبط
ضرب	ضرب
ضف	ضف
ضلع	ضلع

حرف الضاد

مونث

الفاظ	تمتیل	نام
ضد	رات کو لٹے پتیر کی طرح	ضد تھوڑا اور بھی ایدہ قباچہ جگہ
ضرب	بچہ ہر یک سیکلی نہ ضرب میں	امداد کیجو ایہ مر خانی تبیم کی
ضریح	موجم کو ضریح مبارک حسن باغ	مست لفظیہ شرم شروع ہوئی
ضو	پتہ کی ضوٹان پنجابی کھا گئی	ہر گل کو بو بہشت کی ہوئی گئی
ضیا	دل کی جو نفوس تو تونہ جگر کی	سینہ کا ہی سرد رضا چشم تر کی

حرف الطاء

مذکر

طاس	فلک کو بناؤ گناخت طلا	یہ دھڑ کو طاس حمام کا
طاق	چشم ساقی جام عینی ہی بنا شرا	سیکڑی کا طاق گریہ طاق ابرو کی
طالع	چونکا نہ صورت آہ سے ہی بجا میں	ثابت ہوا کہ طالع خواہیدہ مرگیا
طاس	صنط آہ شد افق چو بجا گرا	آسمان بنجا مرگیا طاس آتش باز کا
طائر	جو کہ طائر تر صد میں رہا ہوتا	ای شہ حسن وہ اور ہی ما ہوتا
طبق	ساتون طبق زمین کے دشت بل	دب کر ہیاڑ خاک کے دامن بل گئے
طرز	بنیم انجم میں فروغ اس قمر تابا	طرز اور آیا ہے تری چمن آرائی کا
طریق	اب قصہ میں تری باری کا	ہو لا طوقی سندر ای کی
ط	نظر آیا وطنان میرا ملک دیر کا	اوشایا اوس قمر نے نکلا طوفان کا

۱۴۳ مستیل

الفاظ	نام
طلیق	کہ دنیا کو دینی کے لیے بکسے طلاق
طلب	آرزو و سامغری کی لہلہ سانی
طبع	بشر کو کئی ہی خواہ روز و دن کی
طمان	روقی آہنی جو خانہ دنیا و دین کی
	رانا اید مجھیں دوسریں فراق
	کہ طلب سے جامِ جم کی کارِ قصور کی
	قد اپاؤں جو کچھ ہی سہل خور کی
	تسا میں ملا کہ نہ طمان میں میری

حرف الظاء مضطغ

مذکر

ظرف	کوڑہ محو و اعطاء حالی اگر ہو
ظلم	کیا ضغمت جو بکلو گے شہنشاہ
ظلم	ظلم ہی تو دیکھنا ہو گردِ شہنشاہ
ظن	دین شک ہی ہو مومن زخم
ظہور	ہر خشک ترسین ہی سے ظہور
	نیری مسجد کے لئے طرفِ حضور
	چاندنی میں آکا ظل بہ بن بجا
	نقطہ شیشہ سے ساجدِ خاک
	کر بارِ عدم یہ ظن ہی کی
	دہین عکس ہی نیری اکہ نور

حرف الظاء مضطغ

مؤنث

ظفر	ظفر لکڑی کے نرغہ میں نمایاں
	افوج میر میر و غاری ظہر لیتی

حرف العین معقوف

مذکر

عائش	خط پہنان عارض شکستہ	ران اب برہنہ کی دین مختصر
نام	نیزہ مرادوش مراد بران	کیا دیوار بخون بایں عالم چراغا
عبد	کراستان خدا کہ نصیری کا خدا	گو عبد اقل حیدر صمد روز اکا
عبد	اتقی کنارہ کنس کہ کنس کی خوش	مشکل ہے بحر فوم سے ابدل عبرا
عبد	بھائی بھائی وفا و وفا کی پر گری	غضب ہوا کہ غنا ببدانہ جو آیا
عجب	کلمہ مقدم چلے ہے تم انکس کی	مردہ ترش کے قبر سے نکل عجب
عجز	فوتی سے نہ دست دیا ملندہ ہوا	دعا ہی سجد میں کی عجز یہ پسند ہوا
عدد	رہا ہوں اضطراب میں اور کرور	جتنے میں حرا و عدد اضطراب کے
عذاب	بوس میں کوئی کیا شریک حال	بدن کو چین طار و حکو عذاب
عذر	مرد غور نہ تھا بہ کھد و زار	مرد کریم کو عذر گنہ پسند ہوا
عش	کونہ بایں کسندہ قائم خیز	بام ملو عش دور بچل کا
عس	راگ لانا ہی خیر و نیک	جس پر ہر س و گز نہ ہر حق
عش	عش حسن علی کو دیکھو ایسا اور	عش حسن علی کو دیکھو ایسا اور
عرج	عرج و عرج و عرج و عرج	سارا عرج و عرج عالم بالا

تمتیل

الفاظ	معنی	نام
خوب	بعد مرئی کے آج کے نام	عزم سے سو کو رہا اپنا
عقل	مال سے جو تنہا آدمی کو چاہی	سو گھر کے چور و چیل خیر کا
عشق	از اچھے دوستی و دوستی مارا کھینچا	دل پر دینے کو کہو نہ کسی زلف کا
عذر	کر بیان کہوں قدر ہفتہ شہلا	شکوہ دشمن یا کہ باز کا اکا
عطر	بیشہ کا جو گل اندام ہمارا اندام	عطر پہنیں ابھی عطر کا قلعہ
عقد	خدا کے ترا عقد او سے کیا	جو عالم سے سید او سے
عین	آویزہ تیر گوش کا ہوا اس	کیا کیا خیق کان میں غل
عکس	سین پر آویزہ آویزہ	نمایاں بھول کے ہاں
علاج	عاقبتہ آویزہ علاج دل لالان	نہو عیسیٰ در آن ہی ان
عکس	کلیو عکس کے لئے آویزہ	کدن علم آہ ہمارا
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	نما علم باب علم کہانی
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	عالم کو ہی علم
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	اب علم و فضل و کرم
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	روئے غیر جو میں
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	واجب ہو گا جو عمل
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	غیر نکت ہو گئی کا
علم	علم و فضل و کرم کی کمان	علم و فضل و کرم

اظہار	مستقبل	ماضی
عوض گنتی میں جو مجموعہ ہے ساری جی اکی	عوض گنتی میں جو مجموعہ ہے ساری جی اکی	عوض گنتی میں جو مجموعہ ہے ساری جی اکی

حرف العین معص

موقوف

عقل و عیدم و ادویہ میں جن میں	عقل و عیدم و ادویہ میں جن میں	عقل و عیدم و ادویہ میں جن میں

حرف الغین ضمت

موقوف

غرض	گل کی وہ غرض بتائی ہو	رضت کی طلب بتائی ہو	سکو	سکو
غزل	باغ ہو یا بہر اوئی ہو گستاخی	گستاخی تازہ غزل اچھے سراغ	سراغ	سراغ
غیل	دریا کے لطافت			

حرف الفاء معص

مذکر

فوز	قسم خدا کی بڑا بانی فنا و عیش	ایسی ذات کے اکثر فوز ہوتا	فوز	فوز
فخر	کیا عجب سرور کہ فوزی قدم بانی	فخر کرنے میں فخری جہنم بانی	فخر	فخر
فوز	بہاؤ فیض سے کس بیک سرور	ظاہر میں فخر تھا نہ غیر خیر کا	فوز	فوز
فراخ	بہر کوئی زلزلہ سے نہ اکدم فرار	باجوئی تلخ شہر قلم کا دماغ	فراخ	فراخ
فراق	کبیرن اچھا ہی تجھے ناسخ فراق	ایک دن مارا فراق جمع ہو گیا	فراق	فراق
فوس	گناہگار میں محراب تیغ کے ساحل	جہاں یا سرتوڑا زرق و برق کا	فوس	فوس
فوط	ناتہ قاتل کے گریبان پہ جمع کیا	اور فوط شوق ہی بانی غم کا	فوط	فوط
فوق	لڑنا تہاد امان علم سرور کے	ہر تہا سما فوق فکر سرور کے	فوق	فوق
فوق	بہر سرور عا آپ کا بلا و شرف	سرا جہنم اللہ سے فوق و شرف	فوق	فوق

سختی
فوق

حرف الفاء

مؤنث

فانوس کی یا بجلی میں کہیں اس سے نور کی	آستین یا رفاؤں میں شیش طو کی
میتھ زکورو ابھی اسے سلطان میں	نیک کیسے شیش پتھ میں بیٹھ
میرا فرائی ہو اگر افری افری	یون اور گیا کہ شیش چاہا بری
میرا بددی میں مرنا کون جو یا تنگ	اوس ضم کہ شیش ناقوس فیہ کی
میرا شش میں جو جملہ جو نیم گرم ہوئی	اور تھی پیرنی خود کاندہ کی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	یارب اسی تو فضل نہ آئے کلمہ کی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	موت روتا میں ہو فضل گوہ کی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	بے مربی صلاح ہے انکی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	فغان نعل یا عشق میں کی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	کیون جہانیں بھی گشت ناک کی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	انک پر دم بزرگیوں کی فوج آئی
میرا شش میں جو جملہ جو عارض کی بادیں	یان بری بندوق اور ان کی

حرف القاف

مؤنث

[illegible]

الفاظ	مثیل	نام
قصر	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ختم اسے	قصر میرا بنانا تھا جب میرا
قصو	مشتوق خود نما پر کیا کیا تھا میں	عاشق کیا کیا تھا ایسا قصو
قط	نری راضی کا نسخہ طبیعت نے جو لکھا	قلم کو ایسا دیا او قطرہ دیکھا ظفر
قعر	میری نالوں ہو اور یا یہ خشک	قعر دریا ہی جزیرہ ہو گیا میر
قض	ریخ توڑا ہی بہت نازینو نے	ہی میری گواہی سننے قضا کا
قفل	حسبان جان کہ جس کی کتہہ ہے	لبا بوسہ تھی قفل قلم گنج قاری کا
قل	وصل کے ایام میں شو قفل ہو گیا	اتر ساقی کی جدائی میں حراق قل
قفل	اوہ زنجیری کہاں اور جینا کیا	میں کہاں جام کہاں قفل بنا کیا برق
قمر	قمری کاس تر لے کے حاق میں آیا	کہ آفتاب ہی تو حراق میں آیا
قند	دوست لے کے جوئے بات نہ کی	قند عاشق کے لئے سو آوار برق
قول	کہہ سنا تانہ دھواؤں کے بل فریاد سے	قول سب کا زندہ باد اسباب ملک
قمر	ایک لپٹاؤں کے نونہل سے یہ فرما	ہم کو دوزخ زیادہ جہنم دیر ہوا برق
قلم	سن سنے اور دیکھو اس آواز	ہاں یہ یقین فیا س آواز
قلم	تغین وہ جہاز شی وہ قلم نظر آیا	ساحل پسند کا ناظم نظر آیا میر
قیام	کبھی کبھی ہی کہنی نعل آفتاب میں	نہیں ہی ایک جگہ پر قیام ہو گیا
قلب	غشج تھک تھا اچھا تیرا غشج	آئینہ سنے ہوا قلب مگر میرا شاہ حیر
قنی	ابن صدقہ سندہ جائزہ سائیکہ کا قنی	سینو غن جگر کا نپٹے نو دل کو قنی

حرف القاف

سویں

قبر	دفن محبوب جان میں ناسخ	قبرین ہم چوم لیا کرتے ہیں	ناسخ
قدر	شراب سے شیشے کی بالادہ پرتی	پرتی کاغذیں گویا صحرایہ	بحر
قسم	دست آرزو کی دکان کبھی حال	ادب تھو قسم جو خدا کی مجال	ناسخ
قسم	دست قہر میں یادہ میں انکی	انہی خالی نہیں جگہ کوئی	۔۔
قندیل	تل چمکا ہے عجب چراغ ابھرتے	ہو گئی قندیل روشن کعبہ سلام کی	ابر
قسم	جست شنی مہر نور بھلی رنگین	قوم مہلاستند شہر حلی میں	سیر

لیاس کی " در پاس لطافت

سیر

لیاس

نات

۔۔

شید	شیر اور ایازہ پر پرین شیش	کیا قید فیض عام میں خاص عام کی	برن
-----	---------------------------	--------------------------------	-----

حرف الکاف

شکر

کاجل	بچہ جانا نہیں فلک سے کم فوج	دیدہ سیارہ و ثواب میں کامل	ناسخ
کار	شب سحر کا جانا زور عیش وصال	مجھے یہ کار شکر ہے کا آسان	شکر
کاغذ	قیمت میں بادی عجب کیا ہو اگر	کاغذ بادی ہی کاغذ ہی تصور کا	سیر

الفبا	نام
کاروان	چاہ میں یوسف گر آو کاروان پیدا ہوا
کال	سیر قاتل کے دور میں ای برق
کالبد	سلفہ شل گل بر گلین داغ ہوئے
کام	عید ہوئی ہوا غار میں زلیست
کان	ہماری انجمن ندید ہی نہیں جاہری
کباب	دودھ لگور کو سمجھا خدا کی ہر
کتن	عشق اگر چاند کی صورت عیان ہو جاتا
کدو	ساکے شل سب سے شل لے
کرم	بزم خود و مناقب نہیں کچھ کام و روز
کسر	آفت کی حال ڈھل ہی کس بل کا تھا
کشت	کشت خود یا پتھر لہو کے تراکشت و خون
کشور	چیتے زلف میں جو گو سر گوش
گمار	خون بہا اوسے مانگے تو کہے
کف	اسکے پانی میں کف مار سہ گولا
کفر	زیت اسلام از ابد سانی لگی
کفن	مرگ کے بعد ہی عریانی قسمت نہ کی
کلام	لے لیا مول کہا کلام کیا
	چاہ میں یوسف گر آو کاروان پیدا ہوا
	عاشق کا ہمیشہ کال رہا
	بنایا کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
	کام نکلا آجیون جلا
	جو کان میں ہو اہود و محمد
	ہجر ساقی میں کیا تپا پاتا ہوا
	جلوہ ماہ کبریا کی تپا تپا آباد
	مہار محمد بنو نہ کیا مدد آیا
	محبہ کرم آرشک مقرر ہے خدا کا
	سند دیکھ لو بہ رنگ بن کی صف
	دہلتے تھی دو پہر کہ علم سرگون
	کشور نام بچراغ ہوا
	کوڑی رکھتا نہیں کتا راہنا
	ماڑہ ہی یا ملک انھوں نے نہ گولا
	جانہ کعبہ ہوا جب کھڑا پناہ گیا
	دفن کو دفن عزیز و فکھن ہوا
	کہنے صاحب مجھے غلام کتا

کلف	سوال	کجاست کب کلفاه دور سورتا برق
کمال	شعر	مستورین ارشک کمالی این
کمند	کراتن	زیر کبریا کمر بند علی کا
کلس	سید	منا تھا کلس خیمہ شاہ شہدا کا
کمل	ایکے	خاک کا بستر کمل سایہ دیوار کا
کندر	کندر	کندر ایک اس رسم طلبت ہر
کنج	گورین	آپ ہی میں ہم نہیں کنج تنہا لی
کندن	زنگ	آتش حسن کندن سا جگہ
کنون	سہو	حسن نہیں کو او جانکا ماہ کنج
کنول	فطر	لوگ کنول کے بانی میں کنول نہیں
کنول	جب	بہا باس بلی سے حجاب کا
کوثر	موج	شکل دریا کوثر فردوس اعلا
کوس	گرمی	ایک ایک کوس ہل میں ہل
کوچ	بس	کوچ آخر تو شوہر خوشان ہو
کوکب	بیلو	تنداع سفید اپنی آنکھوں کو
کہان	کہان	براکھٹ و او سیر کہان
کہرام	کہرام	کیا کیا مری کلام یہ گرام
کرت	کرت	ساجو و آفتاب شمس کرتی

کلام	اکثر شاعر یہ ہوا بزمِ غم کا سنگ	کیا کیا مری کلام پہ کلام ہو چکا	رند
کلیج	اوسے ہمیں بہت دیر دیا نپایا	اگر اپنا تو موج اپنا نپایا	دوق

حرف الکاف

موت

کارزار	یہ کیکے رامو ار کے اوپر ہوا سوار	پہر جا کے فرج ظلم سے کی غم کا راز	دیر
کتاب	مکتب سے ہی نکل کے جہالت کی کشتی	کیا آپ آشتی کی کتاب میں رہیں	کلیج
کرک	بجلی کی طرح فوج میں غم کی جگہ	جہول کی کشتی تو کھانڈی ہو چکی	کلیج
کسر	اوشاعر و تہا ری نہیں کشتی	دراصل کی فضیلتی اپنی زبان کی	آخر
کل	تمہیں خوش غلاف کا ایک آکل	فردا ہی حشر کو ہی نہ لے آئے گا	دیر
کل	کل مڑ گئی ادھر ادھر راہوں کی	میرتی دکھائی سب کے اوپر ہونے کی	کلیج
کلید	ہی جاننی صبا کف نیکو شہر کی	دش انگلیاں کلید ہیں آہوں کی	بیر
کھیل	کچھ گائیں کلیدیں کر رہی ہیں	بن میں ہری ادوب جری رہی	کلیج
کرن	چکی چک رہی زیادہ روں سے	پاؤش میں لگا دو کرن آفتاب کی	راج
کر	نیری اگر دھندہ ہی کہاں ناواں	جک گئی ہی کہنے سے گھر گھر کی	دیر
کوکہ	دان شام سے آفتاب شام کی	لوگ اوہنگی نکر سیان کی	کلیج
کند	حسرت ہی رہ گئی تری با صال کی	کناہ ہی کند ہمار خیال کی	نات
کمان	کمان لاکھوں ہی گوشہ کوئی ہر دور کی	بہر ہند یہ کمان ہے تیر یاری کی	دیر

الفاظ	مثیل	نام
کو	روکش خلد برین کو و بر روی	کبجلی موبان تک کی صاحب گنجی
کوشل	نخل قاضی عجیب برو خدا ہے	کونیلین من شجر طویرین بلوار فکی
کچال	دریلے لطافت	کیرٹ
کرڈ	"	"
کوت	اندازہ +	"
کفشی	"	"
ککیر	"	"
کشک	"	"
کوج	انگریزی چابی	"
کیرل	"	"
کیرلین	"	"
کیر	"	"
کمال	آتش از دوزی کیا کرتا د مبارک	ہے شکم عمار کا یا کمال خدا کی
کھیل	کبیلین تبا سے او کو کو نے مگا	جاکھا
کین	مری تویت من نہ لا غیر کو	کمان ستم پیشہ کین بر جکی
کیل	یکے میرا نام درین مت با آہن کی	مین ہر تیرا دھلا م تو زبان شکر کی

حرف الکاف فارسی

نکر

گل	نیچہ بہرین رہ متناہ	گل	بہترین جواب بہن جو گل
گل	لاشونکو عاشقونکی ندا و تہو اکی یاد	گل	بسنے کا پہرہ گاؤں میں اور گل
گل	کحل کے جسم کرتے میں استخوان	گل	کبھی کبھی جو ہما کا گذر ہو گیا
گل	گذرتے ہیں ہر روز گلشت میں کوئی	گل	جیتے جی فردوس میں یا گذر ہو گا
گل	پہنوں پہنچ میں لایا اور گل	گل	گریبان بن گیا گرواہ یا نظر کا
گل	گردان آدمی کیا جانے یہ کھلم ہو میں	گل	خط کبوتر لیکیا گردان ہوا گیا
گل	سیکشی میں فطاطون میں ہم	گل	خیم بنا جو گرد باد و شاہا ہادی
گل	پوشاک میں ہر روز دین میں	گل	کلامہ نو کا بھی گریبان ہر انداز
گل	زنج قماش غریب کی کجاخیمہ میں	گل	یہ نیت خوش بدین نانی کہنگیاں
گل	یہ بری افی گھوڑی زہر خال	گل	پیرا جو سانپ سپاہ سے گزرتا ہوا
گل	کبھی جو سپر تین کو وہ نیسوار آیا	گل	گل جاوہ یہ سمجھی گل سوار آیا
گل	قیامت ہو گئی محفلین حصار ہوا	گل	گل خورشید محشر گل ہوا شمع
گل	گل رخ کا نظارہ ہوا	گل	گل مری چشم عاقبت بن گیا
گل	غشہ نے ہر کو کہا یا آج غلبل	گل	آگ سے پیدا ہوا تار کا گل ہو گیا
گل	چوڑا گلزار سے دور اور پیر گل	گل	ہادی صبا دھماکے سے گل گل کر گیا

نام	تمثیل	الفاظ
کتاب	کتاب ہی گلاب ہی بجو حرام شیشی کا نسخ	کتاب ہوئی شیشی سے نفرت فرساقی
گلاب	یوں گلاب نے کپے بہر پر سیاہی لکھ کر	جلتے شیشی کا بہلائی کیا تاکس روز
گلاب	باولہ چرخ کا سو کا ورق تو تھا برق	باغین نور گلاب اور کے شفق تو تھا
گلبرگ	کوئی گلبرگ ہی تو نیک بازو نہ ہو	نیرات شاخ گلین کہاں اس سے گل
گلدام	خار طاس کے لئے گلدام سیو صیاد برق	نارک دیکھیں ہم تماشا گلشن اس کا
گلشن	ای گل کو قابل گلشت ہی گلشن اپنا وزیر	واغ دل گل ہی سیرانی اس گل
گلگون	یار کا گلگون نیم صبح چالاک تھا آتش	بوی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی یہ
گلو	فوج بے خنجر گلو طاس مضمون آباد	کاش تیرا برز و باجر کہی نہ لے
گمان	گمان تخیل تاوت برخند سلیمان کا نسخ	و یا میر خیار کو جو دانا لے اوس کو
گنبد	سیہ زلف لڑا آتا سیہ گنبد زحر کا نسخ	نبا ای میر تاجان میر قویاں ہی ہو
گنج	اس میں بھی مہین گنج سخن بلحا اسیر	گنج اک انک مضمون رو سچیں بلحا
گوش	گوش گل فریاد بلبل کی کہ بونے لگا رند	اوش آو عاشق کان میں آو بند کرتے اثر
غرق	غرق دریا ہوا غواص قمر کو سر پایا اسیر	بے مشقت نہیں تھی کبھی برا
گوکہر	گوکہر والی کا کہنے نہ وہاں ہو	جب گئے او کو لگا اسبہ زخم
گہر	یہ گہر عرش بریں کا گوشوارا ہو گیا برق	الین ای برق دینے دور دنیا کی یاد
گہر	احسان خدا کا کہ نہ لگہری خدا کا رنگ	المنہ قد کہ حق میں میں آنکھیں
گہر	کیا جانیں اس مریض کا گہر مار کیا جرات	اگر بے اوچ میں جو کراؤ تو بول

ادھار	تمثیل	نما
کہن	چاند سارخ سے تزلزل ہو رہا	کبھی کبھی ہمدی اندر میں رہتا
کہن	پہلوان مابن کے تہارا لوٹا	ماتہ لوار کا سر تاہم کہ گمن نہتا
کہن	کناری کے جوڑے چکے ہو	وہ ماون سے گھنڈر چکے ہو
کہن	کھجماہی جذب عشق تو نکام رہی	سار گھنڈ آسکے ارجان نکل گئے
کہن	مار گئے اتنے کہ نہی لاشوں کے	گھمسان بڑا عشق کے پیدا نہیں
گو	عسرا تاختم شہر پناہ جیسا	یہ وہ گوی جو کہی قابل جوگانہ
گیو	دی جو پیر پیر پیر پیر پیر	مندی سارا صبح کا گدی بارام

حرف الکاف

موش

گامو حکمون فرج اہل ستم کا پیٹ لگی	ضرب گران گادز میں دھکی لگی
گرد چہرہ خورشید کا غارہ بنایا	لرد اوڑی ابابہ جبر جی کا لگا
گردن گردن کشتی اسٹ فانی کی مری	شیشے کا باہم سونے دوہ کی
کرینر خیرین ماروین یہ موی تھی چوڑی	اکر جنون نے جبکہ شرارتی کی
کڑب بوسے انگلیوں کے کباب کسی ہن	ساقیا ایسی گزک ہجام بر ملتی
گھنڈا ہوئے مانند ابر گوہر	لب موزناتے کی گھنڈا
برامت سنے کی مجھے لفت و شب	وہ ہی تہج علم خد اکا کا عید
اسوگر آروانکے اصحاب میں ہی لگر	مجھے شالبتہ انگلیوں کو

مستل

نام	الفاظ
باران غم سے گل دم خسر کی آتش	غانمل نسل برق چو درجی خندون
کلم خفت سید بی سود یا سود	نہ روز چری کچھ خوبست یا خزان
گور بی ملتی ہنس دنیا میں کنگاؤں کا رخ	سچ دشم غار کی تو ہی نہ گور
ہنس ساقی نہ سے اب کر لگائی کلا غلف	جام دویا تو جو سے تو بھی لگائی نہ تار
جواد گری گھاس مردم پہ چا کر	یار دیا ان موافق ہیں و غیر گریہ

حرف اللام کلین

مذکر

پچھ چہر سے گردن طہا ہمارا	لاف سن اس سے جو تہا ہے بیکار	لا
انے بندوں کو خدا دنا لا جو	حسن ہی کیا چیز زائد ذرا افکار	لا
بیت ان بند ہی لام اوں کا	چراغی محض بر باطن دیکھ کد	لا
نظام ہدایاں محبت لا مکان	نری عشق کویر و اندیکھی قصور الی	لا
کبھی بیانیے میں گویا بے غرہا	راز مستی کا ہو کیا عاشق کی سار	لا
جامہ تن گھٹ گیا ایر اکہ نہا گیا	سہم کیا یان بیاس آسم آہو	لا
سوت کھن نظر آئے ہیں اچھا	سکے کرنا ہی تدبیر و ادویہ	لا
نیرے آنکھوں میں لگا کر گیا	کیوں نہ آنکھیں ملائے آئے حیا	لا

مؤنث

تمثیل

الفبا	کٹ	عادت ۱۲	دریاے لطافت	نام
کٹ	کٹ	بالون کی ۱۲		بیراٹ
لجام	لجام	چھوٹی ہوتی لجام زین برکتیں	نماز و استغدر کہ اسیر نہ تھی	بیراٹ
لیک	لیک	بسل سو اسکو چاک اسکی لڑائی	بجلی سی جو چکی تو کلیچو نہیں آئی	بیراٹ
لحد	لحد	ساتہ آجکی چھاتی مری تیرون چنگی	بہنیا کی لحد ہا بیکو پہلو میں بیگی	بیراٹ
لکیر	لکیر	قد مصور نہ تیرا کچھ سکا پر اکیر	سید ہی کا غدر شال تیرا کچھ گئی	بیراٹ
لعن	لعن		دریاے لطافت	بیراٹ
کوت	کوت			بیراٹ
لور مار	لور مار			بیراٹ
لوح	لوح			بیراٹ
لو	لو	کھلے گوش ل شمع دین کی روشن	ذرا بھی اگر لو لگائی علی کی	بیراٹ
لون	لون	سرخسین یاد آئیں جو اوس کی لڑائی	کون گلشن نہ نہ میں آئیں جو گل کی	بیراٹ
لوڈ	لوڈ	جس دن بار بولیا تیرے ہند کا	سینے کی لود میں کبیت بجز الگی	بیراٹ
لہر	لہر	بہتہ جائے اب ہر کے موتی	جس دن لہر آگئی وطن کی	بیراٹ
لہر	لہر	شغل رہو کا ہر تیرے عشق میں ہے	رات دن بیٹا گن کر تہوں لہر میں	بیراٹ
لہر	لہر		دریاے لطافت	بیراٹ

الف	مثیل	نام
لینم	دریا سے لطافت	پریش
	حرف المیم	
	مذکر	
مال	قطرہ دریا میں جو ملے تو دریا کا	کام آچا وہ جس کا کہ مال آچا
نام	کیا کہیں مرگ اجا میں ہو کو غم ہوا	گر سوا دشمن کوئی اور کا بھی ہم
مار	شعبہ قینن غائب نہ ہوا کیا آیا	شعبہ بکھون تو سیہ نظر آتا
ماوی	اور زانی الضمیر لوگوں کا	جان لیتے ہیں لطف سنسنا
مال	سکھو نہیں ہر روز داغ جگر آئی	عاشق کے خرابے میں مال اور طرح
متوقع	اوس گل پہ ہو گئے ہیں کبوتر بربخ	قاصد نکر بھی نکر متوقع جواب کا
مثیل	عالمی نسب ہیں تہا وہ بکنا	اوس عصیرین تہا نہ مثل اور سکا
شدت	سہا ستر گد کا تہا شاید کوئی شاہ	کیا خوب کیا نظم مثلاً سہا
تبدیل	دور ہو چکا جو آئے ہوئی دیکھا ناخ	مالک شت خون کہ وہ بدو کیا
مجمع	جوش حبش کیسا کھل جلد میں	مجمع خوبان تر آنے سے بخاں ہوا
محک	لفاف اوس نہاں کیا جو شکر نکلے	محکے اور کا شکر آسان کیا
مخرب	چمن میں کوئی گل تر جوشاخ دیکھا	تو محک یاد دہ مجھ کو سہا
محل	محل میں جو رہے کو شب بحر میں کل نہ دیکھا	ارازا کرو میں گردون کا

تمت

الفاظ	معنی	توضیح
محل	بزرگ شمع ہم دل خودن بزم غم	زبان کھولی نہ لیکن نہ زبانی اثر
محل	ستون ترقی اور منزل پریش نس	جستہ چڑھ چکا تو محل می او نہ کا
محل	داوی و شستہ بن کویشل بزم	ایک بلی کیا بیان کس کا محل
محل	آفت محبت کا ہی حال اور طرح کا	سیل اور طرح کا ہی حال اور طرح کا
محل	کیا بعد ظاہری آجھو ہو رہا بی	حاضر میں ہنسنے با جس محبت ہو رہا
محل	بدلا کیا جواب کا دیگا تو قال	اگر خون کا مٹی محبت سنہ
محل	یہ جو آب پی بزرگ آتا و کمال	محبت خون تری شمشیر سے وہاں آتی
محل	اک سال میں دس دن ہی غم	وہ شہر ہے جہنم کہ شہر ہو
محل	تم جو آئی طالب خوابیدہ جا کو	شوی تم تم بکھی کا محل وہاں کیا
محل	اد کا یہ گدین ہر شہر ویران تھا	دار اب ہو دے پر گھاس ہو رہا
محل	خوب گذر ہی سی و لبر تدری	مذکور کہا کروں میں سے در اس
محل	و اعطای حب و شہب ترا جہند	عین شرب شراب بنا شہر ہو
محل	رہ کر تاج و انسا و ان کمرہ وقت	کوئی ہم سنن خرو دل اس نے نہ
محل	کر گیا صورت طلاس شخصیت	جو خزع او کی گزرتے کے کیا
محل	جسم کو خنیش سنن ہوئی ہو	یاؤں سے را کہ جلد ہی ہو
محل	عم محبت کے آنکھ کو لہو لہو	آج ان بلیو نکو ہی عرض ملی
محل	حاکم اور زان تیری وحشی کا اگر	ایک ذرہ ہی سنن رہی کامر

تمشیل

نہایت آبی ہو کر شور مچا رہا ہے	جہاں شہر میں ادھار مرد ہوتا رہا ہے
پوشاک نہ پہنی جس سے بڑا کونہ	میںخ نیری آگے ایو جوان نہ ہوا اٹھ
کس کس پر کی کئی کڑوا دل پیش ہے	رکتا ہون میں نل میں مرقع خیال کا
لانی نادانی سے ہو گیا صبا جو صبح	کبا فراج کا کل شبنم برہم گواہ
میں کی عجب طلا اگر اکیس ہوا	کم ہے جو کچھ کہ تھا تا شریعہ ہوا
رنگین میں موسیٰ کر دل کو	کب میر مجھے مساس ہوا
اے کھان ابو و بھی دریاغ سے	کشتی تن میں لگا مستولانی تیر کا برق
سرکین آنکھ کی طرف میں سے بکھر	مستزاد ار لگا دنی میں دنیا کا
مرا سیتہ ہی سرق آفتاب سے	طلوع صبح بکھر چاک تیر میں سناں کا
دین کو مگر میں چھاؤں غنیمت افروز	مٹا کر دین میں ہو مگر نشان دہا
سوی غذا را ہمرہ جسم حور سے	مستاق ہوش ملک بوی مار کا برق
کاتب قدرت کا بخود یہ جس سے	مصرعہ ابرو دہم ادس دو بار بچو
خلق نے قرآن دیکھا جب ہوا راہ	بچے دیکھا صبح خسار خواہ کا
مصدق قول حکم فی دکان	جیت نہ اب پاکنان نبی پیار کا
جو مصالح ہوائے پائے ہوں	فانی جو سمجھ سنائے ہیں
عوض مصلح کہ کہ جو اس کے	نئے تا مصلح خوشید مصلحی دریا
میری انسا لہی صند نہ کہ اس سے	تازہ مخزن سنا داتا پورا کا لہر

س

[illegible]

الفاظ	تمثیل	نام
طوس	ملہوں تھا جن جو اوس کو نہایا	سایہ کوئے چشم جہاں سر نہایا
ملک	بہنچنے فردوس سے بنی نامہ سم اوس کو	جو ملک ہو گا وہ مزہ نامہ ہو گا
ملاپ	غیر سے ملکر کیا ساتہ الگ اوس کا	اور جسے کرتے ہونم دیکھ سو چکے لا طفر
منبر	نہ فلک انا کو سمجھنا کہ برا جی حیدر	سات زینوں کا کیا حق نے منبر بنا دیا
نصف	وہ لا غری میں ستہ و بیمار و دانا	تھانے بجھو نقد ستر بنا کیے رنگ
منعم	کم نہیں منعم نافع ہی مزدوروں کے	گر کسے اور کے رہے کو نہا جانے
من	دلف و انفعی ہر مان و انفع جگر ہر	حسن سانپ اوس نے من جگر ہر
منجن	تیز دندان طہر رہی من چشم بار بار	چاہے منجن محو خاک ستر بادام کا
منتر	کیا ہاتھ میں اوس فحی گدو کو گدا	افسوں نہیں آنا بھو منتر سنن
سکل	آیا اپنی پاس ماہ دہشتہ شہر سے	ایجنوں دن پتر جھل میں منگل ہو گا
منصب	بحدہ فیض تربت شاہ کی	منصب ہر وہ و محور کھلا
منفع	کوئی کتنا ہی دیکھو منلی منفع ہل	لیکن بیشتر سے گر کوئی منفع لایا
منقبت	منقبت کہ حیدر کرار کا	ہوتا خوان قدوہ انبرا کا
موفلم	کھینچا ہی جو سرخ را با با کی	شمع روشن نیکیا ہی موفلم نہرا کا
موقع	ہون میں ہون میں بکیرین کھینچو	میں سر ارضی موقع ہون نہرا کا
سو	ہا کے شیر سلا ہی طفل ملو دایہ	ویل خواہ اہل ہی سفید مو آبا
سوم	شب ہوا مل گئی جو اوسکی زلف غیر	ہم من موم شمع سارا غیر سارا

الفاظ	تمثیل	نام
میر	جو کہ ادنیٰ میں خوشامد وہ آدمی	میر چیل افسر بہ ہوتا دم طاووس کا
مولد	آج مولد ہے جناب احمد مختار کا	خار زارد ہر سن عالم ہوا گلزار کا
مواد	باہر آتا مواد نہان کا	ہوتا مانع سرور ان کا
موبہ	شک و گلاب سے کیا آسگاہیں ملو	غش میں کوئی سونگھا دھواؤں سے
مور	ہیں داد نے شوخیان نگہ خوار کا	مور آبا پادوں کے نیچی تو گلزار کا
موسم	کسا جا سیکا زما دیہ رند و کھا تقدس	موسم تو قریب آئے دہ تو ہر شکیں نما
سول	دل بچتے ہیں عاشق تباہی سے	قیمت وہی جو مول ہی مال خرید کا
میر	اقداری ترقی حسن رخ نگار	ہر فلک نگاہ سے میری دگر گیا
شباب	شب کو جو برفاقب گلفام ہو گیا	صناب آفتاب لب بام ہو گیا
میدان	یاد آیا میکہ میدان خراج با تبا	یاس میں اسیدنی انکار میں فزیتا
میدان	تو سن شوق کا کیا حوصلہ کلگا کر	وقت تحریر سے میدان قلم تھوڑا
میدان	ای دشت دل ادب ہی کی طرف چل	دیکھا ہوا نجد کا میدان پرانا
میدان	بات ہی بات میں کہہ دوں گے کھائی	قصیدانوں کی طرح روز میدان
میدان	ہجر میں جسکے جو غم ہوئی آواز	صحن گلزار ہے میدان صفا کی
میدان	سے تصور مجھ پر دم ابرو خمد کا	دل نہیں گویا بغل میں میان تھوڑا
میل	دل ہمارا اس قدر سوزنیں طلب ہے	شمع سے بہاگے جو سوزنیں میل
میل	زنگ و یونین گل سے وہ گلزار یاد	میل تن پر لالہ صندل کا برادر گیا

بہارِ غزل

الفاظ	مثیل	نام
سفر	کھینچتے سفر جبکہ وہ ادا کرتا	جنت کی طرح نہی رخ سفر دیر
مرد	گو قبر سے زہر اکا پر مل کے گیتا	ہر مرد خاتون جہاں کا زہر لے
حرف المیم		
مویش		
مار	عشق ابرو نے مجھے دالو باز بند	حسرت دیکھا ہرن مار ملواری رند
مال	چرخ کی ۱۱	دریا سے لطافت
مانگ	مانگ چرایا کی کہی ہو نیوں سے نہی ہری	گھاٹ پر لہر نہ گنتی تھی پی جلوہ گرا
سبارو	مدیا سے لطافت	دین
شاع	طاغیر گری آتی ہو ظالم تیری غم کو	مناج صبر و طاب بری بدین کی
سال	ان سالوں سے یہ کام اعلیٰ	سب سالین میں قابو و حیا
مسل	ماخذ ۱۲	دریا سے لطافت
مجال	یا راقا رکاتہ مجال فرار تھی	جہوٹے سنیے چوکی جگہ دلی ماری
مجلس	ست در چشم میں دل کباب	پیلے سر عین کعبہ میں مجلس ارباب
مجلس	دریا سے لطافت	دریا
مجلس	گل و دشت بریں ہو گیا	کئی دن جو رند و نیکی محفل ہوئی

تمثیل

لفاظ	تمثیل	لام
محراب	صحت سوزش ل کی جود عا کرنا	آگ لگ اوتھنی ہی محراب جلتی
مرد	لانیخ فلکے خاکین لیکر ملا دیا	اب چاہتی ہی محکو مدد پو تر اب کی
موج	ی برق یہ غزل لفظ عا فغانہ	سن موج مجھ ہی خسرو دلاصفا کی
مرو	اوسکی اٹھو چھینو کی لگی رہتی	طوطیان جسم جانان مردک جو
مراد	دیکھ تو کس طرح خدانے دی	آدمی کو مراد ہی اوسکی
مرگ	مرگ عاشق آکھو منظور اسی تیری	دوستی کا سیکو نہری ختمی حانی ہو جا
مسجد	مسجد طاق اردو خیمہ نظر آتا بھی	ایک مسجد بس وہیں راہ خدا بھی
مسند	مسند کیاری گلین جان کی	مسند گلہام کی نہیں ہے
مشل	مشل تو جو آؤ تو شب تار نہیں ہاں	مشلین ناز شبگیر ہی ہر تین
مشک	مشک جلدی مشک بنگلی سب کو نام	آقا مدد کو آتے اپنے غلام کی
مشق	مشق شناسد ری قیامت بھی	اوتری وہ تنہا خون کی ندی بھی
مشل	مشل بھیر پانی صبح ہے فوج م کی	آسان کرانی فضل ہے مشل غلام کی
مشک	مشک اوخار بڑا تیرا جھگل	مشکن کس نہیں نہ تو بسل
مواضع	مواضع خا بدہ داک صحرائیں	اک نازہ گل یہ دشمن صحرائیں
مناظر	دربارے لطافت	
مسنون	"	"
مکرم	"	"

الفاظ	تمثیل	امام
لغات	در بابے لطافت	برق
منشور	۱۲	۲
منقار	رزق کے تصور میں عورتی پر نقد	اگر بیل کی قفس میں ہو گئی منقار ہو گی
منزل	منزل اسبی دو صفا کا رزق کی	رہ جائیو نہ تنہا کو قسم ذوالنقا کی سر
منزل	رقم کہ جو تریف خیار کی	وہ قرآن کی ایک منزل ہو گی برق
منیل	نہ جایا کرو نہ رند افق شبنم	یہ منیل اکدن او تر جایگی رند
موج	وزیر اب بنوین حوی کر دیا لعل آ	بنیں زنجیر جو جین طوق ہو گرداں با وزیر
میر	در بابے لطافت	برق
میر	کیا کم تین کی ترہ کی صفین برقت کو	قائم جو فوج خط صنم ہو حال کی نای
میر	لکین سیان ہی جربہ حکا	وہ خاتم ہے مہر نجات تہدی ر
میر	سخاوت کیا رو نگاہ عا	خزانہ میں وہ مہر ہے جس میں نیت خیر
میر	ایسی برین نازہ نازوس کا مطلب	عیش و عشرت کرنے کو مہر تباہی ر
مبار	در بابے لطافت	برق
مجال	۱۲	۲
مجلس	میں ببول محبت کے دیکھ دیکھ	پڑ سو عرض کتاب کے مجلس تراکی
مہک	دیکھی ہو کتنے ایسی ساری صلو کی	کو کون ملک موانع عطر و رک کی
مہم	اجل سے ہم غم کی سر ہو گئی	رہا ہم اپنی سحر ہو گئی برق

الفاظ	تمثیل	نام
سُج	دریا کے لطافت	پیش
سُج	"	"
سُج	سینہ روز لب نہر جی جاتی تھی	سینہ
سُج	سوزون کمال تیر شہیت ہو قمر	سوزون
سُج	دریا کے لطافت	سُج
سُج	مجلس میں ہول ست چشم کی دیکھ اہم مقام	مجلس
سُج	پڑھو عرض کتاب مجلس اب کی رت	پڑھو
حرف النون		
ناز	حسن روز ہوا دور گمان بگ لیدا	ناز
ناخن	عین سچا غمزہ کٹ لیش کی	ناخن
ناخن	ما قوس اٹھا اٹھا کو زمین سرکے	ناخن
نام	بہل سون کون جناب امیر کا	نام
ناور	کھنڈہ وہ رنگ می انکو ہوا	ناور
نام	سوز غم غرت نے ہو کھایا سحر	نام
ناور	ناموس بنی شام کے بازار میں آیا	ناور
نال	مالک سحر بہ ہلال سے چرخ بلند کا	نال
ناور	دلین سر دانہ لیس کے ناسور ہوا برق	ناور
ناور	سب خشک ہوئے تھوین نہیں نام تو کرا	ناور
ناور	سب خشک ہوئے تھوین نہیں نام تو کرا	ناور
ناور	سب خشک ہوئے تھوین نہیں نام تو کرا	ناور

الف	مثیل	نام
ناج	ناج اور کا اگر وہ خوشنما	سنگت کا پکھا دجی تنکا تنہا
نجم	النجم نہ کور میرا کیا کہ تیری عین	نجم طالع ہی را مثل زحل بندہ
نجماد	بے نقاب الکن اور کار و اور	مت زہر و خشت کا پکھا دجی
نخل	یار کا نخل عداوت بار و رہو لگا	بڑھ چلی دلی گره پیدا ثمر ہو لگا
نخ	زوال حسن رو دای زلف کو گویا	برا خط آپ کا تو رخ شکن گشتا صبا
نزل	نزل بجا ہوا چاہتا ہے	یہ بیمار اچھا ہوا چاہتا ہے رند
نق	نق ان عاشقی و پرہ تادور گیا	ستار ان جان پر یقین جو غداں رنگ
نثر	نثر رسی حرارت ہوش بھون	پانی ہو سے نثر فضا و ہو گیا برق
نن	نن آہ ہوتی ہنن بلند ای برق	فوج کام آچکی نشان گرا
نشین	نشین خاک پر لوٹتے ہیں طائر گل میں	آشیانہ کسی گھٹے میں نشین کیا صبا
نصیب	نصیب میں یار کو لیکے خوشی تباہ	نصیب جاگت ہی حیرت کو لگا
نطق	نطق تیری گرا گرم باتوں سے سمجھاؤ	نطق ہے گویا زبان سعد اور ان کی رند
نہل	نہل غلہ تو سر چور کہلے ماہ و نہا	گرا تھا جو زمین پر نہ لٹکھل لٹکھل
نفس	نفس گل گذر گاہ خیال می باغ و سی	گر نفس حادہ سر منزل نقوی عاب
نفع	نفع موی صنعت کا راز بھانا	نفع بال دراز سچا مانع
نفاق	نفاق مروت میں غنا کے گنفاق	خاق روح کا قلب اتفاق رند
نفس	نفس اوٹھی سیغی صفت اسیر لکھ	یار کا نقش جمالی ہی جلدی ہو گیا

نام	مثیل	الفاظ
عالم ہوا زمین دن چراغ کا	نسبت ہو کیا کہ ماہ میں نقش	نقص
نفس صد در صد جو ہوا و علم و در کا	خمر کردی کیوں درخشاں کو علم	نقش
صفت عالم میں کیا نقصان دریا ہو گیا	مال بخشش کرے گیو کا نہیں ہو یا کم	نقصا
خاتم میں کیوں تک جو حقیقی شجر کا نام	ہر گلشن خوبی وہ بریر و بیان	نگ
نام اقدس گلین تاج خاتم ہوا	بہرہ میں کہنے سے تیر قدر انکشتہ بلی	نگین
ادجری جاتی ہی رستی مع کر سنا ہی	ہے جو منظر او در ہوا باد ہر کی دنیا	نگر
نالہ بلبل کا درد اور خندہ گل کا نمک	محکوار زانی ہے تجھ کو مبارک جو جو	نمک
ننگ سے ننگ رہا کرتا ہے	عار عار ہے محبہ مخون کو	ننگ
نور چین چین کرتوں اپنے کفن میں	تسے گوری گو رہی تھوں جوئی ہی	نور
کیا کسی بارو کا اسکو نور تن یاد گیا	آئندہ آئندہ آنسو جو رہتی ہی ساری شہر	نورین
کہ سبز مالی ہی ہر نہال رہتا ہے	ہر فیض خاک نشینوں سے سر بلند و کو	نہال
منہ کو لکھو نام تعجب سے رہ گیا	فی الفور یک فتح کا لیک لک گیا	نیام
نیش گر جاتا ہی سر مابین اک بنو کا	سردھری جا بلی تیرے ہونے ہی	نیش
خاری ہر برگ گل نشتر مضاد کا	بیلین کیا گل ہی ہو ایسی تر عین	نیشتر
ہسکے فوانے لگے یس بان پورا ہو گیا	رو چکر باد و دندہ نہیں جب ہم چاند	نیل
آسمان تک ہو گیا شہر اثر یا جاہ کا	نیر اقبال کیا چکا شہر یا جاہ کا	نیر
الہی خیر کی جو نسل خیر رحمت مگر آتش	کیا بلبل نے جب تر اگل کوس گھونٹے	نیل

الفاظ	تفصیل	نام
نیزنگ	دھنگ سے نہنگ یا نیکی سے جو ہم میں	ایسے نیزنگ یا نیکی سے جو ہم میں آباد
نیلوفر	خال شکین آتشیں راز پر پیدا ہوا	خستہ خورشید میں ہی نیلوفر پیدا ہوا ظفر
نیل	کیا رعدن ترہ چشمی نجسہ کو	وان شغل سے ایسی یاں نیل دہل گیا من
نقل	جنون پر سر جو بننے سے ہن لذت نقل	کہ ہر مذکورہ دو انھن کا اکثر نقل حاصل کیا گیا
ناموس	ناموس نئی شام کے بازار میں	حضرت سیر کا دربار میں آیا ہر
نماز	نہو کا حسن کا مجسا ہی شمع کی	نیاز اور حسن کیا پیدا نظر جو بارین آواز

حرف النون کل من مکہ

مونث

نار	نور انسا کو امرت جو حد گور سے ہے	طو پر برق اجل نور ہو انانتی برق
ناف	درم کا وجہ اوٹنہ سکا نازکی	بل گیا زمین تری ناف ٹل گئی اس پر
ناک	بنی یار سے دعا گل زنتی کو	بجائی سے مگر ناک نہیں کہتی ہے اس
نان	آسودہ ناک خوار فلک مسلمان	ہے ایمان دہر سحر وہ ہی حلی ہو ناک اس
نار	بنان محمد کان مٹی برا جانی جو	ایک فطری میں ماری ناظر فانی جو
نار	ہر کسی ترش کو طرف بہ بنی گلاب	سیکڑ ناک گلاب سبکی کی فی ہوجاگی رنگ
نار	نار سے طافت	نار سے طافت
نار	نار سے طافت	نار سے طافت

تمثیل

الفاظ	نام
نشر	نشر
نذر	نذر
نرد	نرد
نرس	نرس
نردبا	نردبا
نزع	نزع
نل	نل
نیم	نیم
نظر	نظر
نظم	نظم
نفر	نفر
نقب	نقب
نقد	نقد
نمک	نمک
نکاح	نکاح
نیش	نیش

دریائے لطافت

نشر ہی ہے جو کئی تو مقفی کی ہے
 میں تو کیا ہزار کی یہ نذر ہی ہے
 جو پھر میں جاگ ہو گیا نذر ہی ہے
 خاک سے نیکے عصا گزشتہاں کی ہے
 ایسی کوئی گند کوئی نردبان ہی ہے
 کیوں نہ راہیں تم میں اگر مسافر ہی ہے
 نسل دنیا میں ہی غریب ہی ہے
 غارہ نسیم چہرہ نازک پہ مل گئی ہے
 نیکے بولا کہ وہ نظر بد سے ہے
 دریا میں نظم گو ہر شہوار گری ہے
 کبھی کان میں پہنچی نفیر خرابی ہے

دریائے لطافت

نقد یہ دنیا میں سے نہروں ہی ہیں
 کہ نقد محبت تری پائی علی کی

دریائے لطافت

دودھ کا پین +

الف	تمثیل	نام
نماز	وہ زلف ہی گوری سنہ پرفت	ای بحر نماز پرہ گمن کی بحر
نمود	گور گوش صنم کی گاہ کیما اثر	سبزہ خطائے جو گالو نہر نمود آواز
نوبت	دریائے لطافت	دریائے لطافت
نوک	کرون تحریر نایب تو را و کونیر و کان	جو ہو نوک قلم مانند نوک تیر نوکی نایب
نویہ	منظور ہے ذکر کد خدائی	تجو بھی نوید یہ سنائی
نہر	نہرین سنیم تہن رود آب بھلاو	سارے اشیا تو طوطی نہالے اور برف
نہن	تسلی دم واپسین ہو چکی	ہمین ہو چکی جب شبن ہو چکی دین
نہند	بجین از مشوقانہ کھلائی ہنند	آج کن اسکیلیون سے آکلون فی ہنند
نیاز	دریائے لطافت	دریائے لطافت
نیم		

حرف الواو ہوز

مذکر

وار	ازرق کو وار تیخ کا دوار ہو گیا	نقطہ نیا حرف یہ پر کار ہو گیا
وبال	مرد ووشنارک جانان	دونوں کا زلف بر دیال را
وجہ	اک وجہ بھی صفا ہو گیا	اک طرف تیخ کا ناخن ہو گیا

الفاظ	مثیل	لام
ورم	نوجوانی قسمت مجاہد عشق غم ہو گیا	دل اگر خوش ہو یہو لیا ورم ہو گیا
ورق	خط مشکین ترنوی گسترد لیا ہوا	کیا مہر دل کا ورق خط کا لافا ہو گیا
ورق	یوسف کی ادب کی تصویر کیا	وہ ورق غلام کا آفتاب کا
ورق	ہو گیا قرآن کا پڑنا غضب	اوسکو وردن ترانی ہو گیا
ورق	باغ جہان میں حق انصاف گزرا	شریت بنایا ہر بلبل جو ورق بنایا
ورق	دکاو سوطر جگہ دسواں کرنا	دور جو تیرے وہ پاس کرنا
ورق	خدا ہرگز نہ تیا لکھو شامی جا رہا ہو گیا	نہو تیا وصف اگر شربت نہیں ہو گیا
ورق	وصل کیا ہم خاکسار کو دوس کا	خاک میں لودہ ہونا کسے ممکن ہو گیا
ورق	ہم سے خون سے ہم تر جان دے	یہ عمل آیا ہمیں اور یہ جو آیا
ورق	دیکھ کر خانہ صیاد چمن ہول گیا	کیا غریبی میں عزتا کا وطن ہو گیا
ورق	دکھائی دیکھا فلک ایک نیلہ ہو گیا	سارے روز سے جسم و نور آج ہو گیا
ورق	غم اوتنے اور بڑی حقیقت ہو گیا	تیرے نخل تیرا سنگ ہو گیا

حرف الواو ہمز

مونث

وہا	دریائے لطافت	وہا
وہا		وہا

لفظ	تمثیل	نام
وضع	تو بھی گل شاہد نبھو لو کی بھی	کیون تیری ٹانگی میں نہ وضع کرے
وعظ	جب بفضل نے ب یہ غلطی	آنسو آنکھوں سے ہو گئے جاری مانع
وفات	دریائے لطافت	یرا
حرف الباء ہوز		
مذکر		
دار	وہ رشک گل جو چینیں نماز پیشہ لگا	بجای سجود میں موتیا کا مار آیا رشک
دارین	دین وہ مجنون ہونہ اس سے جاوے	پہرے تھے صاف نکل آبد گردوں ہوا دیر
تیار	چمکی وہ جب تاتو لئے تیار کرے	گہوروں کے خاک پر اسوا کرے تیار
ہجوم	جس طرف نکلا ہجوم عاشقان لگا	ساتھ اس میں یوسف قاضی کا وہ ہجوم لگا
ہجر	ملتی ہے عاشق کو لذت وقت ہجر	اختیاری ہجر میں خیر سے خیر لگا مانع
اجم	راف طوائفی کا غم طوائفی ہجر	ایسے دو مضمون بانہ ہجر لگا رشک
ہراس	نوشاہ و حردیں کو نہ پایا	گہرا گئے سب اس چسپاں یا ہجر
ہرج	کچھ ہرج نہو بیگا کسکا	نقصان ہی اس میں آپ ہی لگا
ہرن	وہ ہرن بان میں بھڑکے رہے	جو ہرن دھو مجنون ہرن حلال لگا
ہزار	ہزار کامی ہوئے تالیاں لگا	کلاب کی ڈالیوں میں کیا جگہ ہزار لگا
ہدل	ہدل ہدل قتل کر میں حیرت لگا	مگر تیغ ہلدی ہی ہدل اوئے لگا

الفاظ	تمثیل	نام
ہمزاد	وقت یا زمین کی برائی ہے	دیوبند بجا ڈرانے جی ہمزاد آبا
ہنر	کر گیا نام فقط کو مکتبی ہمزاد	کہ بہت فائدہ رکھتا ہے ہنزاد
ہنگام	اب غن و عاشقی کا زمانہ نہیں	جائتا رہو وقت وہ ہنگام ہو چکا رہن
ہوش	خسری کی زلف ہوش اور گنیا	کھل گئی ہوش میں دین دینا خوش اور گنیا
ہول	تسک عائق اگر امتحان میں آئے	ہزار ہول قیامت جہان میں آتی
ہوادار	ای سنجو سامان سواری نہ ہو لو	اودر جا سگا اک روز ہوادار ہوادار
ہیجان	تیری گیم میں دیکھو خوش ہوا ہو گیا	رومی آتشا کس سے ہیجان صفا ہو گیا

حرف الہام ہوز

سونٹ

نام	دریائے لطافت	نام
ہر	دن کے برابر گئے ہر گئی ہوا کی رند	ہر
ہر	دیکھی نہ ہر کے قدم وجود کی	ہر
ہر	دریائے لطافت	ہر
ہر	ہر گئی ہر گئی ہر گئی ہر گئی ہر گئی	ہر
ہر	ہر گئی ہر گئی ہر گئی ہر گئی ہر گئی	ہر

الفاظ	مثیل	نام
ہلچل	آزخ کے پری میں فاول نظر آئی	جلد نہ کیا تھا کہ یہ بل جل نظر آئی
ہیکل	یون گردن شوق میں ہیکل بندھ گیا	ایسی تو جلد دین ہی چل بل شوق میں بندھ گیا

حرف الیا ر حطی

تذکر

یار	خود کو جو دھونڈے پایا بیستونہ	دامان کو میں رو خوش یار میرا
یقان	حاکم باتوں نے نہ اوس نفیس کی خبر کیا	باغبان نرگس گلزار کا یقان نہ گشت
یقینی	دقن ہو سے ہمارے بل گئی ہستی	مردی اور عہد شہر و اسکو یقین نہ تھا
یم	یاد حسن بن روکی جدم آئی لہر	یوسف بن اراکین آستین ہم ہوا
یس	اور گیا طار سار	دیکھی میں آشیان میرا
یریش	نور کہ اشقیاکا یریش دفعہ ہوا	قبر بچیل ہے ہی سرائنگ میرا

حرف الیا ر حطی

موش

الفاظ	تمتیل	نام
یاد	صحرا میں دیکھتا ہوں خوشی خراں	آنتی ہے یاد از صحنہ خورشیدی کی
پس	شراب پستی بیکسی پس آب کی	پانی تو پیجئے کہ بجے پاس کی
پاسین	اون عذاروں کی جو باندے جیسا آتش	پاسین باغین میں سی سانی ہوئی آتش
بال	بال او سکی جو بکری نظر آتی تھی	گو یا کہ پری بال سکھائی تھی
مخ	در پاسے لطافت	مخ

حاتمہ رسالہ رشحات صغیر بیان میں الفاظ
 انگریزی سے تعلق فصاحت و زبان اردو کے
 اور فہرست الفاظ جو مسودہ سابق میں
 اسناد موجود تھے اور اب بغیر سند و چھوری
 لکھے جاتے ہیں انشاء اللہ طبع ثانی میں
 جتنی سندیں مل سکیں لکھی جائیں گی و پس

تذکرہ تانیث الفاظ زبان انگریزی

جو مضامین زبان اردو میں مستعمل ہیں

واضح ہو کہ شعراے دہلی و لکھنؤ میں ابھی الفاظ انگریزی کا استعمال بہت کم ہوا ہے اسلئے اشعار کی سندین کم ملین مگر مضامین مخصوص اہل اخبار نے بسبب معلومات ملکی وغیرہ کے اب استعمال کرنا شروع کیا ناچار انہیں کی سندین اپنی ضرورت میں کیونکہ یہ الفاظ لب اردو میں ایسے مل جل گئے ہیں کہ ہر ایک کو اونکا بولنا ضرور ہو گیا ہے +

میر و نزدیک تین اخبار قابل سند ہیں اول اودہ اخبار دوم کارنامہ سوم اکمل الاخبار دہلی + انہیں سے اودہ اخبار میں ایسے الفاظ اکثر آئے ہیں اسلئے کہ الفاظ اوس سے انتخاب کر لئے گئے اور کچھ الفاظ طلسم لکھنؤ کے بھی موجود تھے باقی شعرا کے کلام سے طے عرض جسقدر الفاظ سہ سند کے ہتہ آئے لکھے گئے

حرف الف

تذکرہ

اپیل صدر کی کچہری میں اپیل کیا حاکم نے پلا حکم کمال
رکشا اسکوارڈن اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۸۴ء
بیان جلیس شہزادہ و بلیز در کلکتہ + فقیر + بعد ازاں کچہری میں شہزادہ

اگن کوٹ + طلسم لکنو + ایران کا لشکر پہنچا + اور دیوہ غارت
 میں ایک اگن کوٹ آلات حرب ضرب کا دریا سے سندھ میں چھوڑ دیا
 ایدرس اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۵۵ء غنما رہتی مدراس + فقہ +
 جب شہزادہ ولیراوسین گئے تو ایدرس بڑا گیا +

حرف الف مونث

اسپتال طلسم لکنو مدراس فقہ جسے انبار خانہ قدیم میں انگریزی
 اسپتال مقرر ہوئی ہے پیدائش ایک نئی بیماری کی گھر گھر ہوئی ہے
 حرف الباء عربی و فارسی

مذکر

بکس طلسم ۱۷ صرا + فقہ + ۲۷ اکتوبر کو جوڈیشیل کیشنری کوئٹی میں
 چورسائے کا غذات انگریزی ایک ہر گھری ایک سٹی ۳۳ روپے
 دو بکس جوبی جو رائے + ہنگ + اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۵۵ء +
 ارادہ کیا گیا ہے کہ اگر ہنگ حیدر آباد میں آئے تو وہاں تک کہ وہ
 اوسمیں جمع کیا جاوے گا اور بعد کو بہ ہنگ جاری ہوگا + بل + طلسم
 صرا + جب کلکٹر صاحب کا بل آئے تو صرا و موثر تری و اون کو
 پہلے بل کا جان ظاہر ہوا + پستول طلسم صرا اوسنے طنز دیا کہ
 حقیر کو دراصل صرا کو گار پستول بہرہ ہوا تھا چل گیا + پارسل

اگن کوٹ

ایدرس

اسپتال

بکس

بل

جن

حقیر

پارسل

حرف التاء فارسی و عربی

مَونِش

بِزَن طَلسم ۳ ص ۸ + فقره + آج تک ایسی بزن کسی مردوز کی
واسطی بہن ہوئی ہے کوئی شخص تبار سے کہیں ہوئی ہے پلٹن
حدیقہ شد ۵ ص ۹ + فقره + ادسوقت ایسی کچھ لڑائی بن پڑی تھی +
کہ میدان میں لکڑی کی لکڑی پلٹن کی پلٹن پڑی تھی + مینش
طلسم ۶ ص ۶ + فقره + رابونکی حال پر شفقت کی نظر کی کہ پڑی سفارش
سے پیش مقرر کی

حرف التاء عربی و ہندی

مَونِش

مَونِش طَلسم ۳ ص ۸ + فقره + ایک ترب طیار ہو کر روز پنج ہر کوں
دلی اور سہارنپور کی شرک پر گشت کرتا ہے معلوم بہن کیا بندوبست
کرتا ہے + مَونِش طَلسم ۶ ص ۶ + اندون پڑا جبر و ان کے باشندوں پر
ہوا ہے مکانوں کا مَونِش بہت سابق تگنا چوگنا مقرر ہوا ہے
مَونِش + مشیر لکھنوی + ع + لٹ جٹ کے گرن آئے تو گھر کا مَونِش

+ ملا

حرف التاء ہندی

مَونِش

فقہین اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۴۵ء تا رومی مقام مدراس + فقہ +
 حضور شہزادہ و یار نے مدراس کلب میں لکھائی +

حرف الجیم عربی و فارسی

جال کرج طلسم ۱۱ ص ۸ + فقہ + حاکم نے جال کرج اوتار لیا
 شہزادہ کی قید کا حکم دیا + جارج طلسم ۱۱ ص ۲ + فقہ + اکتوبر کی
 چلی کو ایک سچی جارج لیا خزانہ کی کچی پانی کجری میں اجلاس کیا +
 حالان + اگر یہ لفظ ہندی ہے مگر انگریزی سہل ہے
 طلسم ۱۱ ص ۸ + فقہ + جیم در علیہ نے یہ بیان کیا تازہ دار نے لکھا +
 حضرت کی کجری میں جالان کیا +

مہنت

حک اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۴۵ء معز جلی حک + فقہ + مگر
 شہ میں کہنی کی حک بگ سے نکالی گئی جب انکو معلوم ہوا کہ حک
 نکال گئی تو وہ ہنسنے فوراً حک کو اطلاع دی +

حرف الدال عربی و فارسی

مذکر

دویرن اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۴۵ء مقام دہلی تا رومی + فقہ + دویرن
 رسالہ اور نوچانہ کے ۱۱ اور ۳ - ۱۱ حال تک ٹوٹ جاوے +

مہنت

وقفہ + اگرچہ یہ لفظ عربی ہے مگر اردو میں مستعمل ہے اور انگریزی قانون
 میں مثل مصل و ابواب کے استعمال کیا جاتا ہے + پوربہنہ لوگ اسکو
 مذکور ہوتے ہیں مگر ملک عرب کے لوگ موت استعمال کرتے ہیں +
 واحد علی شاہ نے بعد انتزاع سلطنت جو کتاب اپنی حقیقت کی لکھی ہے
 اس میں دفعہ موت برابر ہے +

حرف الراء

مذکور
 روندگشت طلسم + فقہ + روندگشت کچہ کام نہ آیا پولیس ان
 کسی کو نہ پایا

موت

رپورٹ اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۶۷ء + مضمون کوئٹہ کی کانین +
 فقہ + صاحبان دہلی کمشنر سے کرنل کینگ صاحب نے رپورٹ
 طلب کی تھی + رفل + سحر لکھنوی محسبہ غنچون کی فطین لیس
 پراتے چہری ہوئی + کوئٹہ نشان کون آزاد باغ میں +

حرف السین

سنکر یہ لفظ یا انگریزی ہے بمعنی حصار اور لام کے طلسم امرہ
 ایک محکم میں سنکر ٹوڑا دے سامنے آیا اسکو فوندہ چھوڑا +
 سارہ شیکٹ اودہ شاہ اودہ درباب انتزاع سلطنت + فقہ +

جب کرنل سکین صاحب بہادر واسطے دیکھنے تک اودہ کے گئے۔ اس وقت
مالگزاروں اور تحصیلداروں کے سواے تھیں کہ اونکے اطوار کے
کچھ نہ کہہ سکے پر بات اونکے سارنی فکٹوں سے کہ مالگزاروں نے
عادیوں کو دئے ثابت ہے

حرف الفار

مونث

فیر صبح تک کو فرصت باغ کی پیرسیر کی * یان ہری ہندوق اور
وان فیر کی *

حرف الکاف عربی و فارسی

کلا رک اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۷۷ء + فقہ + پس پیر جو کلا رک
آیتا اوسکو بھی پولیس والوں نے گرفتار کر رکھا کورٹ مارشل
طلسم ۱۷ ص ۷ + فقہ + مجرم کی سزا کے لئے کورٹ مارشل ہو گا جو
صلاح شری اور سیر علی ہو گا + کمپو ۱۷ ص ۸ + فقہ + ایک کمپو
اسیر کی مدد کو طیارہ جوتا ہے دیکھیں کیا طالع بار ہوتا ہے
کا ۱۷ ص ۳ + فقہ + اچانک میں سیاہ ہو گیا وہ
کاروس دیا ب نے عذر اظہار کیا کسی نے نہ بیا + گار و اودہ
۱۷ دسمبر ۱۸۷۷ء طلسم ۱۷ ص ۷ + فقہ + گار و آف آئر
طلسم کے دائرہ ملین کا دور یہ صفت باندھ کر پیرسیر گیاں + گار و اودہ

کنسٹبل کے بطور متااب جو غضب جوتا ہے + کنسٹراک ایک
سراسم طلب جوتا ہے

مونث

کنسٹبل طلبہ صرہ + فقہ + شہزادگان والا تبار نے وزیر
درخواست کی ہے اور کاجواب میں آبا کنسٹبل ٹری ہے +
کمیشن اودہ اخبار ۱۸ اگست ۱۹۷۸ء عوام برقی + فقہ + فوجی
کمیشن جو جمع ہوئی تھی + اوکی رپورٹ پیش ہوئی +

حرف اللام

مذکر

لیسنس اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء مضمون آسام + فقہ +
سال گذشتہ میں بیس بیس آدمیوں نے تیار کی فرسٹ کلاس کوٹ طلبہ لکھنؤ
صندوقچہ اسکی نقل سے لیکر کھولا جعلی نوٹ چین یا مشکین
باند کر لوپس میں حاضر کیا +

حرف النون

سلام اسیرہ رخت تن میرا قضا کے اتہ بیجا غنی نے + جیسے
سلام باقی دار کی املاک کا + حضرت بحر نے نون کی جگہ لام سے
باند ہے یعنی سلام +

حرف الواو

۲۸۸

وارث طلب کنندہ کے لئے ہر روز کی پچاس وارث
جاری ہوا حکم بعد و بکری ہوا

بیان الفاظ و معنی

بہت الفاظ ایسے ہیں کہ پڑھنے اور لکھنے میں ایک شکل لکھتے ہیں اور
سننے اور دیکھنے میں ایک لکھتے ہیں اور ایک صورت لکھتے ہیں کہ جاتے ہیں

آب

بغنی پانی
حرم سے لاتی میں طہارے کے پانی کا نام

آب

ہمک
ہم کی زبان و تہذیب آب و ہوا کا نام

آب

دور یا
کوہ دریا ہو گئے ہر جگہ سے پانی

آب

کشتی کا بڑا
نے گورنر کی اس کشتی میں ایک کشتی

آب

گد
شع کو جس پر حرا بیت الخلاء کا نام

آب

نوش سے بہترین سیری کا چب ہے

ترک

نوش کا مہوین طلب ہو گیا ہے

ترک

نوش بہترین دیکھتے ہیں چربین کیا

تاک

نوش انیدنا تری ستون کا طرحی نہیں

تاک

نوش جان اس ظلم کے ناک ہے بچی کی

جمع

نوش آگے کے رشتہ تری اکثر بڑا

جمع

نوش آجی ہوا پر جو تری رشتہ منبر

خواص

نوش عشق نے طفل ہو گیا کیا کشتہ بھر

خواص

نوش غارتشی اک خواص ہو گیا

امروز میرا پاسی ہے لا جوا

چوڑنا

مور سے تیرے ترک کبھی شکر کا آتش

کتاب کی

نوش اک اک جزوی دو دہائی بہر

انگور کا دھت

جس کیفیت اپنی سے بنا کرتا آتش

نمایش و خیال و فکر

مٹ گیا اوسکان تناک اسی جی آتا

مجمع یا جمعیت

زلف کی درہم ہوا کہ جسم برہم گیا

بوجی

دم بہر میں لٹا ہو کر جیج ختن کی رنگ

افتر خاصیت

ی یقین ہوں خاکین میں گھر گیا

سرف

دسارشی وقت حاصل ہو گیا

نوش کا مہوین طلب ہو گیا ہے
نوش بہترین دیکھتے ہیں چربین کیا
نوش انیدنا تری ستون کا طرحی نہیں
نوش جان اس ظلم کے ناک ہے بچی کی
نوش آگے کے رشتہ تری اکثر بڑا
نوش آجی ہوا پر جو تری رشتہ منبر
نوش عشق نے طفل ہو گیا کیا کشتہ بھر
نوش غارتشی اک خواص ہو گیا
امروز میرا پاسی ہے لا جوا
چوڑنا
مور سے تیرے ترک کبھی شکر کا آتش
کتاب کی
نوش اک اک جزوی دو دہائی بہر
انگور کا دھت
جس کیفیت اپنی سے بنا کرتا آتش
نمایش و خیال و فکر
مٹ گیا اوسکان تناک اسی جی آتا
مجمع یا جمعیت
زلف کی درہم ہوا کہ جسم برہم گیا
بوجی
دم بہر میں لٹا ہو کر جیج ختن کی رنگ
افتر خاصیت
ی یقین ہوں خاکین میں گھر گیا
سرف
دسارشی وقت حاصل ہو گیا

<p>چورانی عرض شان کا نبراز جو چور اگاڑا</p>	<p>مذکر گھوڑی ڈورائیکے اختر نہ لکھیا عرض</p>
<p>معنی التماس برائے محمد علیہ السلام مانع</p>	<p>نیش یہ کی عرضی خالق خالق عام عرض</p>
<p>لکھنے کا جو قلدان میں قدیم تماشخ مرچا ہوا مانع</p>	<p>مذکر اس قدر مضبوط ترورک جنائی کر لکھے قلم</p>
<p>بلور کی شراب کی انگلیان میں بلور کی فسلین</p>	<p>نیش ہیری کی بن تہلیک تیری نیش دکھائی منزل عرفان طلق نشان</p>
<p>قلم شراب کی میل رہ تو اب کی صبا معنی گوش</p>	<p>مذکر ہمارے آئینہ ندیدی ہنچا ہر کان</p>
<p>جو کان حسن ہوا ہو وہ کان تیار معنی بھین یا تھوک</p>	<p>نیش مفید خلاقی میں سفیر اگرہ سے خبر لکھی کان</p>
<p>بازہ ہی با ملک المورے نہ کھولا معنی بھین یا تھوک</p>	<p>مذکر اسکے مانی بن کف داریہ کف</p>
<p>کف سے کبھی ہندی خضائی نہی ہرق معنی بھین یا تھوک</p>	<p>نیش زیت زیت بر جی خضاد و ہرق کف</p>

نذر	وہ شاگل جو جن میں نماز نہیں لگا	جہاں کچھ ہیں مونیہ کا نماز آتا
نہ	ہاں سے نہ منہ نہیں لگے	بہنی ہاں بہت
نہ	ہاں سے نہ منہ نہیں لگے	ہاں ہی تو کیا مریز بدو لکھالی

خاتمہ سخات صغیر و عذر تقصیر

الحمد کہ بالفعل یہ رسالہ عجاۓ تمام اور حوصلہ ناکہ راہ یعنی وہ الفاظ جو
 سے چند لکھنے کا وعدہ کیا کہ اگر وہ مثال رسالہ مرتبہ سابق میں تھی غیر مثال
 لکھ دینا تھا مگر تقاضا تھا یقین اور محبت الہیہ ناطقین الفاظ کا بفضل لکھنا
 ہوا جبکہ بعض لوگ سحر اور زندگی سند کو نہیں مانتے بلکہ سب کو قبول کرتے ہیں اور
 طبع اور عذر ہی کا ہے یہی سب قدر قبولی کہ جی گہرا کیا میان کشا یقین ہے
 صحت اور نظر ثانی کر کے مکتب ہی ہندی اس کے بدون غلط نامہ یہاں مشہور
 اگرچہ دو ایک غلط بیان صبر کا ہے خیالین میں جیسے صفحہ ۵۵ اسطر ۲ میں
 غلط ہو گئی صحیح ۱۰ اور صفحہ ۲۰ اسطر ۲ میں + لیسیم کا غلط + بیت اللہ
 ایسی ہی شاید وہی ہوں + اسید کہ ناطقین بصدائق صر صنف فقہ
 جلدی کو کام نغمہ نغمین اور ذرا غور کو عمل میں لائیں اور اشارہ اللہ تعالیٰ غلط ہو
 الفاظ عمر کہ بر مثال کے اگر شا یقین میر لکھنے مراعت اور کہ طالب ہو کہ جہاں کہ
 و السلام

۱۹۳۰ء کہ رسالہ سخات صغیر مطبع نوزاد انوار آریہ پانچم نمبر ششم طبع ہو

AUTHOR علی محمد شریانی، سرزنش
TITLE مؤلفان و نویسندگان

TITLE _____

۸۹۱۶۲۳۵

۱۳۳۴

مفید برای فرزندان

RDU SECTION

Date No.

۱ Books 701 Brundage

23-4-86

7-1-2-8

7-1-2-8

JRM



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES -

- 1 The book must be returned on the date stamped above.
- 2 A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over due

